ماہنامہ
# دختران اسلام
لاہور
فروری 2018ء

## قائد ڈے نمبر

دینی و ملی افکار کے مظہر

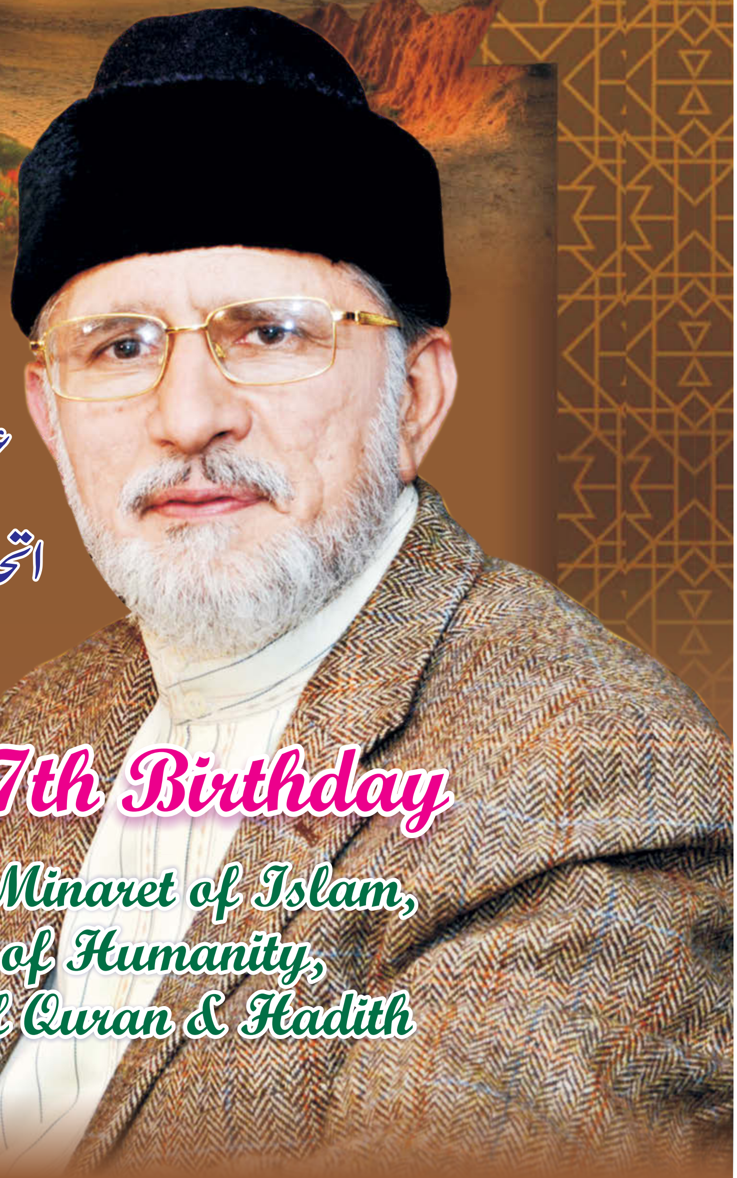

عظیم مصلحِ وقت
اتحادِ امت کے داعی
سفیرِ امن

## Happy 67th Birthday

To the Great Minaret of Islam,
Educator of Humanity,
Interpreter of Quran & Hadith

ہم داعئ امن عالم، مصلح انسانیت، مجدد دوراں اور امیدِ ملت اسلامیہ
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو 67 ویں
یوم پیدائش کے پرمسرت موقع پر
مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
اس دعا کے ساتھ کہ اللہ العزت ہمیں صحیح معنوں
میں آپ کا دست و بازو بننے کی توفیق دے اور
مصطفوی انقلاب کا سویرا جلد طلوع فرمائے۔ آمین
حافظ محمد سعید رضا بغدادی اینڈ فیملی
ٹیم نظامت تربیت تحریک منہاج القرآن
محمد حسن سعید
فاطمہ سعید
محمد حسین سعید

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

# ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 25 شمارہ: 2 جمادی الاول - جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ / فروری 2018ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

زیرِ نگرانی ← مسز فرح ناز

ایڈیٹر ← اُمِ حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر ← نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نور اللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، مسز ڈاکٹر فرخ، ڈاکٹر سعدیہ نصر اللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز
افنان بابر، مسز رافعہ علی

خصوصی معاونین
برائے قائد نمبر

محمد فاروق رانا، ڈاکٹر مایہ ناز (USA)
افنان بابر، ثناء وحید، عائشہ مبشر
لبنیٰ مشتاق، ام حبیبہ، میمونہ شفاعت

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام —— فوٹو گرافی: قاضی محمود الاسلام

## فہرس

| | | |
|---|---|---|
| اداریہ (بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا) | | 3 |
| پیغامات قائدین | | 13 |
| معاصر تہذیبی بیانیہ اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے افکار | جویریہ حسن | 15 |
| میرِ کارواں اک مثالِ جاداں | ڈاکٹر ابوالحسن الازہری | 29 |
| ممتاز سیاسی و سماجی خواتین شخصیات کے تاثرات | | 35 |
| ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی عالم عرب کیلئے خدمات اور پذیرائی | محمد فاروق رانا | 37 |
| قائد انقلاب کی جہد مسلسل | مسز فریدہ سجاد | 43 |
| اے اہل زمانہ قدر کرو نایاب ہیں ہم | مسز مصباح عثمان | 47 |
| A Bridge between East and Wast | Dr. Hassan Qadri | 67 |
| Jame' Hasan al-Basri Center, Dallas, Us | | 79 |

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت خصوصی شمارہ -/70 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184
Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

# حمد باری تعالیٰ

تیرے کرم کا ہو کیسے بیاں لفظوں میں!
قلم میں اتنی قوت، نہ جان لفظوں میں

جو تیرے لطف و کرم کی حدوں کو چھو پائے
کہاں سے آئے گی ایسی، اٹھان لفظوں میں

میں کود بھی گُنگ ہوا دیکھ کر جلال ترا
میں ڈھونڈے کو چلا تھا زبان لفظوں میں

تیرے کرم کا احاطہ کروں تو کیسے کروں
نہ سوچ میں ہے، نہ اتنی اڑان لفظوں میں

نہ اتنا ظرف ہے ان کا، نہ اتنی گہرائی
سما سکے گا، کہاں آسماں لفظوں میں

لکھے جو حمد تری، سوچ کر لکھے ایسے
جبیں ہو در پہ ترے اور دھیان لفظوں میں

ترے ہی ذکر سے ملتی ہے تازگی دل کو
ترے ہی ذکر سے آتی ہے جان لفظوں میں

کروں میں نذرِ خدائے عظیم کیا خالدؔ
نہ کوئی حسنِ تخیل، نہ شان لفظوں میں

(خالد شفیق)

# نعت رسول مقبول ﷺ

مل گئے شاہِ دیں اور کیا چاہیے
جھک گئی یہ جبیں اور کیا چاہیے

جلوۂ اولیں، خاتم المرسلیںؐ
ہوگئے دلنشیں اور کیا چاہیے

ان کے تلووں سے لگ کر چمکنے لگا
داغِ لوحِ جبیں اور کیا چاہیے

سبز گنبد تصور میں آیا جہاں
کھو گئے ہم وہیں اور کیا چاہیے

تجھ پہ پہنچے ہیں محبوبِؐ حق کے قدم
تجھ کو عرشِ بریں اور کیا چاہیے

قدسیانِ فلک نعت سن کر میری
کہہ اٹھے آفریں اور کیا چاہیے

ہم کلامی محبوبِؐ حق مل گئی
جبرائیلؑ امیں اور کیا چاہیے

تیرے پہلو میں ہے دردِ ہجرِ نبیؐ
اے شریفؔ حزیں اور کیا چاہیے

(شریف امروہوی)

# اداریہ

## بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نام سے ایک جہان واقف ہے۔ یہ کسی تصوراتی اور تخیلاتی ہستی کا نام نہیں بلکہ ایک زندہ جاوید حقیقت کا مرقّع ہے۔ اس مردِ خلیق کی شخصیت کے چند گوشے قارئین کی نذر ہیں۔ جب امتِ مسلمہ بین الاقوامی سطح پر اپنا تشخص اور وقار کھو چکی تھی اور اسلام کے حقیقی خوبصورت چہرے کو مسخ کر دیا گیا۔ تب ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اسلام کو ایک پرامن، معتدل، محبت و آشتی اور باہمی آہنگی والے دین کے طور پر دنیا کے سامنے دلیل کے ساتھ باوقار انداز میں پیش کیا۔ مختلف خطوں میں جا کر اہلِ عقل و دانش کے حلقوں میں دلائل سے ثابت کیا کہ اسلام دینِ رحمت اور ایک ایسا آئین اور ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے اور گوشے کو امن اور محبت کی روشنی سے منور و تاباں کرتا ہے۔ جب معاشرہ کلی بگاڑ کا منظر پیش کرنے لگا اور مذہب کے میدان میں تشکیک اور ابہام کے طوفان سر اٹھانے لگے تو اس درِّ تابندہ نے موجودہ تہذیبی، ثقافتی، معاشرتی اور سماجی و سیاسی مظاہر کو اسلامی تہذیب و ثقافت کے زریں پہلوؤں سے روشناس کروایا اور درپیش مسائل کا دائمی حل تجویز کیا۔ یہ دانائے راز قومی و ملی حالات کے نبض شناس اسلام کے مستقبل سے مایوس قلوب و اذہان کو تیقن و تمکن کی دولت سے مالا مال کر رہے ہیں اور انسان کی جبلتِ جستجو کی علمی آبیاری اور نئی نسلوں کو اعتمادِ ایمانی عطا کر رہے ہیں۔ ان کا فکر و عمل چراغِ مصطفوی ﷺ بن کر شرارِ بولہبی سے نبرد آزما ہے۔ پیغامِ حق کی دعوت ہو یا امت کی گم گشتہ میراث کو پانے کیلئے اصلاحِ احوال کا معاملہ، دین کی تعلیمات کی تجدید و احیاء کا فریضہ ہو یا اسلام کو بطور نظامِ حیات نافذ کرنے کا مصطفوی مشن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جملہ جزئیات کا حق ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ دیکھنے والی آنکھ اور تجزیہ کرنیوالی عقل اس بات کا بخوبی ادراک کر سکتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 67 ویں سالگرہ کے موقع پر دختران اسلام انہیں بصد احترام مبارکباد پیش کرتی ہیں اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں ہے وہ انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی انسانی فلاح و بہبود کے شعبہ میں خدمات کی ایک طویل فہرست ہے، انہوں نے علوم قرآن وحدیث کی اشاعت و ترویج، علم، امن، محبت، اعتدال کے مشن کے فروغ کے ساتھ ساتھ خواتین کی تعلیم و تربیت اور انہیں سوسائٹی میں باوقار مقام دلوانے کے لیے بھی گرانقدر قومی، ملی خدمت انجام دی۔ فرد معاشرہ کی اکائی ہے اور اس اکائی کی تربیت کا مرکز و محور ماں ہے، ماں کی تربیت پر معاشرہ کی اخلاقی اقدار کا انحصار ہے، پڑھی لکھی ماں پڑھے لکھے اور تہذیب یافتہ پرامن، خوشحال معاشرہ کی ضمانت ہے۔ شیخ الاسلام نے اصلاحِ معاشرہ و اصلاحِ احوال کی تجدیدی تحریک میں ملکی آبادی کے نصف خواتین کی تعلیم و تربیت اور انہیں سماج میں باوقار مقام دلوانے کے لیے اپنی ملی ذمہ داریوں سے صرفِ نظر نہیں کیا۔ روایتی سیاسی جماعتوں کے قائدین کی طرح صرف بیانات پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس ضمن میں عملی اقدامات کئے اور قرآن و سنت کے احکامات اور آئین پاکستان کی روشنی میں خواتین کی بہبود اور سیاسی، سماجی تحفظ کے لیے باوقار تعلیمی، تربیتی ادارے قائم کئے۔

سورہ النساء میں اللہ رب العزت کا حکم ہے کہ خواتین سے اچھا برتاؤ کرو، اس اچھے برتاؤ سے مراد تعلیم و تربیت کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ان کی عزت نفس کا تحفظ اور ان کے حقوق کو دل و جان سے تسلیم کرنا بھی شامل ہے، اس طرح خواتین کے عزت و احترام اور تحفظ کے بارے میں بے شمار احادیث مبارکہ ہیں، جن میں مردوں کو خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے اور ان کے ساتھ اچھے سلوک کی تنبیہہ کی گئی ہے، خواتین کے ساتھ حسن سلوک کے احکامات قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ آئین پاکستان میں بھی ہیں۔ 1973ء کے آئین کے آرٹیکل 34 میں فصاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے کہ ''قومی زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کیلئے اقدامات کیے جائینگے'' یہ آرٹیکل بطور خاص خواتین کی سماجی بہبود اور ترقی کے مساوی مواقعوں کی فراہمی سے متعلق ہے۔ہمیں فخر ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے قرآن وسنت اور آئین پاکستان کی روشنی میں اپنی قومی وملی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں، بالخصوص خواتین میں اعلیٰ تعلیم اور شعور کو فروغ دینے کے لیے ان کی طرف سے قائم کئے گئے بے مثل تعلیمی ادارے ان کی اصلاح معاشرہ کی فکر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ پاکستان کو پڑھی لکھی باشعور خواتین ہی بحرانوں سے نکال سکتی ہیں۔تحریک منہاج القرآن نے اپنے 36 سالہ سفر کے دوران شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیر نگرانی ہزاروں خواتین کی دینی، علمی، مذہبی اور اخلاقی تربیت کر کے انہیں اصلاح معاشرہ کی ذمہ داریوں پر متمکن کیا، نیکی، تقویٰ، پاکیزگی کا انہیں پیکر بنایا اور آج وہ سکالرز اور ماسٹر ٹرینرز خواتین اعتدال اور علم و امن کے مصطفوی پیغام کو گلی گلی پہنچارہی ہیں اور ایک ایسی نسل کو پروان چڑھارہی ہیں جو حقیقی معنوں میں مصطفوی اخلاق و اطوار کی پرتو اور نمونہ ہوگی۔شیخ الاسلام نے خواتین کو ان کی قومی، ملی، علاقائی ذمہ داریوں کا احساس دلانے کیلئے اعتدال پسندی، روشن خیالی کی تعلیم دی، یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام کی سیاسی فکر سے اختلاف کرنے والے بھی اپنی بچیوں کی تعلیم وتربیت کیلئے تحریک منہاج القرآن کے قائم کردہ تعلیمی اداروں کا انتخاب کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خواتین کی تعمیر سیرت و کردار پر بے حد توجہ دی،خواتین کو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی سیرت کا عملی پیکر بنانے کیلئے باقاعدہ تربیتی ماحول اور ماڈل فراہم کیا۔تربیت کے باوقار پروگرامز میں قرآن فہمی کیلئے حلقہ عرفان القرآن، عرفان القرآن کورس، اسلامک ای لرننگ، ڈپلومہ کورس، اجتماعاتِ اعتکاف بطورخاص شامل ہیں۔شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے فیصلہ سازی میں خواتین سے مشاورت کے کلچر کو پروان چڑھایا، مردوں میں خواتین سے حسن سلوک کا شعور اجاگر کیا، خواتین کی تربیت محض دروس تک محدود نہ رکھی بلکہ انہوں نے خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے متعدد منصوبہ جات کا اجراء کیا جس میں مستحق ونادار خواتین کی اعانت، کم آمدنی والے خاندانوں کی بچیوں کی شادی کے جملہ اخراجات برداشت کرنا بطور خاص شامل ہے۔خواتین کی تعلیم و تربیت اور ان میں زبان وادب کا ذوق اجاگر کرنے کیلئے ''دخترانِ اسلام'' کے نام سے ماہانہ میگزین کا اجراء کیا جو خواتین کے احترام، تربیت اور ان کی سماجی زندگیوں میں انقلاب لانے کا ایک انقلابی اقدام ہے۔ ان کیلئے دلی دعا ہے کہ ''تم سلامت رہو ہزار برس۔۔۔۔۔۔ ہر برس کے دن ہوں پچاس ہزار''

(افنان بابر)

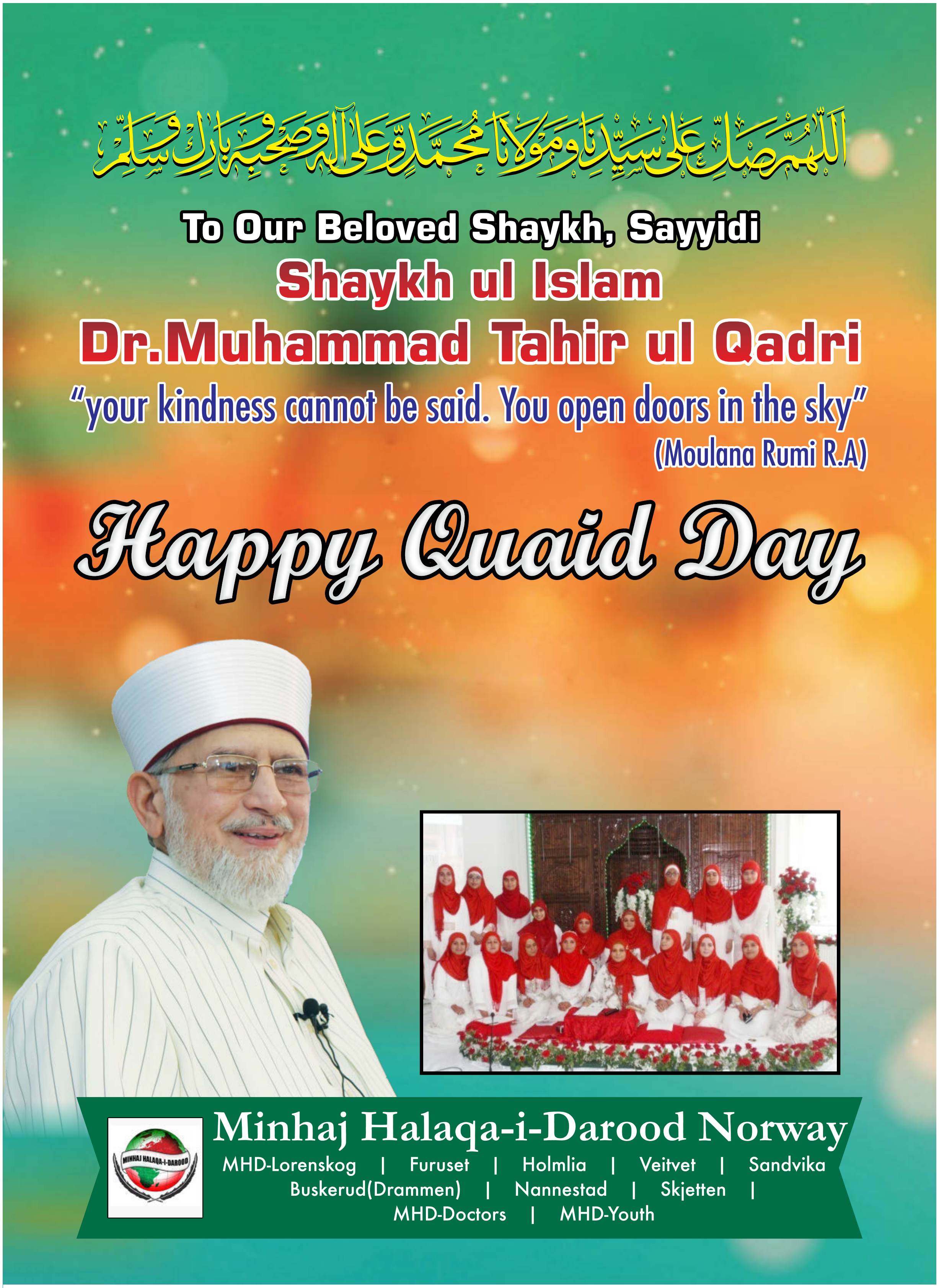
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
To Our Beloved Shaykh, Sayyidi
Shaykh ul Islam
Dr.Muhammad Tahir ul Qadri
"your kindness cannot be said. You open doors in the sky"
(Moulana Rumi R.A)
Happy Quaid Day
Minhaj Halaqa-i-Darood Norway
MHD-Lorenskog | Furuset | Holmlia | Veitvet | Sandvika
Buskerud(Drammen) | Nannestad | Skjetten |
MHD-Doctors | MHD-Youth

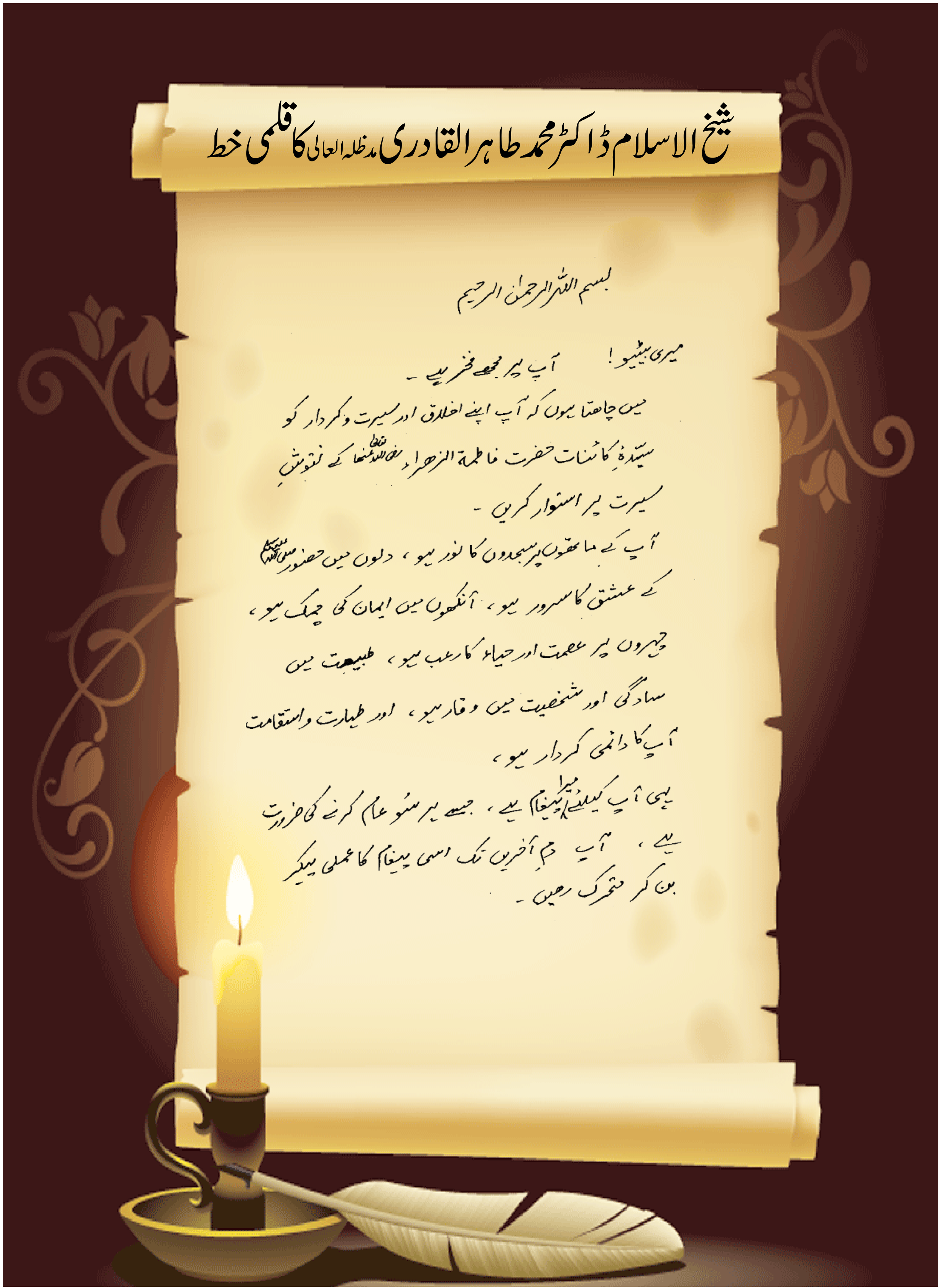

# شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کا قلمی خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میری بیٹیو! آپ پر مجھے فخر ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اخلاق اور سیرت و کردار کو سیّدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نقوشِ سیرت پر استوار کریں۔

آپ کے ماتھوں پر سجدوں کا نور ہو، دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا سرور ہو، آنکھوں میں ایمان کی چمک ہو، چہروں پر عصمت اور حیاء کا رعب ہو، طبیعت میں سادگی اور شخصیت میں وقار ہو، اور طہارت و استقامت آپ کا دائمی کردار ہو،

یہی آپ کیلئے میرا پیغام ہے، جسے ہر سُو عام کرنے کی ضرورت ہے، آپ دمِ آخریں تک اسی پیغام کا عملی پیکر بن کر متحرک رہیں۔

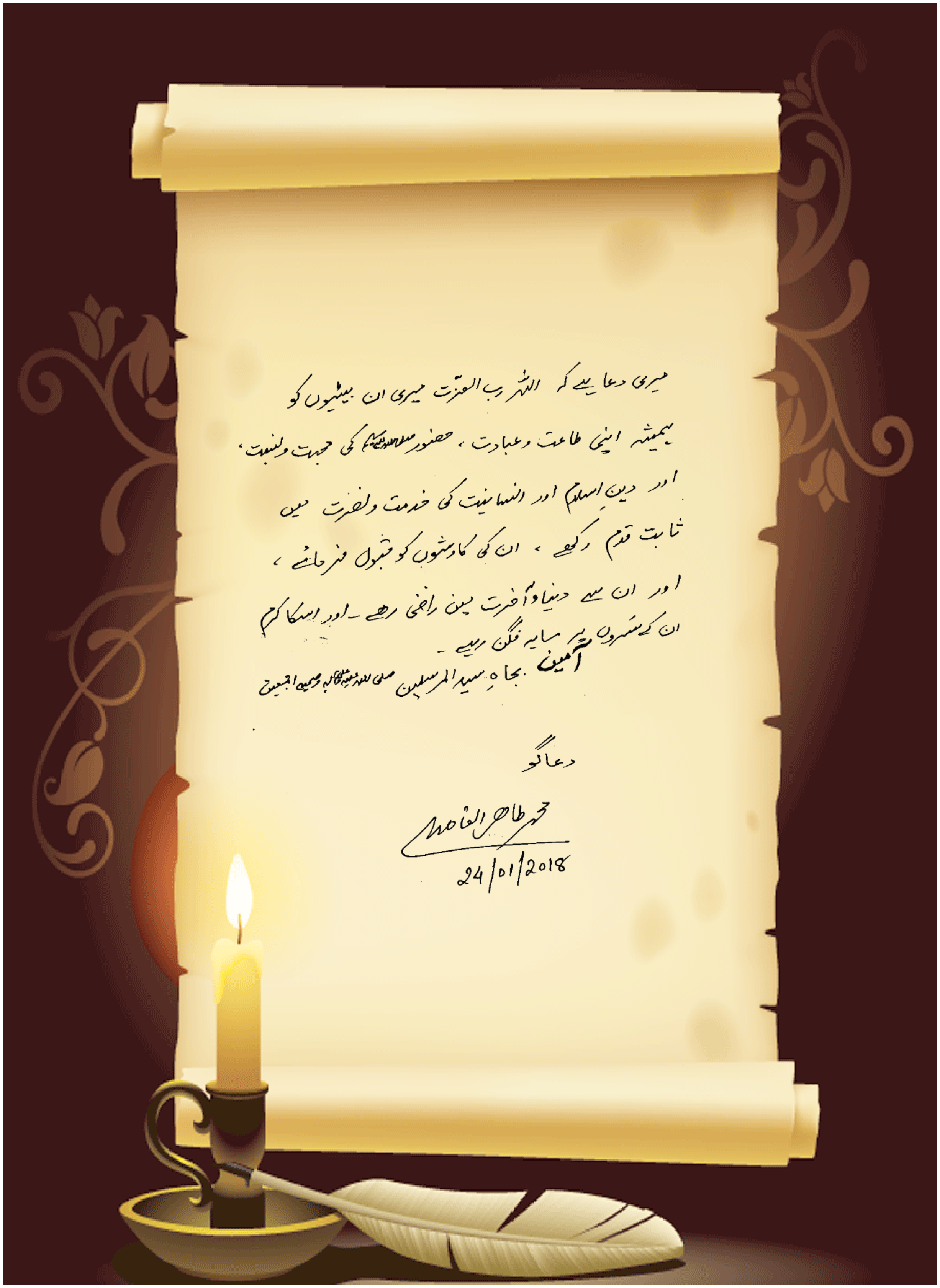

میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت میری ان بیٹیوں کو
ہمیشہ اپنی طاعت و عبادت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و نسبت،
اور دین اسلام اور انسانیت کی خدمت و نصرت میں
ثابت قدم رکھے۔ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے،
اور ان سے دنیا و آخرت میں راضی رہے۔ اور اسکا کرم
ان کے سروں پر سایہ فگن رہے۔
آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین

دعاگو

محمد طاہر القادری
24/01/2018

# پیغام

## ڈاکٹر حسن محی الدین قادری

### چیئرمین سپریم کونسل
### منہاج القرآن انٹرنیشنل

اللہ تعالیٰ نے عورت کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے عظمت عطا فرمائی ہے۔ اِسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے عورت کو اس کے فطری تقدس کے پیشِ نظر عزت وتوقیر عطا کی ہے۔ محسنِ کائنات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں کے قدموں تلے جنت ہونے کی نوید سنا کر اس کے صحیح مقام کو اُجاگر فرمایا ہے۔ پندرہویں صدی کے مجدد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے جہاں معاشرے کی دیگر برائیوں کا قلع قمع کیا، وہیں خواتین کو اِسلام کے عطا کردہ حقیقی مقام ومرتبہ سے بھی آگاہ کیا کہ انہیں مردوں کے برابر حقوق حاصل ہیں اور نسلِ نو کی تربیت کے ساتھ ساتھ معاشرے کی تعمیر وترقی میں اپنا فعال کردار ادا کرنے کا بھی مکمل حق حاصل ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فکری وعملی کاوشیں ملکی وبین الاقوامی سطح پر اسلام کے حقیقی پیغامِ امن ومحبت کی خوشبو پھیلا رہی ہیں۔ آج شرق تا غرب، افریقہ سے لے کر مشرقِ وسطیٰ تک، یورپ سے لے کر امریکہ تک، الغرض! ہر جگہ اس عظیم شخصیت کی کامیابیوں کے چرچے ہیں۔ قائدِ تحریک کی اَن تھک محنت اور جہدِ مسلسل سے تحریک منہاج القرآن کا گلستان 90 سے زائد ممالک میں اپنا نیٹ ورک قائم کر چکا ہے۔ اس عظیم پیغام کو عام کرنے کے لیے بناتِ اِسلام کے نمائندہ شمارے ماہنامہ 'دخترانِ اِسلام' کی اشاعت ایک عظیم کاوش ہے۔ دُخترانِ ملّت کو عالم گیر مصطفوی اِنقلاب کی تگ ودو کے لیے تیار کرنے اور اُن کی اَخلاقی وروحانی تربیت میں 'دخترانِ اسلام' کا کلیدی کردار رہا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کی 67ویں سالگرہ کے موقع پر طبع ہونے والی خصوصی اشاعت پر میری طرف سے 'دخترانِ اِسلام' کی ٹیم اور منہاج القرآن ویمن لیگ کے لیے نیک تمنائیں اور ڈھیروں دعائیں ہیں۔ اِس موقع پر دخترانِ ملّت کے لیے یہ پیغام بھی ہے کہ تمام مائیں، بہنیں، بیٹیاں، خواہ وہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی تنظیمی وانتظامی ذمہ داریوں پر فائز ہیں یا نہیں اور چاہے ان کا تعلق کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے ہے، وہ منہاج القرآن سے تمسک اِختیار کرتے ہوئے اور حضور شیخ الاسلام کے پیغام پر لبیک کہتے ہوئے اِس قرآنی وانقلابی مشن کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے اپنے سماجی حلقہ جات میں کم اَز کم ایک ایک حلقۂ قرآن کا اِجراء کریں۔ قرآن مجید کی معلمہ، متعلمہ یا منتظمہ بن کر اپنا عملی کردار ادا کریں، یا اپنی صلاحیتوں اور میلان کے مطابق دعوتی وتربیتی یا تنظیمی وانتظامی امور میں سے کوئی ذمہ داری سنبھال کر اس مشن کی متحرک وفعال رکن بنیں؛ کیونکہ اِس مشن کی عملی خدمت میں ہی ہمارے لیے امن وقرار اور فوز وفلاح پوشیدہ ہے۔

آج مایوسیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں تحریک منہاج القرآن ہی اُمید کی کرن ہے۔ یہ تحریک اِتحادِ اُمت کی علامت ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کا یہ عظیم قافلہ دعوت وتنظیم اور تربیت وتحریک کی منزلیں طے کر کے اِنقلاب کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ میں دعا گو ہوں کہ منہاج القرآن ویمن لیگ حضور قائدِ اِنقلاب کی جانب سے تفویض کردہ عظیم اِعزازات اور ذِمہ داریوں کی یوں اَحسن انداز میں تکمیل کرے کہ ہمارے قائد کی زندگی میں ہی خورشیدِ اِنقلاب ظلمت کے بادل چیر کر اُفقِ عالم پر طلوع ہو جائے۔ (آمین)

## Message By

# Dr Hussain Mohi-ud-Din Qadri

President of
Minhaj-ul-Quran International

Allah Almighty chose Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri to serve the noble cause of His Din. We submit our humble gratitude to Him that He has created us in the era of Shaykh-ul-Islam, the reviver of this century, and has blessed us with his companionship Shaykh-ul-Islam is our leader and spiritual master marching on the destination of socio-economic and political justice and triumph, carrying with him the favours and bestowals of the chief spiritual master al-Shaykh 'Abd al-Qadir al-Jilani and our master and guardian Sayyiduna Tahir 'Ala' al-Din.I heartedly pay my gratitude to His eminence Shaykh-ul-Islam on his 67th birthday.I supplicate Allah, the Most Compassionate, to enable all sisters of Women League to serve His exalted Din in a befitting manner and bless them all with dedication and steadfastness. Amin.

# Dr Ghazala Hassan Qadri

By the Grace and Blessings of Almighty Allah (s.w.t) and through the wasila of the Holy Prophet (s.a.w), our beloved Shaykh-ul-Islam, his eminence Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri will be turning 67 on the 19th February 2018. His entire life encapsulates tireless efforts to promote Islam as a religion of love, peace, moderation and tolerance. As a result Shaykh-ul-Islam is loved and revered by millions of people around the globe, who follow his teachings that bring them closer to Allah (s.w.t) and His beloved Prophet (s.a.w). At this juncture it is apt to remember a beautiful Hadith where Abu Hurairah (r.a) reports that the Holy Prophet (s.a.w) said: "When Allah loves His slave, he calls onto Jibrail and says; 'I love so-and-so; so love him'. Then Jibrail loves him. After that he (Jibrail) announces to the inhabitants of the heavens that Allah loves so-and-so; so love him; and the inhabitants of the heavens (the angels) also love him and then make people on earth love him". (Al-Bukhari and Al-Muslim).Indeed the love that we hold for Shaykh-ul-Islam is something we do not cultivate ourselves but is imbued within us by Allah (swt) Himself. As a humble worker of Minhaj-ul- Qur?an International, it is an honour to be part of this world wide global movement, and I pray to Allah Almighty that He blesses Shaykh-ul-Islam with a long and healthy life. Ameen by

# Mrs Fizza Hussain Qadri

We feel greatly obliged to express our deep-hearted greetings on the birthday of our great leader Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri whose eminent personality has always been an umbrella of benevolence on all of us. It's a moment of rejoice and we warmly wish him a very happy Birthday. The beautiful journey that he has accomplished is itself a great milestone and the academic succour that he has provided is the result of his continuous hard work.Shaykh-ul-Islam was born to summit excellence. His entire struggle and hard work to spread the Glorious Din of Almighty Allah will always guide the Ummah to the path of righteousness. May Almighty Allah accept all his efforts and bless him with more happier and healthier years of life. We wish to have tremendous sparkling years ahead with him.

# Irfan-ul-Hidayah A Project by Minhaj-ul-Quran Women League

# Happy 67th Birthday

to the
Theorist, Educator, Orator &
Unanimous Authority on The Qur'an

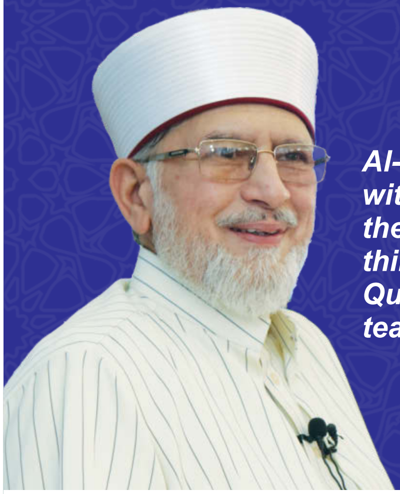

***Al-Hidayah is aimed at reviving the people's relationship with Holy Qur'an through recitation & inculcating in them the urge to establish a bond of meditation & deep thinking on the message & teachings of The Holy Qur'an.We are focused on promoting The Quranic teachings & culture in the society.***

**We with the core of soul and heart are thankful to our beloved Quaid for His matchless works for establishing the most explicit, profound & firm path of The Qur'an & Hadith for Ummat e Muslimah**

@alhidayahpk
@alhidayahpk
0324-4809727

Team Al-Hidayah:
Miss.Lubna Mushtaq (Director)
Miss.Kalsoom Tufail (Coordinator)
Miss.Zainab Arshad (Sec.Information MWL)

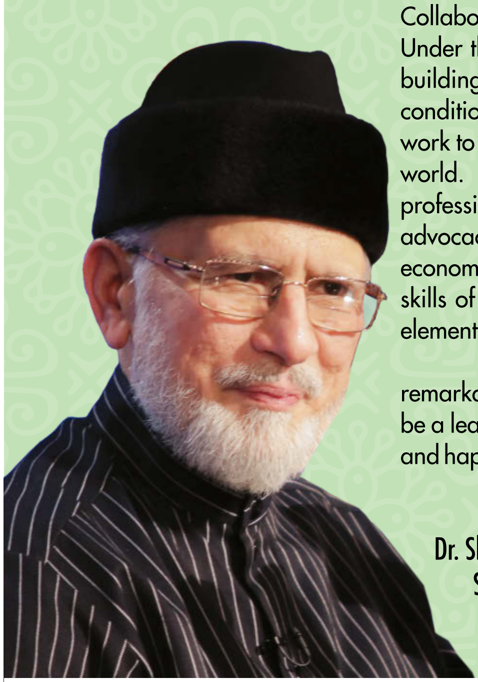

**Happy Birthday** to the Ambassador of Women's rights and Founding leader of WOICE (Women's Ownership, Intellectual Collaboration & Empowerment) **Prof. Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri.** Under the supervision of our great leader team WOICE is committed to building a peaceful and harmonious environment offering conducive conditions for development of skills & successful women for the society. We work to promote advocacy to support women in Pakistan and all over the world. We work with our skilled and competent staff and pool of professionals, who are designing and implementing programs and advocacy campaigns, social action projects, trainings and women economic stability projects. We also acknowledge the special potential or skills of women to shape the future because they are equally important element for the social structure of Pakistan and the world.

Respected Sir! You have exhibited uncommon wisdom, remarkable vision, and exemplary leadership. You have proven yourself to be a leader of high ethics and morality. We wish you peace, good health, and happiness. Congratulations and Happy Birthday!

Dr. Shahida Noumani (President)
Sana Waheed (Sec.Gen)

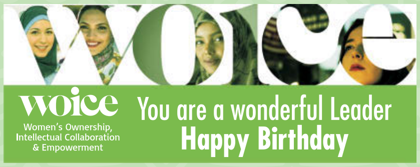

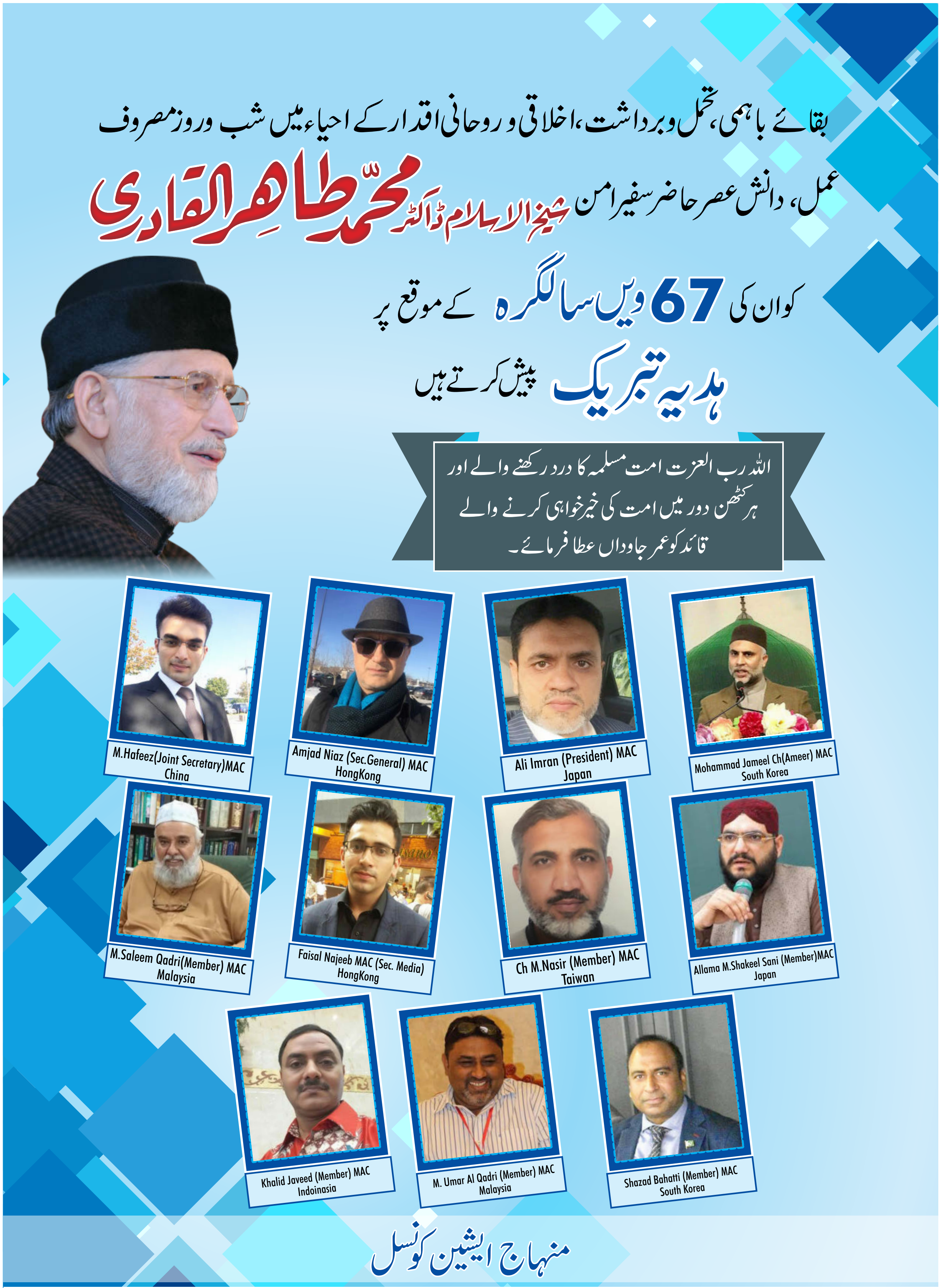

بقائے باہمی، تحمل و برداشت، اخلاقی و روحانی اقدار کے احیاء میں شب و روز مصروف
عمل، دانش عصر حاضر سفیر امن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کو ان کی 67 ویں سالگرہ کے موقع پر
ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں
اللہ رب العزت امت مسلمہ کا درد رکھنے والے اور
ہر کٹھن دور میں امت کی خیر خواہی کرنے والے
قائد کو عمر جاوداں عطا فرمائے۔
M.Hafeez(Joint Secretary)MAC China
Amjad Niaz (Sec.General) MAC HongKong
Ali Imran (President) MAC Japan
Mohammad Jameel Ch(Ameer) MAC South Korea
M.Saleem Qadri(Member) MAC Malaysia
Faisal Najeeb MAC (Sec. Media) HongKong
Ch M.Nasir (Member) MAC Taiwan
Allama M.Shakeel Sani (Member)MAC Japan
Khalid Javeed (Member) MAC Indoinasia
M. Umar Al Qadri (Member) MAC Malaysia
Shazad Bahatti (Member) MAC South Korea
منہاج ایشین کونسل

# تحریک منہاج القرآن کے مرکزی قائدین
# کے قائد انقلاب کیلئے مبارکبادی پیغامات

## بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان

(نائب صدر تحریک منہاج القرآن)

میری ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ کم و بیش 16 سال کی رفاقت ہے۔ میں نے تحریک منہاج القرآن کو بطور تحریکی نہیں بلکہ ایڈمنسٹریٹر جوائن کیا۔ افواج پاکستان میں 33 سالہ سروس کے دوران لیڈر شپ کو پرکھنے کے جو معیار میں نے اپنائے ان پیمانوں پر میں محترم ڈاکٹر صاحب کو مختلف اوقات میں پرکھتا رہا۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ ایک مافوق الفطرت انسان ہیں ایسے لوگوں کو اللہ صدیوں میں پیدا کرتا ہے اور یہ لوگ سپر نیچرل Being ہوتے ہیں میں قائداعظم محمد علی جناح کو جن قد آور شخصیات میں دیکھتا ہوں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مجھے اسی صفت میں نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو دل اور دماغ کی تمام صلاحیتیں کاملتاً ودیعت کی گئی ہیں ان کی لیڈر شپ کو آلٹیز، قادرالکلامی، فکرو نظریہ، انداز تفکر و تدبر اور سب سے بڑھ کر غیر معمولی یادداشت اس قدر بے مثل ہیں کہ کوئی بھی شخص ان میں سے کسی ایک صلاحیت پر بھی بمشکل عبور پاتا ہے۔ وہ ایک لمحے میں کسی ایک لفظ کے 7 سے 8 مفاہیم بآسانی بیان کرسکتے ہیں۔ کسی ورکر سے دس سال قبل ہوئی ملاقات کا بھرپور حوالہ بمع وقت و جگہ بیان فرمادیتے ہیں۔

## خرم نواز گنڈاپور

ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن

قائد انقلاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 67 ویں سالگرہ پر ہم انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دلی دعا ہے کہ وہ انہیں عمر خضر عطا کرے اور وہ صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ وہ ہمارے لیے ایمان اور دنیاوی امور میں دونوں حوالوں سے رہنمائی کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارے قائد علم، عمل، زہد و تقویٰ، فہم و فراست، اسلام اور انسانی خدمت کے حوالے سے بے مثال، قابل رشک اور قابل تقلید ہیں۔ انہوں نے اشاعت دین کا بیڑا اٹھایا تو شرق و غرب، عرب و عجم میں مجدد رواں صدی قرار پائے، اگر انسانی خدمت کا بیڑا اٹھایا تو منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن، آغوش، بیت الزہراء، ایم ای ایس جیسے انسانی خدمت کے بے مثال ادارے قائم کرکے علم، امن، تحفظ اور تربیت کی روشنی کا ایسا بندوبست کیا جو رہتی دنیا تک جہالت کے اندھیرے سے دور کرتی رہے گی۔

# رفیق نجم

**نائب ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن**

عالم اسلام کی بالعموم اور وطن عزیز کی مایوس کن سیاسی، تباہ حال معاشی متصادم مذہبی صورتحال اور دہشت گردی کی فضا میں حضور شیخ الاسلام نے سیاست محمدی ﷺ کا دیپ جلا کر بلاسود بینکاری کا اسلامی معاشی نظام فرقہ واریت کے خاتمہ کا قرآنی منہج اور اسلام کا پیغام امن کے ساتھ نصاب امن کا اجراء کر کے امت مسلمہ کی ہمہ گیر رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔ فکر اقبال کے امین اور قائداعظم کے خوابوں کی تعبیر دیتے ہوئے عالم اسلام کے عظیم سپوت شیخ الاسلام کو سالگرہ کی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ عوامی شعور کی بیداری اور مصطفوی انقلاب کے لیے پرامن جدوجہد کرنے والے شرق سے غرب تک پھیلے ہوئے کارکنان اپنے عظیم قائد کی قیادت میں اسلام اور وطن عزیز کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم کی عملی تصویر بن کریں گے۔

بے ہمتے نہیں جھڑے بہہ کے شکوہ کرن مقدراں دا.......................اگن والے اگ پیندے نہیں سینہ پاڑ کے پتھراں دا

منزل دے متھے دے اتے تختی لگدی اونہاں دی..................جھڑے گھروں بنا کے ٹردے نقشے اپنے سفراں دے

# Mrs Farah Naz

**President Minhaj Women League**

No one knew that after Iqbal someone would rise, who would again influence and inspire the hearts and spirits, and would lead to the glorification of man's life and Hereafter.We are definitely fortunate to have amongst us a scholar, a thinker, a philosopher and a man of great vision who undoubtedly secured our faiths from the useless knowledge in this age, who attuned us to truth and whose glance of wisdom brightens our heart. One of the finest blessing of Almighty Allah is our Shaykh, mentor, guide and leader, and verily a role model for generations, Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir ul Qadri.Indeed, it is a moment of great pleasure and joy for us to wish our leader the blessed 67th year of his life.May Allah's grace continue to shine upon the glory of our life of our leader.

# اعتدال، رواداری، مساوات، مکالمہ

## تہذیبوں کے تصادم کی اصطلاح درحقیقت غلبہ کی خواہش ہے

### معاصر تہذیبی بیانیہ اور ڈاکٹر طاہر القادری کے افکار، ایک جائزہ

جویریہ حسن (پی ایچ ڈی سکالر UMT)

دنیا کی تاریخ تہذیبوں کی تاریخ ہے۔اسلامی تہذیب دیگر تہذیبوں سے یگانہ اور منفرد خصوصیات کی حامل ہے جو فکر و عمل کے ناقابل تقسیم مرکب سے عبارت ہے۔ اسلامی و دیگر تہذیبوں میں آویزش کی وجہ نظریہ حیات اور تہذیبی و ملّی تشخص کا امتیاز ہے۔ اقدار حیات اور نکتہ ہائے نظر کے اسی اختلاف نے تہذیبوں کے درمیان کشمکش کو جنم دیا۔علمی، نظریاتی اور سیاسی سطح پر معاصر دنیا 1993ء میں سموئیل ہنگٹن (۱۹۲۷ء-۲۰۰۸ء) کے مقالہ Clash of Civilization کے ذریعے پہلی بار منظّم اور باضابطہ انداز میں ''تہذیبوں کے تصادم'' کے تصور سے آشنا ہوئی۔ بلاشبہ تہذیبوں کے تصادم کا یہ تصور عملاً روزِ آفرینش سے جاری ہے جبکہ منشائے ربانی کے تحت کرہ ارضی پر پہلے انسان کی صورت میں پہلی تہذیب کی بناء ڈالی گئی اور امتدادِ زمانہ کے ساتھ افراد، معاشروں، قبیلوں اور قوموں میں منقسم ہوتے چلے گئے اور اسی مسابقت کے جذبے نے اقوام عالم کے مابین تہذیبی کشمکش کو فروغ دیا۔ یہ ارتباط و آویزش ہر دور میں جاری رہی۔ غلبہ کی خواہشمند اقوام نے اقتصادی و سیاسی طور پر کمزور قوموں پر غلبہ پانے کی کوشش جاری رکھی۔ گویا غلبہ ہر تہذیب کی بنیادی خواہش ہے۔سموئیل ہنگٹن نے اپنے مضمون میں اس کثیر قطبی و کثیر تہذیبی عالمی سیاست کا منظر نامہ پیش کیا۔ سموئیل ہنگٹن کے مفروضے طے شدہ سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے اساس فراہم کر رہے تھے۔تہذیبوں کے تصادم کی اصطلاح کا استعمال دراصل مغرب کے غلبہ کی خواہش میں دیگر کثیر ثقافتی دنیا میں انتشار پیدا کرنے کے مترادف ہے جبکہ اسلام کے بین الاقوامی تعلقات کی اساس تصادم نہیں بلکہ مکالمہ ہے۔

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ م بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ٥(القرآن ، ۳،۶۴)

باہمی رواداری، عدل، مساوات، تعاونِ باہمی پر مشتمل اسلامی تعلیمات انہی اصولوں کی غماز ہیں۔

## ہندو تہذیب کی اساسیات:

ہندو تہذیب آریائی تہذیب سے ماخوذ ہے۔ یہ عقیدے کا ایک ایسا ضخیم مجموعہ ہے جو صدیوں میں شکل پذیر ہوا۔جس کی ترتیب ویدوں ، بھجنوں ، اپنشدوں کی فلسفیانہ آرائیوں،یوگا کی تربیت ،ویدانت کی ما بعد الطبعیات نازک خیالیوں اور بھگتی کی جذباتی عقیدت سے ہوئی۔ ہندو تہذیب جامد اور صنم پرستانہ ہے جبکہ اسلامی تہذیب اس کے برعکس ایک سادگی پسند بت شکن عنصر کی حامل تہذیب ہے۔

## مغربی تہذیب کی اساسیات:

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی نے'' معاصر تہذیبی کشمکش اور فکر اقبال'' میں نہایت جامعیت سے مغربی تہذیب کی بنیادی اساسیات اور خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔

☆ مغربی تہذیب سیاست اور مذہب کی دوئی پر مبنی ہے۔ افراد معاشرہ کا اعتقاد مذہبی فکر پر کمزور پڑا تو غیر محسوس

انداز میں سیاست سے مذہب کو دیس نکالا دے دیا گیا۔اور یوں لادینیت پر مبنی خود غرضانہ ، مفاد پرست، زر پرست، ابن الوقت سیاست کی جڑیں مغرب میں مضبوط ہوتی چلی گئیں۔مذہب و سیاست کی دوئی کے بعد مادیت کی اس روش نے جسم و روح میں تفریق پیدا کر دی۔ بقول اقبال:

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

مذہب کی بنیاد پر قائم رشتہ وحدت ٹوٹا تو یورپی اقوام نے جغرافیائی حدود کی بنیاد پر مختلف قومیں تشکیل کیں۔ جن میں انسانی ہمدردی کی جگہ زبان، رنگ، نسل اور جغرافیائی حد بندیوں نے لے لی۔اسی مادہ پرستی اورظاہر پرستی کا نتیجہ یورپ میں سیکولرازم کے فروغ کی صورت میں نکلا۔

وحی الٰہی پر مبنی اٹل اورٹھوس علم کی بجائے فقط عقل پر انحصار نے مغربی تہذیب کی بنیادوں کو اندر تک کھوکھلا کر دیا ہے۔ اس خلا کو پر کرنے کے لئے مغرب نے طاقت کو بطور ہتھیار استعمال کرنا شروع کیا۔ اپنی نو آبادیوں کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ مغربی استعماری ذہن نے ترقی پذیر ممالک میں اندرونی خانہ جنگیوں کو ہوا دینی شروع کی اور یوں اقتصادی و سیاسی طور پر کمزور ممالک آج مغرب کے پنجہ استبداد میں جکڑے ہوئے ہیں۔

دیگر اقوام کی طرح مسلم ممالک بھی مغربی تہذیب و ثقافت سے مرعوب ہیں۔ امت مسلمہ بحیثیت مجموعی زوال کا شکار ہے۔وحی الٰہی اور سیرت رسول ﷺ کے درخشندہ اصولوں کے ہوتے ہوئے بھی ان پر عمل نہ کرنے کی بدولت امت عالمی سطح پر اپنا مقام کھو چکی ہے۔ (تفصیل کے لیے،امت مسلمہ کا عروج و زوال ،اسباب، وجوہات، تدارک)

## ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے افکار:

عصر حاضر میں امت مسلمہ جس ہمہ گیر زوال کا شکار ہے اور اپنے تہذیبی ورثے پر یا تو اعتماد کھو چکی ہے یا بے خبری اور احساس کمتری کا شکار ہے۔ملّی اور قومی تناظر اس امر کا متقاضی ہے کہ اس مسئلہ کو دانش عصر، امت مسلمہ کے نبض شناس، امام وقت، معاصر چیلنجز پر باریک بین نظر رکھ کر اس کے مطابق امت کو رہنما اصول فراہم کرنے والے ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے افکار کی روشنی میں سمجھا جائے ۔ بلاشبہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علم اور فکر و فلسفہ کے میدان میں کی جانے والی کاوشوں نے نہ صرف مسلم امہ کو متاثر کیا بلکہ یہ آواز عالمی ایوانوں میں بھی حق کے لئے بلند کی جانے والی نمایاں آواز ہے۔شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری معاصر علمائے دین میں اس لئے بھی امتیازی مقام کے حامل ہیں کہ انہوں نے نہ صرف امت مسلمہ کو درپیش موجودہ چیلنجز مفصل بیان کیے ہیں بلکہ ان چیلنجز سے نبرد آزما ہونے اور بام عروج تک پہنچنے کے لئے لائحہ عمل بھی متعین کیا۔عصر حاضر میں جب کہ 9/11 کے بعد اسلام کو ایک دہشتگرد مذہب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس خطرے کو قبل از وقت محسوس کرتے ہوئے 13 اگست 1999ء کو اوسلو ناروے میں بین الاقوامی ''امن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا'':

"So this is just mention of what is the significance of peace in islam. Islam, from the very biginning to its end, is peace and nothing else. Anything detrimental to peace, anything damaging to peace, anything conflicting to peace, anything contradictory to peace, it has no, absolutely no, concern with Islamic teachings.

اسلام اور مغربی تہذیب کے درمیان کشمکش سیاسی، معاشی، قانونی، ثقافتی، مذہبی اور فکری و نظریاتی جہات پر محیط ہے۔ اسکی بنیادی وجوہات میں مشرق و مغرب میں زاویہ نگاہ کا فرق، اسلام کے بارے میں مغرب کی اپروچ،قوموں کا جانبدارانہ کردار ہیں۔ان جہات کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تہذیبی فکر میں تغیرات کا نام دیا ہے۔ (القادری، ا، 2013 :۲۴۷)آپ حاملین تہذیب اسلامی کے زوال کی بنیادی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

☆ ''اسلام کے فکری نظام میں جمود طاری ہو گیا ہے ایجاد و تخلیق ختم ہو گئی ہے۔تخلیقی علم کا تحرک و ارتقاء بند ہو گیا

ہے۔جس سے مسائل حیات اور علم میں توازن بگڑ گیا ہے۔ اور اس بگڑے ہوئے توازن میں اسلامی تعلیمات پر عمل نے مطلوبہ نتائج پیدا کرنے بند کر دیے ہیں۔

☆ سیاسی غلبہ کی قوت نافذہ اہل حق کے ہاتھ سے چھن کر باطل کے پاس چلی گئی ہے۔جس کے نتیجے میں اسلامی نظام کے نفاذ کو عملی تحفظ ملنا بند ہو گیا ہے۔'' (القادری، 2013،۲۳۳،۲) نہایت جامعیت سے آپ تہذیب اسلامی پر تیقن قائم رکھنے اور اسلامی تہذیب کے احیاء کے لئے فکری و عملی دونوں جہتوں پر رہنمائی فراہم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آج مادی دور کی نام نہاد، فکری و فلسفیانہ، ثقافتی یلغار نے پورے مسلم معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تو آج ان تین پہلوؤں سے اسلام کی نمائندگی بالخصوص نوجوانوں اور بالعموم عامۃ الناس کی سطح پر وقت کی پکار ہے۔

☆ اسلام کی فکری، فلسفیانہ، سائنسی، عملی حقانیت کا یقین دلانا۔ Scientific Presentation of Islam

☆ اسلام کے عملی نظام کی Practicability کا شعور دلانا۔

☆ اسلام کے روحانی نظام کی برکتوں اور تعمیر شخصیت میں اس کے کردار کو آشکار کرنا۔'' Spiritual Presentation of Islam (قادری، 2012، ۸)

فکر عمل کے لئے مہمیز ہوتی ہے۔ اب جبکہ پورا علمی و فکری نظام جامد و معطل ہو گیا ہے تو پوری فکری متاع مدارس ، اساتذہ، علوم وفنون ، نصاب کتب اسی نظام کے سانچے میں ڈھل کر نکلی۔

ملا کو ہے جو ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

اس کلی فکری جمود کو تحرک پذیر کرنے کے لئے زندگی کے جملہ پہلوؤں میں سعی و کوشش اور انقلابی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ (قادری،ا،2013، ۲۳۸)

## امن عالم کے قیام کی عملی کاوشیں:

اسلامی تہذیب تصور اعتدال و توازن پر مبنی ایسی مثالی تہذیب ہے جو شدت و انتہا پسندی پر مبنی ہر سوچ کی نفی کرتی ہے۔ تاریخ میں اسلامی تہذیب سے بڑھ کر رواداری، وسعت فکر وظرف کے نظائر اور کہیں نہیں ملتے۔ اس ضمن میں اگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی عملی کاوشوں، تحریری و تقریری لٹریچر اور افکار کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہو گا کہ آپ کی جملہ کاوشیں اسلام کے تصور اعتدال و توازن کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔2009ء میں ''اسلام دین امن و رحمت ہے'' کے عنوان سے 33اقساط پر مشتمل آپ کی لیکچر سیریز ٹی وی پر نشر ہوئی۔ پاکستان کے مخصوص مذہبی ماحول میں آپ نے ''اقامت دین کے امن پر مبنی تصور'' کا عملی نمونہ تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے منعقدہ مختلف ایکٹوٹیز کی صورت میں پیش کیا۔ بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی و رواداری کے فروغ کے لئے ''تحریک جعفریہ سے مشترکہ اعلامیہ'' ہو یا "Muslim Christian Dialouge Forum" کا قیام، آپ نے اعتقادات و مذاہب کے معاملہ میں اسلام کے اسی تصور اعتدال و توازن کا عملی مظاہرہ پیش کیا۔ بین المذاہب ہم آہنگی اور مختلف معاشروں کے مابین وحدت کے فروغ کے لئے پانچ سوصفحات پر مشتمل کتاب ''دہشت گردی اور فتنہ خوارج کا مبسوط تاریخی فتویٰ'' ڈاکٹر طاہر القادری کی عالمی سطح پر کی جانے والی نمایاں کاوش ہے۔جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان دہشتگردی کا ارتکاب کرے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ یہ دہشتگردوں پر ایک ایسا براہ راست حملہ ہے جو ان کی مجرمانہ فکر کی دھجیاں بکھیر دیتا ہے۔ ( قادری ،مراسلہ بنام مسٹر باراک حسین اوباما، صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ )۔آپ نے اس تصنیف میں دہشت گرد نظریات کے حامل اشخاص کو'' قدیم برائی کا نیا روپ'' قرار دیا۔ اور دہشت گردی کو'' مذہبی کینسر'' کا نام دیا ہے۔ یہ فتویٰ دنیا بھر میں مسلمان نوجوانوں میں انتہا پسندی کی بیخ کنی کی بنیاد بن رہا ہے۔ عالم انسانیت پر عالم مغرب کی طرف سے مسلط کی جانے والی حالیہ جنگ ہتھیاروں سے کہیں بڑھ کر تہذیبوں اور ثقافتوں کی جنگ ہے۔ اس جنگ میں بقاء و کامیابی فقط اسی تہذیب کا مقدر ہو گی جو واضح اور بین اقدار، ٹھوس دینی و ملی اساس، تحقیقی فکر، واضح نظریاتی اساس، مربوط ،قابل عمل تعلیمات کے مکمل ڈھانچے کی حامل ہو۔

11 ستمبر 2010 امریکہ کی طرف سے اٹھائے جا

نے والے جارحانہ اقدام ''قرآن جلا وَڈے'' کے خلاف ڈاکٹر طاہر القادری نے استدلانہ صدائے احتجاج بلند کی اور امریکی صدر ''باراک اوباما'' کے نام ایک تاریخی مراسلہ تحریر کیا جس میں انہوں نے اس اقدام کو نہ صرف ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث قرار دیا بلکہ اسے معاشروں میں اختلاف پیدا کر کے معاشرتی وحدت کو پارہ پارہ کرنے، مذہبی رواداری کے خاتمے اورعالم انسانیت کو پھر سے صلیبی جنگوں میں دھکیلنے کا باعث بھی قرار دیا۔ (قادری، مراسلہ بنام مسٹر باراک حسین اوباما، صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ)

## توہین آمیز فلم کی مذمت میں عالمی رہنماوں کے نام مراسلہ:

گستاخانہ فلموں اور خاکوں کی اشاعت کا عمل آزادی اظہارِرائے کی چھتری تلے مغربی ممالک میں تسلسل سے جاری ہے۔پوری دنیا کے مسلمانوں نے اس طرزعمل اور گستاخانہ اقدامات کی بھرپور مذمت اور احتجاج کیا ہے۔ اس تناظر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے احترام مذاہب کے حوالے سے UNO اور OIC سمیت پوری دنیا کے سربراہان کو تاریخی مراسلہ لکھا جس میں انہوں نے باور کروایا کہ کسی مذہب کے ذواتِ مقدسہ کے خلاف توہین آمیز اقدامات سے نہ صرف امن عالم تباہ ہو گا بلکہ دہشتگردی اور انتہاپسندی کے خلاف کی جانے والی کاوشوں کو بھی شدید دھچکا پہنچے گا ۔ انہوں نے مختلف ممالک کے قوانین کا حوالہ دیتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ یہ بات کسی بھی طرح Freedom of Expression کے زمرے میں نہیں آتی۔ (قادری، خصوصی مراسلہ، اسلام مخالف توہین آمیز فلم کی مذمت میں عالمی رہنماوں کے نام)۔مختلف یورپی ممالک میں مذہب کی توہین سے روکنے والے قوانین کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے احترام مذہب کی بنا پر مذاہب کی توہین کے امتناعی قوانین (Prohibitive laws on Defamation on religion) بنانے اور ان پر سختی سے عمل درامد کروانے کی اپنے اس مراسلے میں بھرپور سفارش کی ۔

یہ مراسلہ انگریزی، اردو، عربی اور نارویجن زبانوں میں چھپ چکا ہے۔آپ کے یہ مراسلہ جات اپنی مؤثریت میں ان احتجاجوں سے کئی گنا بڑھ کر ہیں ۔جو اپنی محدود سطح پر کیے جاتے ہیں اور عالمی ایوانوں میں براجمان مقتدرافراد پر کسی قسم کا کوئی تاثرنہیں چھوڑتے۔اسلامی تصور تہذیب کی درست تصویر کشی ڈاکٹر طاہر القادری کا خاصہ ہے۔عصر حاضر میں انسانی تہذیب کی جانچ کا پیمانہ انسانی حقوق کو قرار دیا گیا ہے جس سے کسی بھی ملک وقوم کے اعلی قومی وتہذیبی معیار کا تعین کیا جا سکتا ہے۔مفکر عصر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 2004ء میں'' اسلام میں انسانی حقوق'' کے موضوع پر ضخیم ،جامع اور مدلل کتاب تصنیف کی جس میں آپ نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہر طبقہ سے متعلق فرد کے انفرادی ، شہری و ریاستی حقوق کو مفصل انداز سے بیان کرنے کے ساتھ ان حقوق کا تقابل مغربی قوانین سے بھی کیا۔ تاہم اسلامی تہذیب دنیا کی وہ واحد تہذیب ہے جس کے لئے انسانی حقوق کوئی نیا تصورنہیں ہے۔ آپ نے اس کتاب میں نہ صرف مختلف طبقات معاشرہ (عمر رسیدہ، معذور اورخواتین وغیرہ) کو اسلام میں دیئے گئے حقوق کا کما حقہ احاطہ کیا بلکہ غیر مسلموں کے حقوق کا بھی تفصیلی ذکر کیا۔ (قادری، اپریل۲۰۰۴ء)۔

شیخ الاسلام ڈاکٹرمحمد طاہر القادری نے گزشتہ چونتیس سال سے اسلامی تہذیب کے اعلی اقدار کی تعلیمات اور دنیا کو امن وسلامتی کا گہوارا بنانے ،تنگ نظری اورفرقہ واریت کے خلاف علمی وفکری میدانوں میں جان گسل جدوجہد کی،آپ کی درجنوں کتب ،سینکڑوں لیکچرز اس امر کا بیّن ثبوت ہیں۔

## Islamic curriculum on peace & counter terrorism.

بقائے باہمی اور امن عالم کے فروغ کے پیش نظرشیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے براہ راست اپنی نگرانی میں منہاج القرآن کے تحقیقی ادارے فرید ملت ریسرچ انسٹیٹوٹ کے تحت'' فروغ امن اور انسدادِ دہشت گردی'' کا اسلامی نصاب تیار کروایا جو پانچ مختلف طبقات کے لیے تیار کیا گیاہے ۔اس نصاب کا بنیادی مقصد اسلام کی امن پسندانہ اور اعتدال پر مبنی تعلیمات کو اجاگر کرنا ہے۔تا کہ انسانی سوچ سے

تنگ نظری وانتہا پسندی کو ختم کیا جا سکے اور بین المذاہب رواداری کو فروغ دیا جائے۔(قادری، جولائی ۱۹۹۲ء)

## رسالت محمدیؐ کی تہذیبی حجت:

رسالت محمدیؐ اور ختم نبوت صرف ایک مذہبی یا دینی تصور ہی نہیں بلکہ ملی اور تہذیبی تصور بھی ہے۔ختم نبوت کی بدولت انسانیت کو تہذیبی ارتقاء کا وہ نقطہ کمال میسر آیا جسکے بعد تہذیبی ارتقاء کے لئے کسی برتر معیار کا تصورمحال ہے۔اس ملت کی تہذیبی بقاء وارتقاء نسبت وتعلق محمدی ﷺ میں ہے۔

اسی لیے ناموس رسول ﷺ پر حملہ اسلامی تہذیب کی اعلی اقدار پر ضرب محسوس ہوگا جو ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو کسی طور گوارہ نہیں۔آزادی اظہار رائے کی آڑ میں نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی اور آپ ﷺ کی ذات مقدسہ کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنانا اہل مغرب کا وطیرہ رہا ہے۔پیرس کے میگزین ''charlie hebdo'' میں عفت مآب حضور نبی کریم ﷺ کی نسبت وقتاً فوقتاً گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی گئی ۔جس نے دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑادی۔ نابغہ عصر،عاشق رسول ﷺ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس دانستہ طور پر سرانجام دیئے جانے والے مذموم فعل کے خاتمے کے لئے مقتدر اداروں کے نام مراسلہ تحریر کیا۔آپ نے اس فعل کو تہذیبوں ، معاشروں اور مذاہب کے درمیان سنگین تصادم کا سبب قرار دیتے ہوئے کہا:

''یہ معاملہ یہاں آزادی اظہار رائے سے متعلقہ نہیں بلکہ یہ تو ایک بڑی تہذیب وتمدن کے مقدس عناصر کی تضحیک وتحقیر پر مبنی غیر اخلاقی عمل ہے۔ ایسا عمل جس سے پورے ایک طبقہ کو اذیت پہنچتی ہو محض اظہار رائے کی آزادی کے عنوان کے تحت کسی صورت جائز اور قابل قبول نہیں''۔ (قادری،مراسلہ،امن عالم کو درپیش خطرات اور آزادی اظہار رائے کی درست تعبیر وتشریح ص:۶)

آپ نے ثابت کیا کہ جس طرح دیگر مذاہب اور ان سے متعلق معتبر شخصیات کا تقدس لازم ہے۔ بعینہ اسلام اور نبی آخر الزماں ﷺ کی حرمت و تقدس واجب ہے لیکن جب اسلام کی مقدس ترین کتاب قرآن پاک اور مقدس ترین ہستی صاحب قرآن کی واضح طور پر توہین کی جاتی ہے تو اس سے لازمی طور پر مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوگا۔

''چنانچہ حضور ﷺ کی تحقیر آمیز طریقے سے تصویر کشی کی صورت بھی آزادی تقریر کی آڑ میں درست قرار نہیں دی جا سکتی۔مزید یہ کہ مضحکہ خیز تصاویر سہوًا شائع ہونے کی بجائے خصوصًا اسلام دشمن ماحول کے تناظر میں شائع ہوئی ہیں جبکہ پہلے ہی یورپی ممالک اس حوالے سے شدید مخاصمانہ تناؤ کا شکار ہیں۔'' (قادری،مراسلہ،امن عالم کو درپیش خطرات اور آزادی اظہار رائے کی درست تعبیر وتشریح ص:۶)

آپ نے دنیا کو واضح کیا کہ ''اگر برداشت رواداری اور بقائے باہمی کے عالمی متفقہ اصول کونظر انداز کر دیا جائے اور اخلاقی و مذہبی اقدار کی بے توقیری کی جائے تو امن عالم کی موجودہ صورتحال بدتر ہو جائے گی۔ اور دنیا میں موجود تناؤ کو ختم کرنے کی تمام کوششیں بے سود ہو کر رہ جائیں گی۔مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس مسئلہ کے حل کی صورتیں بھی اس مراسلہ میں ذکر کیں ۔

اسی ضمن میں قائدتحریک منہاج القرآن کی نمایاں کاوش میں عالمی سطح پر گستاخانہ فلموں اور خاکوں کی تسلسل کے ساتھ اشاعت کے خلاف 5اکتوبر2012ء کو ملک بھر میں 'یومِ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ' کے طور پر منانے اور پرامن احتجاج جاری رکھنے کا فیصلہ شامل ہے اس کانفرنس میں ملک بھر کی ڈیڑھ سو سے زائد مذہبی، سیاسی، سماجی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی تنظیمات اور ایسوی ایشنز کے رہنماؤں نے شرکت کی اورمشترکہ اعلامیہ پیش کیا گیا۔

## بین التہذیب مکالمے کے ضمن میں ڈاکٹر طاہر القادری کی کاوشیں:

موجودہ پیش منظر میں اسلامی تہذیب اور تہذیبِ مغرب اپنے فکری، اعتقادی اور اقداری اختلاف میں دو انتہاؤں پر ہے۔ ان نامساعد حالات میں بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری انتہائی پرامید اور امت کے تابناک مستقبل کے بارے میں پر یقین ہیں تاہم یہ نقطہ اتصال تبھی جڑ سکتا ہے جب مختلف تہذیبوں اور قوموں کے درمیان باہمی احترام، اور تکریم و فلاح انسانیت کا رشتہ قائم رہے۔ اسی ضمن میں دانش عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کاوشیں چاہے وہ

منہاج یونیورسٹی میں School of Religion & Philosophy ہو یا School of Peace and Counter Terrorism Studies کا قیام علمی و فکری سطح پر (Infaith Harmony) بین المذاہب رواداری و ہم آہنگی میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسلم دنیا کی نمائندگی کرتے ہوئے مختلف تہذیبوں کے درمیان باہمی رواداری کے فروغ کی کاوش کو ایک مؤثر نظیر 24 ستمبر 2011ء Wembly Arena میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے منعقدہ Peace and Humanity Conference ہے جس میں دنیا کے پانچ بڑے مذاہب اسلام، عیسائیت، یہودیت، ہندومت، سکھ مت اور بدھ مت کے عالمی رہنماؤں، حقوق انسانی کی تنظیموں، مذہبی سکالرز امن کی خواہاں عالمی شخصیات اور دنیا بھر سے تقریباً 11000 افراد نے شرکت کی۔ (www.minhaj.org)

کانفرنس میں عالمی امن کے قیام مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کے باہمی تعاون، عالمی عدل و مساوات کا فروغ ،کی شقوں پر مشتمل "London Declaration" کے نام سے 24 نکات پر مشتمل مشترکہ اعلامیہ بھی جاری کیا گیا۔ بعد ازاں اس اعلامیہ کو عالمی رہنماؤں اور مقتدر و مؤثر عالمی اداروں کے نام ارسال کیا گیا۔ یہ کاروائی ان فرقہ وارانہ عالمی سازشوں کا توڑ ہے جو تہذیبی تصادم کے فلسفے کو ہوا دے کر دنیا کو جنگوں کی آماج گاہ بنانا چاہتی ہیں۔ دنیا بھر کے مختلف تہذیبوں، مذاہب، مختلف شہریتیں رکھنے والے ایک لاکھ افراد نے دسمبر 2011ء تک اس اعلامیہ کو سپورٹ کرتے ہوئے اپنے دستخط ثبت کیے۔

مسیحی مسلم مکالمہ کے فروغ کے لئے نہ صرف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عملی سطح پر کوششیں جاری رکھیں بلکہ دور حاضر کے اعتقادی اور فقہی تقاضوں کے عین مطابق امت کی رہنمائی کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں اور پاکستان سے اعتقادی انتہاپسندی کے خاتمہ اور باہمی تعلقات کے فروغ کے لئے 'اسلام اور اہل کتاب' بھی تخلیق فرمائی۔ جولائی 2014ء میں شائع ہونے والی یہ کتاب اپنی ذات میں ایک مجتہدانہ کاوش ہے۔

تہذیبوں کی باہم آویزش کی اس فضا میں ارتباط کی ایک سعی حالیہ پاکستان میں International Conference on Religious Pluralism & World Peace (11,12 Nov 2017) کے عنوان سے منعقدہ کانفرنس ہے جسکا بنیادی مقصد عالم انسانیت کو درپیش موجودہ مسئلہ انتہاپسندی اور دہشت گردی کے اس ماحول میں مذاہب و اقوام عالم کے مابین تعلقات کے ضمن میں مشترکہ ملّی، قومی اور تہذیبی مفادات کے تحفظ کی سبیل تلاش کرنا ہے۔ تاکہ مختلف ثقافتی وتمدنی اقدار کے حامل افراد مشترکہ اصولوں کی بنیاد پر عالمی امن کی راہ ہموار کر سکیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری ملت اسلامیہ کے بہتر مستقبل اور اسلامی تہذیب کے احیاء کے لئے فکری و عملی ہمہ جہت پہلوؤں پر ملت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے اسلامی تہذیب کو از سرنو بام عروج تک پہنچانے کا ذریعہ نوجوانانِ ملت کو قرار دیا ہے اور ان کی فکری تربیت کے لئے مربوط و منظم لائحہ عمل پیش کیا۔ (القادری، فروری 1988ء، 16-20)

دور حاضر میں جن چیلنجز کا امت مسلمہ کو سامنا ہے۔ آپ نے ان کے ادراک وشعور کے ساتھ ان سے بحسن و خوبی نبرد آزما ہونے کی راہ بھی سمجھائی ہے۔ مسلم تہذیب اپنی ماہیت، عناصر ترکیبی، مظاہر و اثرات کے لحاظ سے دیگر تہذیبوں سے ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ اسکی روحانی اساس اس کے اقدامی مزاج کی مظہر ہے۔ اپنی انہی خصوصیات کی وجہ سے مسلمتہذیب دورِ نو کا آغاز ثابت ہوئی۔ توحید و رسالت اور ختم نبوت کی اسی اساس پر تحریک منہاج القرآن اور ڈاکٹر طاہر القادری کا فکری، علمی و عملی نظام استوار ہے۔ اپنے فکر و فلسفہ میں پیغمبرانہ تیقن رکھنے والے اپنے قلب و روح میں رومی و غزالی کی تڑپ کے حامل فکر اقبال کے علمبردار، اپنے علم وحکمت میں فارابی و ابن سینا کے وارث و جانشین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی آواز مسلم دنیا کی واحد نمائندہ آواز ہے جو امت کو زوال سے کامیابی کی طرف گامزن رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

☆☆☆☆☆

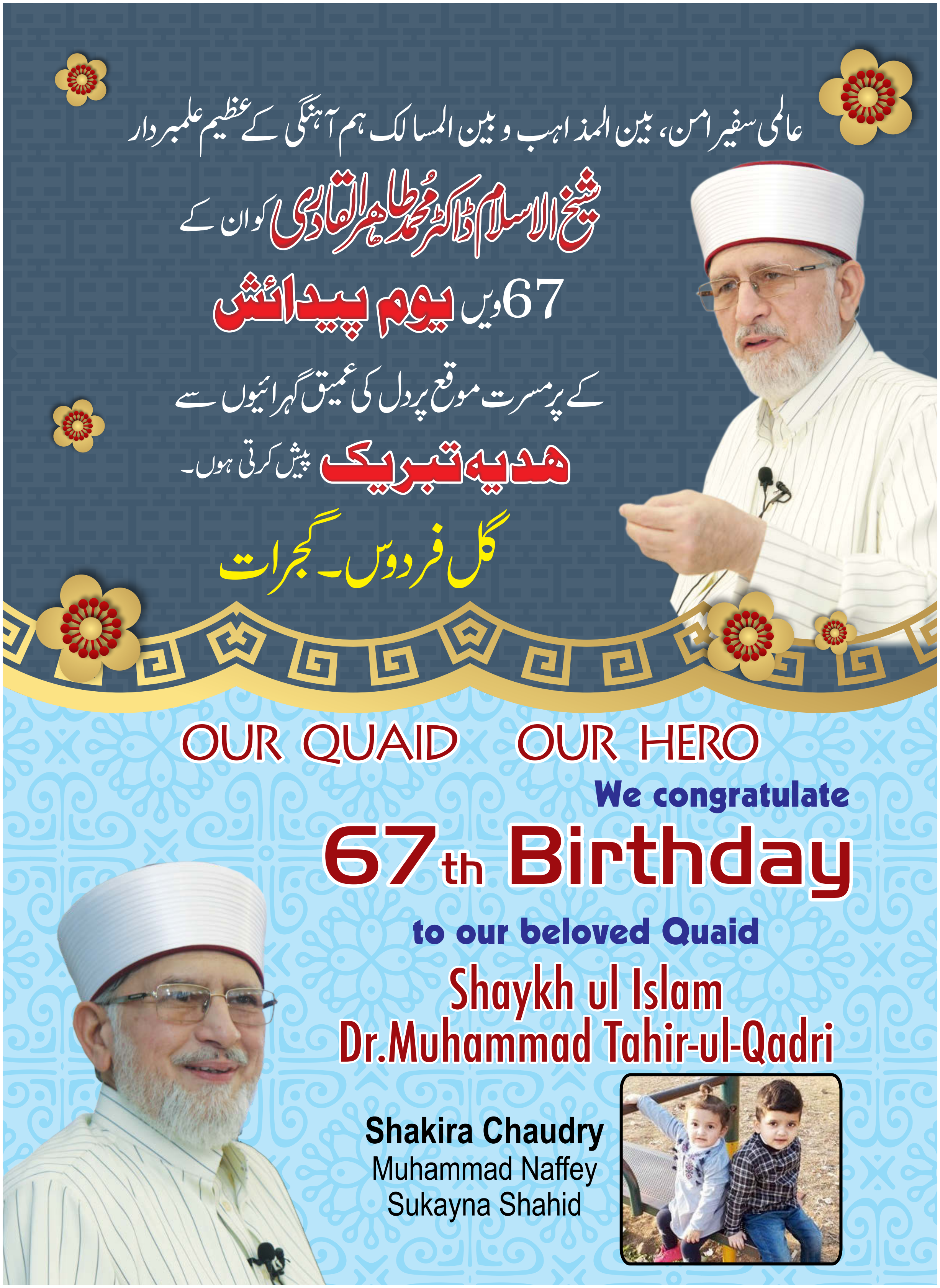

عالمی سفیر امن، بین المذاہب و بین المسالک ہم آہنگی کے عظیم علمبردار
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ان کے
67ویں یوم پیدائش
کے پرمسرت موقع پر دل کی عمیق گہرائیوں سے
ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔
گل فردوس۔ گجرات
OUR QUAID OUR HERO
We congratulate
67th Birthday
to our beloved Quaid
Shaykh ul Islam
Dr.Muhammad Tahir-ul-Qadri
Shakira Chaudry
Muhammad Naffey
Sukayna Shahid

اصلاحِ احوالِ امت، ترویج و اقامت دین اور دعوت و تبلیغ پر مبنی مصطفوی ﷺ مشن کے
روحِ رواں
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری
کو ان کی 67 ویں سالگرہ
کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہیں
اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ آپ حضور ﷺ کی محبت کا اسی طرح پوری دنیا میں پرچار کرتے رہیں۔
لنتہ معین۔ ارحہ معین

احیائے اسلام، اصلاحِ احوالِ امت، مصطفوی مشن کے عظیم قائد
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو انکے
67 ویں یوم پیدائش پر
ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہیں
اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ علم و حکمت کا یہ چراغ قیامت تک روشنی بکھیرتا رہے۔ آمین
نظامِ امیرات ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ منہاج کالج برائے خواتین لاہور

علمی، روحانی اور اخلاقی اقدار کے احیاء میں شبانہ روز مصروف عمل دانش عصر حاضر
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو ان کے
67 ویں
یوم پیدائش پر ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہیں۔
بزم منہاج (سیشن 2016-2017) منہاج کالج برائے خواتین لاہور

ہم پشاور میں نامساعد حالات کے باوجود اصلاح احوال، غلبہ دین حق کیلئے
منہاج القرآن ویمن لیگ کے نیٹ ورک کے قیام پر
**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کو **خراجِ تحسین** پیش کرتی ہیں،
اوران کی **67ویں سالگرہ** کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے
دعاگو ہیں کہ وہ قوم کے اس مسیحا کو
ہمیشہ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

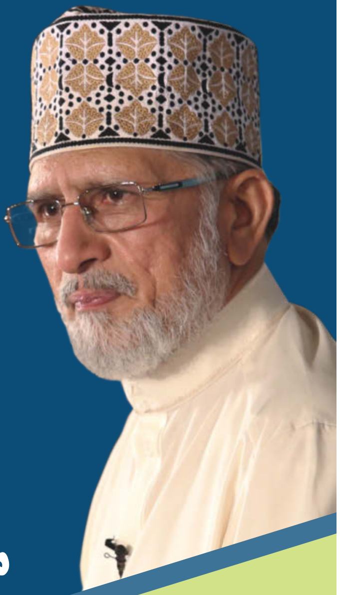

**روبینہ معین** (صدر MWL پشاور)
**منہاج القرآن ویمن لیگ پشاور**

ہم نابغہ عصر، مفکرِ اسلام، مفسر قرآن، قائد ملت اسلامیہ **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**
کو ان کی **67ویں سالگرہ** پر مسرت موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

**مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔
ملک بھر میں حقیقی جمہوریت کے قیام کیلئے کاوش کرنے پر
**خراجِ تحسین** پیش کرتی ہیں۔

**صبیحہ اشتیاق۔ عذرا مشتاق۔ عاصمہ مرتضیٰ۔ نگہت اشتیاق۔ (ٹاؤن۔1) پشاور**

ہم عالمگیر سطح پر خواتین کے حقوق کے حقیقی علمبردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر **محمد طاہر القادری** کو ان کی 67ویں سالگرہ

کے موقع پر **ہدیہ تہنیت** پیش کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کو عمر خضر عطا فرمائے اور
معاشرے میں خواتین کو مستحکم مقام
دلانے کی کاوشوں کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

## منہاج القرآن ویمن لیگ اسلام آباد

اسلام کی حقیقی تعلیمات امن و محبت
و بین المذاہب رواداری کے عظیم پیامبر

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو 67ویں سالگرہ**

کے موقع پر **مبارکباد** پیش کرتی ہیں۔

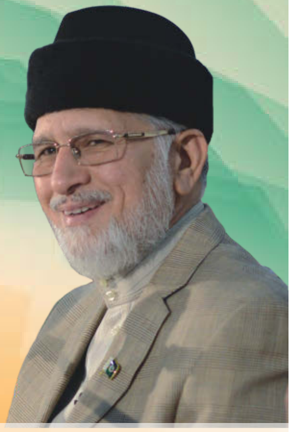

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ شیخ الاسلام کو عمر جاوداں عطا فرمائے تاکہ وہ
معاشرے کو ذہنی خلفشار کی دلدل سے نکال کر امن، سکون اور محبت کی دولت سے اسی طرح
سرفراز فرماتے رہیں۔

## منہاج القرآن ویمن لیگ راولپنڈی

جو عالم ایجاد میں ہے صاحب ایجاد　　ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ

ہم مجددِ رواں صدی **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

کو ان کی 67ویں **سالگرہ** کے موقع پر

**ہدیہ تبریک** پیش کرتی ہیں۔

آمنہ بتول (صدر)۔ زارا ملک (نائب صدر)۔ صائمہ ایوب (نائب صدر)۔ ثمرین یاسین (ناظمہ)

نعیمہ باسط۔ رخسانہ ملک، نور الصباء۔ ثناء فاطمہ ۔ آسیہ چوہدری۔ رضیہ شاہد۔ عفت علی

آمنہ قدیر۔ طوبیٰ مصطفیٰ۔ اصباح محمود۔ نادیہ جرا۔ فرح ناز

## منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور

دہشت گردی وانتہا پسندی کے سد باب اور دنیا میں حقیقی اسلامی تعلیمات کے پیامبر

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری** کی مومنانہ فراست اور حکمت پر مبنی خدمات کو انکی

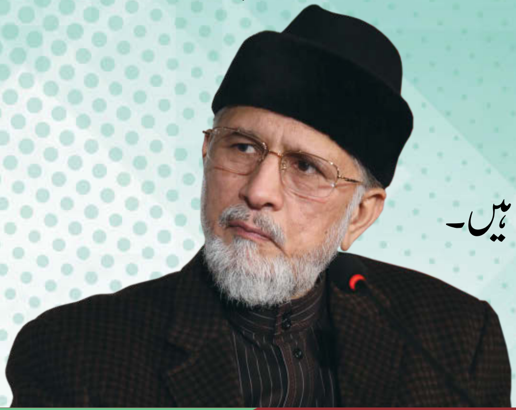

67 ویں **سالگرہ** کے موقع پر

**ہدیہ تبریک** پیش کرتی ہیں۔

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ علم وحکمت کا یہ روشن ستارہ

تا ابد روشنیوں سے اندھیوں کو دور کرتا رہے۔

## منہاج القرآن ویمن لیگ گوجرانوالہ

ہم عالمی امن کے قیام، حقوق انسانی کی بحالی اور
محبت وعظمتِ رسول ﷺ کیلئے ہم وقت کوشاں

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو

## 67ویں یوم پیدائش پر

الحاج ڈاکٹر خواجہ محمد اشرف مرحوم
بانی چیئرمین

# ہدیہ تبریک

پیش کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو درود پاک کے صدقے صحت کاملہ کے ساتھ تادیر قائم و دائم رکھے۔

Allama Rana Nafees Hssain

Zahid Ali Rajoot

Zahid Latif

M. Masood Ahmed Usamani

## رحمانیہ ٹرسٹ، طارق روڈ، کراچی

احیائے دین اور ملی وحدت و یکجہتی کیلئے مصروف عمل **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری**

کو ان کے 67ویں **یوم پیدائش** کے پر مسرت موقع پر سلام پیش کرتی ہوں۔

اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں ان کا
فلاحی ریاست کا خواب جلد شرمندہ تعبیر ہو۔

**مسز کلثوم ہدایت رسول شاہ۔ فیصل آباد**

---

ہم بتا دیں گی دنیا کو سنسار میں کتنی طاقت ہے جذبوں کی یلغار میں

ہم عالم اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر **محمد طاہرالقادری**

کو ان کی 67 سالہ بے مثال زندگی کے کامیاب سفر پر **ہدیہ تبریک** پیش کرتی ہیں،
اور انکے ہمراہ اس مشن مصطفویؐ پر گامزن رہنے کا عہد کرتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمارے قائد کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔ آمین

**ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ۔ آمنہ قادری**

---

نابغہ عصر **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری** کو بے مثال زندگی کے کامیاب سفر پر

67ویں **سالگرہ** کے موقع پر

**ہدیہ تبریک** پیش کرتی ہوں۔

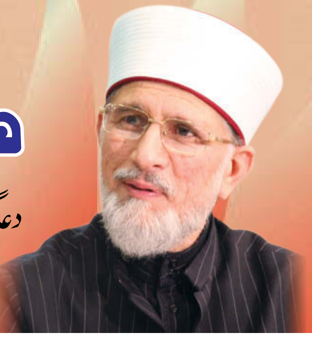

دعا گو ہوں کہ رشد و ہدایت کا یہ درخشندہ ستارہ ہمیشہ چمکتا رہے۔

**مسز روبینہ کوثر قادری** (صدر MWL شورکوٹ)

خدا سے دعا ہے کہ اے کاش لگ جائے    میری حیات کے لمحوں کی زندگی تجھ کو

اُمت مسلمہ کی بیٹیوں کو فکری و نظریاتی پختگی اور شعور و آگہی سے ہمکنار کرنے پر

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کے **67ویں یوم پیدائش**

پر **مبارکباد** پیش کرتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ عالم اسلام ان کی علمی و فکری خدمات سے تادیر مستفید ہوتا رہے۔

ام حبیبہ (ناظمہ منہاجینز) زونل ناظمہ ریسٹ آف پاکستان زون

عرب ممالک میں بدعقیدگی اور انتہا پسندی کے خاتمہ کیلئے مصروفِ عمل

نابغۂ عصر عہد ساز شخصیت

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی 67ویں

**سالگرہ** پر

**مبارکباد**

پیش کرتی ہیں۔

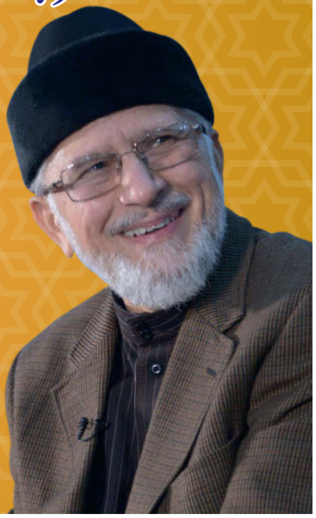

## منہاج القرآن ویمن لیگ قطر

# میرِ کارواں اِک مثالِ جاوداں

## قومیں وحدتِ فکر و عمل سے مستحکم ہوتی ہیں

### ہر چیلنج میں موثر اور نتیجہ خیز صدا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ثابت ہوئی ہے

ڈاکٹر ابوالحسن الازہری

قیادت و امامت کا تصور یہ ہے کہ کسی قوم اور ریاست کی ایسی سربراہی اور راہنمائی جو اس قوم اور اس ریاست کو اپنی منزل مقصود تک پہنچادے، کوئی قوم اور کوئی ریاست صحیح قیادت کے بغیر منظّم نہیں ہوسکتی صحیح قیادت کے بغیر قوم و ملت میں انتشار پیدا ہوتا ہے، سیاسی و معاشی استحکام ختم ہوتا ہے۔ قوم کی فکر میں خلفشار کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ قوم کے افکار میں وحدت تب آتی ہے جب قومی قیادت کی فکر ان کی راہنمائی کرتی ہے اور قومی قیادت کا کردار ان کے لیے روشنی بنتا ہے اسی طرح قوم، وحدت فکروعمل کے ذریعے ہی مضبوط و مستحکم ہوتی ہے، کوئی بھی قوم، ملت، ریاست اپنے نصب العین کی طرف قائد و راہنما اور امام و رہبر کے بغیر گامزن نہیں ہوسکتی۔

## معیار قیادت:

آج ہمارے نظام حکومت کو بھی قوم کے اہل، صالح اور محبّ وطن افراد کی ضرورت ہے۔ اسلام معاشرے کے لیے محض اہل و صالح افراد کا ہی تقاضا نہیں کرتا بلکہ انسانی معاشرے کے لیے صالح نظام کا بھی داعی ہے، اسلام میں قیادت کا مستحق و اہل وہ ہے جو اپنے زمانے کا سب سے زیادہ شعور رکھتا ہے جو اپنے اندر فراست مومنانہ رکھتا ہے جو اپنے کردار میں بے مثال اور لاجواب ہے اسلام ایسی قیادت کے ذریعے معاشرے کے اداروں کی مضبوطی اور استحکام بھی چاہتا ہے اور اداروں کے استحکام کے ذریعے معاشرے سے فتنہ وفساد کا خاتمہ بھی کرنا چاہتا ہے اور تقاضا کرتا ہے کہ ملک کا نظام ایسی قیادت اور ایسے ممبران مقننہ کے سپرد کیا جائے جو زمام اقتدار سنبھال کر ملک سے ہر طرح کے فتنہ وفساد اور ظلم و جور، قتل و غارت گری اور دہشت گردی کا خاتمہ کریں۔ ایسی ہی انفرادی اور اجتماعی قیادت کو اقبال نے امت کے زوال کا علاج بتایا ہے۔ پاکستان میں قومی قیادت کے انتخاب کے لیے اقبال نے قیادت کی یہ صفات قوم کو بتائی ہیں۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

## قیادت کے لیے وصف صداقت:

قومی قیادت کی اہل شخصیت کا پہلا وصف صداقت ہے، وہ قیادت ایسی ہو جو زبان سے سچ بولے اور عمل سے سچ کا اظہار کرے، جھوٹ، فریب، خیانت، بددیانتی اور دوسری برائیوں سے بچتی ہو تاکہ اس کا وصف صداقت اپنے کمال کو پہنچے، سب سے بڑی صداقت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر اس کا ایمان غیر متزلزل ہو۔ زندگی میں ہمیشہ سچ کا داعی ہو، سچے لوگوں کا ساتھ دے۔

## وصف عدالت اور صفت قیادت:

قومی قیادت کے لیے دوسرا وصف عدالت کا ہے عدالت سے مراد یہ ہے کہ وہ قیادت خوف خدا رکھنے والی ہو، وہ متقی و پرہیزگار ہو۔ ہر طرح کے گناہ سے کنارہ کش ہو۔ اس کا

کردار سیرۃ الرسول کا آئینہ دار ہو۔ وہ اپنے کردار میں بے مثال ہو اور اعلیٰ اعمال کی خوگر ہو۔ وہ قیادت ایسی ہو، جس کا کردار، عدل و انصاف کی اقدار کو فروغ دے، وہ اپنی انفرادی زندگی میں بھی عادل ہو اور اپنی اجتماعی زندگی میں بھی منصف پرور ہو۔

## وصف شجاعت کا قیادت کے لیے لزوم:

اس قومی و ملی قیادت کا تیسرا وصف یہ ہے کہ وہ قیادت قومی مسئلوں کو حل کرنے میں دلیری اور بہادری کی صفات سے آراستہ ہو۔ قوم کی قیادت کرنا یہ کوئی آسان معاملہ نہیں ہے یہ مشکلات سے گرا ہوا منصب ہے۔ اس میں اپنی ذات کے آرام کو بے آرامی میں بدلنا پڑتا ہے۔ اپنی قیادت کے نفوذ کے لیے طرح طرح کی قربانیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی طرح سارا دن عوام کی خدمت کرنا پڑتی ہے رات کو بھی ان کی خدمت اور خبر گیری کے لیے گشت کرنا پڑتا ہے تاکہ لوگوں کی تکالیف کا ان کو براہِ راست علم ہو اور پھر ان کا ازالہ بھی ہو۔ قومی قیادت کو قوم کے انواع و اقسام کے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے اور بعض لوگ اچانک بڑے بڑے فتنے پیدا کردیتے ہیں ان فتنوں کو حل کرنے کے لیے مضبوط اعصاب کی قیادت درکار ہے جو جرات و بہادری اور ہمت و قوت سے آراستہ ہو۔ قوم کی قیادت اور ریاست کا نظام چلانا کسی بزدل اور کم ہمت اور آرام طلب آدمی کا کام نہیں ہے۔

اگر قومی قیادت اور لیڈرشپ دلیر اور شجاع ہو تو وہ مردہ قوم کی زندگی میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے بسا اوقات قومی اور بین الاقوامی سطح پر کسی معاملے میں شدید مخالفت ہوتی ہے تو اس وقت ایک دلیر، بہادر اور جرات و شجاعت کی حامل قیادت ملک کو مسائل کی آماجگاہ بننے سے نکال سکتی ہے۔ ایسی ہی قیادت لیے ہی اقبال نے کہا:

نگہ بلند، سخن دلنواز جان پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

(بال جبرئیل ۴۹/۳۴۱)

## نگاہ کی بلندی اور قیادت کی عظمت:

قومی قیادت ایسی ہونی چاہئے جو بلند نگاہ کی حامل ہو اور بلند نگاہی یہ ہے کہ وہ قیادت ایک نظر میں معاملے کی تہ تک پہنچ جائے، وہ دور اندیش ہو اور معاملہ فہم ہو، اس کے سامنے ہر معاملے کا اعلیٰ معیار ہو اور اس معیار کو سامنے رکھ کر وہ امور قیادت سرانجام دے اپنی منزل کو بلند و بالا تصور کرے اور اس کے حصول کے لیے شب و روز ایک کردے جب قیادت کو نگاہ کی بلندی کی صفت ملتی ہے تو وہ نور الٰہی سے اپنے احوال اور پیش آمدہ مسائل اور ان کے حل کو دیکھ لیتی ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله.**

''مومن کی فراست سے ڈر اس لیے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔

آج کا ہوس پرست انسان یہ سمجھتا ہے کہ نگاہ کا کام بس نظارہ کرنا ہی ہے اور سامنے آنے والے مناظر کو بھی صرف دیکھ لینا ہی ہے، نہیں، نہیں نگاہ کی بلندی یہ ہے کہ قوم کے موجودہ حالات سے اس کے مستقبل کے حالات کو جان لیا جائے، نگاہ کی بلندی قومی قیادت کو قوم کے تمام مسائل کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے نگاہ کی بلندی ہی قومی قیادت کو بلند ہمتی کا جذبہ دیتی ہے۔ اس کے ولولوں اور جذبوں کو جانب منزل گامزن کرتی ہے۔ اس کے اندر سے پستی اور کم ہمتی کے احساسات کو ختم کرتی ہے جو قیادت نگاہ بلند نہیں ہوتی ہے اس کا جہاں کرگس کے جہاں کی طرح ہے اور جو قومی قیادت نگاہ بلند ہوتی ہے اس کا جہاں شاہین کے جہاں کی طرح ہوتا ہے۔ اس لیے اقبال کہتا ہے:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

تنگ نظری سے انسان کا دل تنگ ہوجاتا ہے اگر نگاہ میں وسعت اور بلندی ہو تو دل بھی کشادہ ہوجاتا ہے جس قیادت میں بلند ہمتی اور عالی ظرفی کی صفات پیدا ہوتی ہیں اسی کے دل میں اپنی قوم کو سنوارنے اور پوری دنیا میں اپنی عظمت و

سطوت کے علم کو بلند کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر قومی قیادت کی نگاہوں میں آفاقیت نہ ہو تو پھر یہ علاقائی فتنوں میں گر کر خود کو اور ملک کو تباہ کر دیتی ہے۔

## سخن کی دلنوازی اور قیادت کی دلبری:

قومی قیادت کی صفات میں یہ وصف بھی ہے کہ اس کی سخن دلنواز ہو اور وہ قومی قیادت میر کارواں کی حیثیت رکھتی ہے اور میر کارواں وہ ہو جو ایسی بات کرے جس سے لوگوں کے دل مسخر ہوں جس کا ہر مخاطب یوں سمجھے کہ میر کارواں کی بات ہی میرے دل کی بات ہے اور اس قومی قیادت کی بات لوگوں کے دلوں اور ذہنوں کو اپیل کرے۔ اس لیے اقبال کہتا ہے:

ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

(بال جبرئیل ۳۴۱/۳۲۶)

زباں نشتر کا کام بھی کرتی ہے اور مرہم کا بھی۔ اس کے ذریعے تکلیف کو بڑھایا بھی جاتا ہے اور گھٹایا بھی جاتا ہے۔ ایک اچھے طبیب کی بھی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی دلنواز باتوں کے ذریعے اپنے مریض کا آدھا مرض دور کر دیتا ہے۔ میر کارواں بھی ٹوٹے ہی دلوں کی ڈھارس باندھتا ہے اور مردہ جذبوں اور دلوں کو ولولہ اور زندگی دیتا ہے۔

## قائد کا جذب دروں:

قومی قیادت کا یہ وصف بھی ہے کہ اس میں سوز دروں ہو اور اس کا مفہوم یہ ہے وہ قومی قیادت اپنے فرائض کی تکمیل کا شدید احساس رکھے، اپنے مقصد اور اپنی منزل کے حصول کے لیے بے چین اور بے تاب ہو جس قیادت کا اپنا دل حرارت سے خالی ہو وہ قوم کے دلوں کو گرما نہیں سکتی اس لیے میر کارواں میں سوز دروں کا ہونا ضروری ہے۔ دل میں سوز نہ ہو تو جمود کی کیفیت ہوتی ہے اور عمل کا جذبہ سرد پڑتا ہے۔ اقبال ہمیشہ سوز دروں کے طالب رہے اور کہتے ہیں میں نے عقل سے بہت کام لیا ہے اب مولا مجھے اپنا عشق حقیقی عطا کرتا کہ میں زندگی کی حقیقت اور کامیابی کو پا سکوں۔

عطا اسلاف کا جذب دروں کر
شریک زمرہ لا یحزنوں کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
مرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

(کلیات اقبال اردو ص۳۷۹)

سوز دروں قیادت کو ہمیشہ متحرک، فعال اور سرگرم رکھتا ہے اور کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے جب بھی کسی دل میں سوز دروں پیدا ہوتا ہے تو وہ دوسرے لوگوں کو سوز دے کر متحرک و فعال بنا دیتا ہے۔ اس سوز دروں کی تپش و حرارت سے دلوں کو زندگی ملتی ہے اور اسی حرارت سے ان کی مردہ دلی ختم ہوتی ہے۔ سوز دروں کو حرارت، مقصد حیات کی بلندی سے ملتی ہے اس لیے اقبال کہتے ہیں میں نے سنا ہے میرے کتب خانے میں ایک کتابی کیڑے نے پروانے سے کہا۔

میں ایک عرصہ سے حکیم بوعلی کی کتابوں میں سکونت پذیر رہا ہوں اور اسی طرح مشہور مفکر وفلسفی فارابی کی کتابوں کو بھی چاٹ گیا ہوں لیکن مجھے زندگی کا راز ہاتھ نہیں آیا میری زندگی پہلے کی طرح تاریک ہے۔ پروانے نے اس سے کہا یہ نکتہ تجھے کتابوں میں نہیں ملیں گے اگر تو زندگی اور اس کی حقیقت کو پانا چاہتا ہے تو کسی بلند مقصد اور اعلیٰ مشن کے لیے جینا سیکھ لے تجھے زندگی کا راز معلوم ہو جائے گا۔

اس مثال کے ذریعے علامہ اقبال ان لوگوں اور طالب علموں کو متوجہ کرتے ہیں جو کتابیں تو خوب پڑھتے ہیں مگر اپنی زندگی میں ادھورے ہوتے ہیں۔ انہیں اس مثال کے ذریعے باور کراتے ہیں زندگی فقط کتابوں سے نہیں بلکہ کتابوں کے لکھنے والوں کے اعلیٰ مقصد حیات سے ملتی ہے۔ زندگی میں مقصد ہو تو زندگی ہے، وگرنہ فضول زندگی ہے۔ زندگی تو نام ہی روشنی اور حرارت کا ہے اس لیے مولائے روم کہتے ہیں:

کار مرداں روشنی وگرمی است

اقبال اس حقیقت کو یوں بیان کرتے ہیں:

تپش می کند زندہ تر زندگی را
تپش می دہد بال و پر زندگی را

حرارت قیادت کو زندہ تر کردیتی ہے اور حرارت ہی زندگی کو بال و پر دیتی ہے۔اس حرارت وسوز کے بغیر انسان کی زندگی تاریک ہے۔

## حاضر و موجود ہے۔۔ بیزاری اور قوم کی رہبری:

قائد و امام وہ بھی ہے جو اپنی قوم کو حاضر و موجود سے بیزار کرے۔ اسے غیب اور غیب داں ذات کی طرف متوجہ کرے اور اللہ کی ذات سے محبت پیدا کرے اور اس کی محبت میں اپنی جان کو بھی لگائے رکھے حتی کہ اس کی اپنی جان پر بھی موت کا خوف باقی نہ رہے، جس قیادت کے دل میں موت کا خوف نکل جائے وہی قیادت ہی قوم کو فتح کامرانی تک پہنچاتی ہے۔ ایسی قیادت ہی بے سرو سامانی کے عالم میں اسلحہ سے لیس کئی گنا زیادہ دشمن سے لڑ جاتی ہے۔ قیادت وہ ہے جس کو اپنی قوم کے احساسِ زیاں کا پتہ ہو اور وہ اپنی قوم کو اس نقصان و خسارے سے نکالنے کے لیے ہمہ وقت تیار و آمادہ رہے۔ خود احساس زیاں سے آشنا ہو اور قوم کو بھی احساس زیاں کا شعور دے ایسا نہ ہو اور نہ قوم کو ایسا بنائے کہ وہ احساس زیاں سے محروم ہوجائے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

(بانگ درا ۱۸۷)

قیادت وہ ہے جو قوم کو احساس زیاں کا شعور دے کر اس کے خون کو گرما دے اور حق کو غالب کردے اور باطل کو سرنگوں کردے۔ امام اور قائد میں یہ وصف بھی ہو کہ وہ اپنی قوم کو دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہونے دے اور حلال و حرام کا احساس ان میں باقی رکھے، دولت کی حرص اور ہوس، قیادت کو انسانیت سے محروم نہ کرے۔ حُب زر کی دوڑ میں رند وفقیہہ اور امیر و غریب سب برابر ہوجاتے ہیں۔ ہر شخص دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ دین کو غالب کرنے کی فکر ذہنوں سے محو ہوجاتی ہے۔ انسان سیم و زر کا بندہ بن جاتا ہے۔ زر اور طلب زر سے بچنے کی صورت فقر و استغنا ہے جورو استبداد کا خاتمہ، زور حیدری، فقرِ بوذری اور صدقِ سلمانی میں ہے۔ اس لیے اقبال کہتے ہیں:

مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو کس نے
وہ کیا تھا زور حیدر، فقر بو ذر، صدق سلیمانی

(بانگ درا، ۲۷۰)

دنیا دار حاکم، خدا کے حکم کو نافذ نہیں کرتے اس لیے کہ وہ چاہتے ہیں ان کا اپنا حکم نافذ ہو جب خدا کا حکم چلتا ہے تو وہ حاکم بھی دوسرے لوگوں کی طرح ان کے برابر ہوجاتا ہے ایسی صورت میں بعض راہنما امت میں بیداری اور خود داری پیدا کرنے کی بجائے حاکم کی وفاداری کا درس دیتے ہیں اور یوں زندہ قوم میں موت کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور قوم کو بہت بڑے فتنے سے دوچار کرتے ہیں۔ حقیقی قائد و امام وقت وہی ہے جو امت کو سلاطین کا پرستار بنانے کے بجائے ان کو خدا کا پرستار بنائے اسی قیادت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اقبال نے کہا:

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی اور بھی تیرے لیے دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلمان کو سلاطیں کا پرستار کرے

(ضرب کلیم، ۴۹/۵۱۱)

(دائرہ معارف اقبال ص۴۰، ۴۰۴۔۴۰۸) ج اول پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور شعبہ اقبالیات 2006ء)

## اقبال کے تصور قیادت کا مصداق اتم:

اقبال کے تصور قیادت کی مصداق عصر حاضر میں جو شخصیت ہے وہ قائد انقلاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذات گرامی ہے، جو اپنی ذات میں وصف صداقت سے بھی معمور ہیں، صفت عدالت سے بھی متصف ہیں اور شجاعت و بہادری کی بھی روشن مثال ہیں، نگہ بلند بھی ان کی پہچان ہے

ان کی سخن دلنوازی پر زمانہ گواہ ہے، جاں پر سوز ہی تو ہے جو شرق سے لے کر غرب تک کی سرحدیں اور کنارے آپ کی سفر گاہ ہیں۔ دنیا بھر میں آپ کا پھیلا ہوا منہاج القرآن انٹرنیشنل کا تنظیمی نیٹ ورک جاں پر سوز کی عملی شہادت ہے، یہ ایسے میر کارواں ہیں، جن کو حق کی بات کہنے سے زمانے کی بڑی سے بڑی قوت بھی روک نہ سکی، یہ شاہین صفت ہوکر مسلسل اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں، یہ اسلاف کی میراث جذب دروں کی خیرات بھی بے پناہ رکھنے والے ہیں، یہ جس طرف رخ کرتے ہیں وہاں روشنی اور سرگرمی کا ماحول پیدا کردیتے ہیں۔ یہ ہر لمحہ اپنے کارواں کو احساس زیاں کا شعور دے کر جانب منزل گامزن کرتے رہتے ہیں۔ یہ اپنے زمانے کے باطل و طاغوتی قوتوں کے مقابل زورحیدر، فقر بوذر اور صدق سلمانی کے پیکر بنے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ اپنی قوم کو حاضر و موجود کے فتنوں سے نہ صرف آگاہ کرتے ہیں بلکہ ان سے بچنے کے لیے ہدایت و راہنمائی بھی دیتے ہیں۔

قیادت و امامت کی ان صفات و علامات کو آپ کے وجود میں ایک بحر بے کنار کی طرح موجزن دیکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی شخصیت ہی عصر حاضر میں اقبال کے تصور قیادت اور تصور امامت کی مصداق اتم ہے، اقبال کے ان تصورات اور اس کے خوابوں کی عملی تعبیر آپ ہی کی ذات گرامی ہے۔

## قیادت مثل ماہتاب و آفتاب:

آپ کی ذات لاہور کے مطلع پر 1978ء میں ایک آفتاب کی مانند طلوع ہوتی ہے اور قومی افق پر 1983ء میں فہم القرآن کی صورت میں آپ کا ظہور ہوا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی دعوت اور آپ کے مشن کو اندرون ملک اور بیرون ملک بے پناہ پذیرائی ملنے لگی۔ ہر طرف تنظیموں کے جال بچھنے لگے، بین الاقوامی سطح پر بھی تیزی سے تحریکی دفاتر قائم ہونے لگے۔ ان کی آواز قومی افق پر مسلسل گونجتی رہی۔ اخباروں اور رسالوں میں بلند ہوتی رہی اور یہ آواز TV چینلز سے بھی نشر ہوتی رہی اور عدالتوں میں بھی دلائل کے ساتھ اپنی دھاک بٹھاتی رہی، شرعی عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کو بھی اپنے مضبوط دلائل کی روشنی میں اپنا ہمنوا بناتی رہی۔ ان کا کام ہی ان کا نام ہے، کون سا میدان ہے جو ان کی خدمات کے دائرے سے باہر رہا ہو، تعلیمی میدان میں سینکڑوں تعلیمی ادارے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بنائے، قوم و ملت کو منہاج یونیورسٹی کا تحفہ دیا، علمی میدان میں قرآن کے ترجمہ وتفسیر سے لے کر علم حدیث کے ہر موضوع پر آپ نے لکھا، سیرت رسول سے لے کر اسلام کے ہر موضوع کو آپ کی قلم نے روشنی بخشی، زمانے کے ہر چیلنج کو آپ نے چیلنج کیا، آپ کی زندگی کے جس بھی مرحلے پر اسلام کے حوالے سے کوئی چیلنج اٹھا، پوری دنیا میں سب سے پہلی آواز اس چیلنج کے جواب میں آپ کی گونجی، عصر حاضر کا سب سے بڑا چیلنج دہشت گردی اور فتنہ خوارج ہے اس کا موثر علمی اور تحقیقی جواب پورے عالم اسلام کی طرف سے آپ نے دیا، غرضیکہ امت مسلمہ کو کوئی بھی علمی چیلنج درپیش ہو اور کسی بھی معاشی چیلنج کا سامنا ہو اور کسی بھی سیاسی چیلنج سے نبرد آزما ہونا ہو اور کسی بھی مذہبی اور دینی چیلنج کا معاملہ ہو، ہر چیلنج میں موثر کن اور انتہائی نتیجہ خیز صدا آپ کی آواز ہی ثابت ہوئی۔

## عصری قیادتوں کا اعترافِ قیادت:

وہ قیادت جس کو ان کے زمانے کی قیادتوں نے خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کی عظمت و فضیلت کی گواہی دی ہے یقیناً ان کے جوہر قیادت کا آفتاب اپنے دور کے ایک ایک لمحے کو منور و تاباں کررہا ہے، جن کے بچپن میں شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ نے فرمایا اس بچے پر ہمیں فخر ہے یہ آسمان علم و فن پر نیّر تاباں بن کر چمکے گا، جن کے لیے غزالی زماں علامہ سید احمد کاظمی نے فرمایا اس نوجوان سے ہماری امیدیں وابستہ ہیں۔ یہ ایک عالم کو فیضیاب کرے گا۔ پیر کرم شاہ الازہریؒ فرماتے ہیں ان کے وجود پر میرا دل خدا کے حضور احساس تشکر بجا لاتا ہے ہمارے دلوں سے ان کے لیے دعا نکلتی ہے اے خدا اس مرد مجاہد کو عمر خضر عطا فرما۔

ڈاکٹر عبدالرحیم علی رکن مجلس شوریٰ سوڈان فرماتے ہیں ان کی ذات میں اتنی خوبیاں دیکھ کر میری عقل ورطہ حیرت میں گم ہے۔ شیخ محمد ابوالخیر الشکری الشامی فرماتے ہیں ان کے

وجود میں ایک عظیم لیڈر کی جھلک دیکھی ہے اور ایسے محقق کی صورت دیکھی جس کی مثال مسلم دنیا میں نہیں ملتی۔ اے کے بروہی ماہر قانون فرماتے ہیں۔ میں آپ کی گفتگو سے بے حد خوش اور بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔جسٹس انوارالحق، چیف جسٹس آف پاکستان فرماتے ہیں آپ گہرے علم اور منفرد حکمت کے مالک ہیں اور آپ نے اسلام کی شمع فروزاں کردی ہے۔جسٹس غلام مجدد مرزا کہتے ہیں۔ ان کی زندگی کا مشن اسلام کی خدمت ہے۔جسٹس سجادعلی شاہ کہتے ہیں آپ ایک عظیم اور ذہین انسان ہیں، مرزا اسلم بیگ کہتے ہیں ڈاکٹر طاہرالقادری ایک معتبر عالمِ دین، ایک مفکر، ایک روحانی راہنما، ایک معاشرتی مصلح، ایک سیاسی مدبر بھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک عظیم لیڈر بھی ہیں۔ جنرل حمید گل سابق سربراہ آئی ایس آئی کہتے ہیں آپ ایک God Gifted انسان ہیں اور آپ اسباب کو موافق بنانے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سابق صدر فاروق لغاری کہتے ہیں۔ آپ تقریر وتحریر اور مدلل گفتگو میں عظیم سیاستدان ہیں۔ سابق وزیراعظم معراج خالد کہتے ہیں وہ اسلام کو بہترین رول ماڈل کے طور پر پیش کررہے ہیں۔ میاں محمد اظہر سابق گورنر پنجاب کہتے ہیں یہ ایک کرشماتی شخصیت کے مالک ہیں۔حسن نثار کہتے ہیں طاہرالقادری کے ہاتھ اتنے ہی صاف ہیں جتنے اوروں کے غلیظ ہیں ایاز میر لکھتے ہیں ان کے ہوتے ہوئے کوئی تکفیری فتنہ سرنہیں اٹھا سکتا۔ طاہرالقادری بہت اولوالعزم لیڈر ہیں۔محمود شام کہتے ہیں ان کے دلائل اور استدلال میں روانی ہے ان کے عزائم پختہ ہیں ان میں استقامت اور جرات ہے۔

مظہر برلاس نے کہا انہوں نے انداز خطابت میں سب لیڈروں کو مات دے دی ہے۔ ان کی تقریروں کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ ان کی آواز کا سحر اس قدر طاقتور ہے کہ مخالفین کی صفوں میں کھلبلی مچ جاتی ہے، اصغر عبداللہ کہتے ہیں

**اقبال کے تصور قیادت کی مصداق عصر حاضر میں جو شخصیت ہے وہ قائد انقلاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذات گرامی ہے**

**امام اور قائد میں یہ وصف بھی ہو کہ وہ اپنی قوم کو دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہونے دے اور حلال و حرام کا احساس ان میں باقی رکھے**

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی سیاست کی بنیاد اسلام کے سماجی مساوات اور انصاف کے تصور پر رکھی ہے۔ زمرد نقوی بیان کرتا ہے ڈاکٹر طاہرالقادری نے ثابت کردیا ہے کہ پاکستان میں ان سے بڑا کوئی لیڈر نہیں۔ یقیناً وہ عصر حاضر کے دنیا کے چند بڑے لیڈروں میں ہیں، وہ مسلم دنیا میں اسلام پر اتھارٹی ہیں اور عالم اسلام میں ان سے بڑا سکالر شاید کوئی نہیں۔منصور آفاق لکھتے ہیں مجھے قسم ہے کھجور کے تناور درخت کی ڈاکٹر طاہرالقادری لمحہ موجود کی واحد شخصیت ہیں جن کی قامت آوری کسی بیساکھی کی مرہون منت نہیں۔ اعتزاز احسن کہتے ہیں کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی باتیں لوگوں کے دلوں میں تیروں کی طرح اتر جاتی ہیں۔نسیم شاہد نے کہا ڈاکٹر طاہرالقادری نے موجودہ نظام کو للکارا ہے اور اب یہ نظام تھر تھر کانپ رہا ہے۔ قیوم نظامی کہتے ہیں اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ صلاحیت، قابلیت اور اہلیت کے اعتبار سے ڈاکٹر طاہرالقادری پاکستان کے عظیم اور نمبر ون لیڈر ہیں۔

ان سارے خیالات، تصورات، مشاہدات، تجربات اور افکار و آراء کو اگر جمع کیا جائے اور ان کو شعری قالب میں ڈھالا جائے تو اشعار کی زبان میں اس نابغہ روزگار شخصیت و قیادت کے لیے ہر کسی کو یہی کہنا پڑے گا:

اسے پڑھو زندگی ملے گی
اسے سنو آگہی ملے گی
یہ ارتقاء کا پیام بھی ہے
ضمیر نو کا امام بھی ہے
یہ قوم سے ہمکلام بھی ہے
جو کھو چکی ہے شعور دوراں
اے عظیم قائد اے عظیم انساں
تمہیں سلام تمہیں سلام

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات پر

# ممتاز سیاسی و سماجی خواتین شخصیات کے تاثرات

## جہاں آراء وٹو (رہنما پیپلز پارٹی ویمن ونگ)

مجھے بے حد خوشی ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب کی سالگرہ جیسے پرمسرت موقع پر ان کے بارے میں چند کلمات لکھ کر اس خوشی میں شامل ہورہی ہوں۔ تحریک منہاج القرآن کے بارے میں جو تعریف سن رکھی تھی اس سے بڑھ کر پایا۔ ڈاکٹر صاحب کی انتھک محنت، توجہ اور جدوجہد نے اس ادارے کو ایک اعلیٰ پائے کی تنظیم بنادیا ہے۔ ان کے رفاہ عامہ، خواتین، بچوں اور خاص طور پر یتیم بچوں کے لیے کام نے مجھے بہت متاثر کیا۔ سب سے بڑھ کر اس جماعت میں نظم و ضبط اور تعلیم یافتہ خواتین کا کردار قابل داد ہے۔ میری طرف سے ڈاکٹر طاہرالقادری کو اس مساعی جمیلہ پر 67 واں یوم پیدائش مبارک ہو۔

## محترمہ سعدیہ سہیل رانا (ممبر پنجاب اسمبلی پی ٹی آئی)

میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کے موقع پر نیک خواہش کا اظہار کرتی ہوں۔ بے شک میرا تعلق مختلف سیاسی جماعت سے ہے ان کے ساتھ ملاقات کا شرف بار بار ملا۔ ایک اہم خصوصیت جو میں نے ان میں دیکھی ہے خواہ ان کے فیملی ممبر، کارکنان اور عقیدت مند ہوں وہ ہر شخص سے بے پناہ محبت وشفقت سے ملتے ہیں۔ ان کی شخصیت کا اہم پہلو محبت اور شفقت ہے۔ انہیں دیکھ کر ان کا احترام کرنے کو دل چاہتا ہے۔ میں نے ان کی جو بھی باتیں سنیں مجھے ایسا نہیں لگا کہ وہ باتیں آپ نے کہیں سے پڑھیں اور کردیں۔ آپ جو بھی بات کرتے ہیں۔ وہ آپ کے دل سے نکلتی ہے اور دوسرے کے دلوں پر اثر کرتی ہے۔ اگر میں بطور ایک استاد، دینی رہنما اور سیاسی لیڈر ان کی شخصیت کا تجزیہ کروں تو ان کی شخصیت کا اہم پہلو سچائی اور دوسروں کے دکھ اور درد کو محسوس کرنا ہے۔ جو تربیت آپ نے اپنے لوگوں کو دی اور قائداعظم کا بھی طریقہ کار تھا۔ وہ نظم و ضبط، وقت کی پابندی اور ایک دوسرے کا احترام ہے۔ جو شخص صاحبِ نظر ہونے کے ساتھ صاحب علوم بھی ہو اور اس کی دینی و دنیاوی علوم پر گرفت اور اپنے نظریہ پر Clear ہو وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے۔

نظم و ضبط کسی بھی قوم کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔ یہ وہ لائحہ عمل ہے جس پر عمل کرکے قومیں بھی کامیاب ہوتی میرے نزدیک وہ لوگ بہت قابل احترام ہیں جو اہل علم ہیں۔ مجھے ہمیشہ ان کی سچائی، صاف گوئی اور ذہانت کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو بہتر کرنے کا

موقع ملا۔ ہمیں ایسی شخصیت کی اپنے ملک میں بہت ضرورت ہے۔ نوجوان نسل کو ایسے استاد کی ضرورت ہے۔ اللہ ان کو نیک، صالح اور لمبی زندگی دے۔ ان کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔

**ہما تقوی** (رہنما متحدہ مجلس وحدت المسلمین)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا وجود پاکستان کے لیے رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو طویل حیات عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہم سب پر سلامت رکھے۔ وہ اتحاد بین المسلمین اور اتحاد امہ کے قائل ہیں۔ ہر مکتب فکر، ہر مذہب اور ہر طرح کے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چلتے ہیں، چاہے وہ مذہبی میدان ہو یا سیاسی میدان ہو۔ دین بذات خود ایک سیاست ہے اگر دین سمجھ میں آجائے تو سیاست کرنا انسان کے لیے آسان ہوجاتا ہے۔ آپ کا نظریہ ایک اسلامی نظریہ ہے۔ ملک کو چلانے کے لیے بہترین Idealogy ان کے پاس ہے۔ دعا یہ ہے کہ جو اللہ رب العالمین کے اصول اور رحمت العالمین ﷺ کے طریقے ہیں، جن کو وہ نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سب کو متحد ہوکر ان کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ ان کو طویل حیات عطا فرمائے۔

**مقدس فاروق** (نیوز ایڈیٹر اردو پوائنٹ، ڈاٹ کام وائس پریذیڈنٹ آل پاکستان رائٹرز ایسوی ایشن)

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب بلاشبہ بہت عظیم شخصیت ہیں میں اُن کی 67 ویں سالگرہ کے موقع پر اُنہیں اپنے قلم سے لکھے ان اشعار کے ساتھ خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

نہ کسی سے ڈرنے والا
وہ سب کے درد بانٹنے والا
دکھیاریوں کے آنسو پوچھنے والا
غریب بیٹیوں کے سر پر ہاتھ رکھنے والا
مظلوموں کا سہارا بننے والا
انصاف کی خاطر نہ جھکنے والا
علم بے تحاشا رکھنے والا
فکر ہے جس کو اس ملک کی ساری
عمر ہو آپ کی لمبی ساری
آؤ مل کر کہیں ان کوہ
ہپی برتھ ڈے ڈاکٹر طاہرالقادری
ہپی برتھ ڈے ڈاکٹر طاہرالقادری

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی عالمِ عرب کیلئے خدمات اور پذیرائی

# شیخ الاسلام کے علمی تبحر اور تجدیدی خدمات کا زمانہ معترف ہے

عصر حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

شرق تا غرب پھیلی مخلوق خدا کے مرجع ہیں

محمد فاروق رانا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے علمی تبحر اور تجدیدی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ کا نام عالم عرب و عجم کے علمی و دینی حلقوں میں یکساں مقبولیت اور اپنی پہچان رکھتا ہے۔ آپ سے اخذ فیض کرنے والوں میں دنیائے عرب کے نامور علماء کرام و شیوخ عظام بھی شامل ہیں۔ عالم عرب کے علماء سے آپ کا رابطہ اور تعلق اوائل عمری سے قائم ہوگیا تھا۔ آپ کے علمی سفر کا آغاز ہی مسجد نبوی میں مولانا ضیاء الدین مدنی کی صحبت و سنگت سے ہوا، جو آپ کے والد گرامی کے توسط سے اخذ علم کے آخری دور تک جاری رہا۔ یوں جب آپ نے عملی زندگی میں قدم رکھا تو آپ ایک تبحر اور جید عالم دین کے طور پر عالم عرب و عجم میں متعارف ہوئے۔ آپ کے بارے میں عالم عرب کی عظیم المرتبت شخصیات کے تاثرات اس پر دلیل قطعی ہیں۔

عصر حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری شرق تا غرب پھیلی مخلوقِ خدا کے مرجع ہیں۔ آپ کی دینی اور عصری علوم میں سرپرستی و راہنمائی سے جہاں براہِ راست ہزاروں طلباء و طالبات زیورِ علم سے آراستہ ہوکر فارغ التحصیل ہوئے اور ہو رہے ہیں، وہیں تحریکِ منہاج القرآن سے وابستہ بالخصوص اور جمیع اُمتِ مسلمہ کے بالعموم کروڑوں افراد بھی آپ سے علمی طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔ پاکستان کی حدود سے باہر بھی شیخ الاسلام جہاں جاتے ہیں ساری دنیا سے علم و روحانیت کے پیاسے آپ سے علمی و روحانی نسبت قائم کرنے کے لیے بے تاب ہو جاتے ہیں۔

زیر نظر سطور میں خطۂ عرب کے بعض نامور شیوخ کے آپ سے اخذ فیض کے چند جدید اور سابقہ مطبوعہ مواد کے علاوہ مظاہر درج کیے جا رہے ہیں۔ نیز یہ کوشش کی گئی ہے کہ سابقہ مطبوعہ مواد اور شخصیات کے تأثرات کا اعادہ نہ ہو۔ لہٰذا جدید اور مختصر مواد ہی درج کیا جارہا ہے۔

## ا۔ دورۂ مصر - 2012ء: علماء ازہر میں آپ کی بے پناہ پذیرائی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 2012ء میں 'المذهب المختار في الحديث الضعيف' کے موضوع پر جامعۃ الازہر میں فنِ حدیث کے مستند اساتذہ، پروفیسرز، شعبہ علوم الحدیث کے سربراہان اور دیگر اہلِ علم وفن شیوخِ عرب کی موجودگی میں تین سے چار گھنٹے تک عربی میں خطاب فرمایا۔

ا۔ ان کے خطاب کے بعد جامعۃ الازہر کے علوم الدین اور فلسفہ ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ حبیشی نے اپنی گفتگو میں حاضرین سے مخاطب ہوکر کہا: ''مجھے بے حد مسرت ہے کہ میں آج ایک محدّث کے سامنے بیٹھا ہوں اور یہ بات حق ہے (کہ آپ ایک عظیم محدّث ہیں)؛ بے شک آپ کا خطاب بیک وقت کئی علوم کے نہایت عمدہ اَذواق کا حسین امتزاج تھا، شیخ الاسلام نے نہایت خوب صورتی سے تفسیر، حدیث، فقہ اور عقیدہ کے مابین باہمی ربط پیدا کیا ہے۔ خطاب کے آخر میں اُنہوں نے ایک مثال سے شیخ الاسلام کی عظمت کو یوں واضح کیا کہ جامعہ الازہر مادرِ علمی ہے، جس طرح ماں اپنے بچھڑے ہوئے

بچے کو پا کر خوشی سے سرشار ہوتی ہے، آج یوں محسوس ہو رہا ہے کہ یہ مادر علمی اپنے بچھڑے ہوئے فرزند سے مل کر اُسی طرح خوشی سے نہال ہے اور وہ فرزند شیخ الاسلام ہیں''۔

۲۔ شیخ الحدیث ڈاکٹر یُسری رُشدی جبر (خطیب مسجد جامعہ الازہر، مصر) نے کہا کہ ''شیخ الاسلام کا خطاب انتہائی سہل، عام فہم اور محبت میں ڈوبا ہوا تھا۔ اتنے دقیق موضوع کو اتنے سہل انداز میں ایک محبّ اور صادق ہستی ہی بیان کر سکتی ہے۔ جو موضوعات شیخ نے بیان کیے اگر وہ محبت کے بغیر بیان کیے جاتے تو یقیناً مشکل اور پیچیدہ ہوتے۔ آپ اپنے اس اُسلوبِ بیان سے ہمارے دلوں میں گھر کر گئے ہیں''۔

۳۔ الشیخ اشرف حامد حسانین (امام و خطیب مسجد صالح جعفری) نے کہا کہ ''ہم محترم المقام شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے جامعہ ازہر شریف کے دائرہ کار کو وسعت بخشی ہے اور اس کی مبنی بر اِعتدال فکر کو نوے سے زیادہ ممالک میں پھیلا دیا ہے۔ اس کی ہمیں جتنی اِحتیاج آج ہے، پہلے کبھی نہ تھی۔ ہم محترم المقام شیخ الاسلام کے بارِ دگر شکر گزار ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس لیکچر کی ترتیب و تدوین کی جائے اور اسے شائع کیا جائے تا کہ دیگر طلبا بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ شیخ الاسلام کی یونی ورسٹی کا نام منہاج القرآن ہے اور یہ نام تمسک بالقرآن و صاحب القرآن پر دلالت کرتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی یہ فکر پوری دنیا میں اور ہر خطے میں پھیل جائے''۔

اس سے اگلے روز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مدینۃ البحوث الاسلامیہ میں مکانۃ الرسالۃ وحجیۃ السنۃ کے موضوع پر نہایت محققہ اور مدلل و مفصل خطاب فرمایا، جس پر شرکاءِ مجلس بے پناہ داد دیتے رہے۔ پھر جامعۃ الازہر کی جامع مسجد میں بھی آپ نے نہایت ایمان افروز خطاب فرما کر حاضرین کے قلوب و اَذہان کی جلا کا سامان کیا۔

## ۲۔ شیخ عبد اللہ الحداد اور علماء مراکش کا آپ کی فصاحت کا برملا اعتراف

مراکش کے عظیم روحانی بزرگ شیخ عبد اللہ الحداد، حضرت شیخ الاسلام سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ انہوں نے مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے تمام اجازات بھی لی ہیں اور وہ خود کو عقیدتاً ان کا شاگرد کہتے ہیں۔ انہوں نے 'زاویۃ السلام' کے نام سے ایک خانقاہ بنائی ہوئی ہے جس میں وہ سالکین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ انہوں نے 2016ء میں وہاں آپ کو دعوت دی۔ جب آپ وہاں پہنچے تو طلباء، فاس کے علماء اور مستفیدین کی قابلِ ذکر تعداد جمع تھی۔ شیخ عبد اللہ الحداد نے شیخ الاسلام کا تعارف کرواتے ہوئے گفتگو کرنے کی استدعا کی۔ شیخ الاسلام نے عقیدۂ رسالت پر ایمان افروز خطاب کیا تو وہاں پر موجود حاضرین کی آنکھوں سے چھما چھم آنسو برسنے لگے۔ فاس اور مراکش میں علمی گہرائی اور استدلال و استنباط کرنے والے علماء نہ ہونے کے برابر رہ گئے ہیں، جس کی بنا پر وہ تشنہ تھے۔ جب شیخ الاسلام کا خطاب ختم ہوا تو سب نے بے پناہ عقیدت کا اظہار کیا، کوئی ہاتھ چوم رہا تھا اور کوئی معانقہ کر رہا تھا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خطاب کے بعد شیخ عبد اللہ الحداد نے تمام حاضرین کو اظہارِ خیال کی دعوت دی۔ ان میں بڑے بڑے علماء، پروفیسرز اور مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے مگر وہ سب آپ کے سامنے گنگ ہو گئے اور برملا معذوری کا اظہار کرنے لگے کہ بظاہر تو ہم عرب ہیں مگر حقیقی عرب تو جناب ہیں۔ عربی لغت میں ایسی فصاحت ......؛ ہم تو بے زبان ہو گئے ہیں۔ پھر وہ معانقہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ آپ علم کا ایسا سمندر ہیں جو ہم بیان نہیں کر سکتے۔

## ۳۔ مفتی الدیار المصریۃ ڈاکٹر شوقی ابراہیم علام نے 'سیوطی العصر' کا خطاب دیا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری بیان فرماتے ہیں: ''گزشتہ سال کے وسط میں دورۂ مصر کے دوران جب میں نے مفتی الدیار المصریۃ ڈاکٹر شوقی ابراہیم علاّم سے ملاقات کی اور انہیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب الإرھاب وفتنۃ الخوارج (فتویٰ) اور دیگر کتب پیش کیں تو وہ محبت و وارفتگی میں بے ساختہ پکار اٹھے کہ 'جب شیخ الاسلام کا کام دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی حیات میں ہی پانچ سو سے زائد کتب لکھ ڈالی ہیں اور اتنے عظیم کارہائے نمایاں سرانجام

دیے ہیں تو وہ ''سیوطی العصر'' لگتے ہیں''۔

## ۴۔ ابوظہبی کے شیخ علی الہاشم کا اِظہارِ عقیدت

آپ کے احوال میں سے ابوظہبی کا ایک واقعہ بھی اِن صفحات کی زینت بنانا چاہیں گے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری بھی اُس وقت حضرت شیخ الاسلام کی سنگت میں تھے۔ وہاں شیخ علی الہاشم تھے جو سلطان زید بن النہیان کے ساتھ الشؤون الإسلامیة (Islamic Affairs) کے مشیر، وزیر اور اہم عہدوں پر فائز رہے۔ وہ ہمیشہ شیخ الاسلام کے میزبان ہوتے۔ آپ کے ساتھ بڑی محبت کا اظہار کرتے اور آپ کے اعزاز میں ایک بڑی مجلس کا اہتمام کیا کرتے۔ آپ ہمیشہ اس محفل میں تشریف لے جاتے۔ متحدہ عرب اِمارات کے بڑے بڑے شیوخ اس محفل میں مدعو ہوتے جس میں شیخ الاسلام کا خصوصی خطاب ہوتا۔

جب آخری مرتبہ آپ وہاں تشریف لے گئے اور شیخ علی الہاشم کو اطلاع کی گئی کہ آپ آرہے ہیں تو اس وقت اتفاق سے وہ جرمنی یا کسی اور ملک میں بغرضِ علاج گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے یمن سے تعلق رکھنے والی معروف علمی شخصیت شیخ حبیب علی الجفری زین العابدین کی ڈیوٹی لگائی کہ میں علاج کے سلسلے میں کسی اور ملک میں ہوں۔ آپ میری جگہ پر میرے گھر میں بڑے عالی شان اور شاہانہ عشائیے کا اہتمام کریں۔ اس میں اُمراء، سفراء، علماء اور دیگر اکابر شخصیات کو دعوت دیں اور خود شیخ کا استقبال کریں، پھر وہاں شیخ کا خطاب ہو گا۔ جب آپ وہاں تشریف لے گئے تو شیخ علی الجفری نے بڑی محبت سے آپ کا استقبال کیا، پھر آپ نے تمام علماء سے ملاقات کی، اور خطاب کیا۔ بعد ازاں تمام علماء آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے اور آپ سے اجازات طلب کیں تو آپ نے انہیں المنہاج السوی کی اجازت دی اور دیگر اجازات دِیں۔ پھر شیخ علی الجفری نے بھی اجازات لیں۔ انہوں نے اس سے قبل آپ سے یمن میں بھی اجازات لی تھیں اور ان کے شیخ حبیب عمر الصالح نے بھی آپ سے اجازات لے رکھی ہیں۔ اُس وقت انہوں نے آپ سے یہ بھی عرض کیا: ''شیخ! ہم سے وعدہ کریں کہ جس طرح یہاں ہم آپ کی سنگت میں ہیں، آخرت اور جنت میں بھی ہم اسی طرح آپ کی سنگت میں ہوں اور آپ ہمیں بخشوا کر جنت میں لے جا رہے ہوں''۔

## ۵۔ اُردن کے مؤسسة آل البیت الملکیة للفکر الإسلامي میں آپ مرکز نگاہ تھے

اکتوبر 2016ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اُردن میں ہونے والی اِنٹرنیشنل سیرت کانفرنس میں شرکت کی۔ تین روزہ عالمی کانفرنس کا انعقاد ''رائل آل البیت اِنسٹی ٹیوٹ برائے فکر اسلامی (The Royal Aal al-Bayt Institute for Islamic Thought)'' نے کیا تھا اور میزبانی کے فرائض امیر غازی سرانجام دے رہے تھے جو شؤون الإسلامیة لملک عبد اللہ للأردن کے مشیر ہیں۔ یاد رہے کہ اس ادارے کی کانفرنسز میں صرف اس کے اراکین ہی شرکت کرسکتے اور اپنے مقالات پیش کرسکتے ہیں۔ شیخ الاسلام بھی اِس اِنسٹی ٹیوٹ کے رکن ہیں اور آپ نے پہلی بار اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ کانفرنس کا انعقاد حکومتی سطح پر کیا گیا تھا اور شاہ عبد اللہ دوم خود اِنتظام و اِنصرام کی نگرانی کر رہے تھے۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے عالم اسلام کے جید علماء و مشائخ، مفتیان کرام اور اسکالرز نے اس کانفرنس کے مختلف سیشنز میں شرکت کی اور اپنی اپنی تحقیقات و مقالات پیش کیے۔ شرکاء نے عالم اسلام کو درپیش مقامی و بین الاقوامی چیلنجز اور حالات و مشکلات پر تبادلہ خیال کیا۔

اس کانفرنس میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری بھی ہمراہ تھے۔ وہ بیان فرماتے ہیں: ''جب ہم ہوٹل کی لابی میں پہنچے تو وہاں مفتی تقی عثمانی صاحب سمیت دیگر علماء کرام اور بڑی بڑی شخصیات موجود تھیں۔ مہمانوں کو وہاں بٹھا دیا جاتا اور ان کے اکاؤنٹ ڈپارٹمنٹ کا نمائندہ آ کر ہر رکن مہمان کو دو، دو ہزار ڈالر دے کر دست خط لے لیتا۔ ساتھ ہی کانفرنس سے متعلق مواد پر مشتمل بیگ تھما دیا جاتا۔ جب وہ نمائندہ ہمارے پاس آیا تو شیخ الاسلام نے اُسی وقت اتنی خطیر رقم لینے سے انکار کرتے ہوئے کاغذ پر لکھ دیا: أنا لا أرغب فیه (مجھے اس میں رغبت نہیں ہے)۔ پھر فرمایا: آپ کا شکریہ مگر میں دین کا عوض نہیں لیتا اور نہ ہی یہ میرا معمول ہے۔ آپ کی رقم آپ کو مبارک ہو۔ یہ جملہ میں نے اس لیے لکھ دیا ہے تاکہ ریکارڈ درست رہے۔ باقی شرکاء کے لیے

جو آپ کا نظام ہے، اسے جاری رکھیں۔‘‘

’’کانفرنس میں حضرت شیخ الاسلام نے التسوية بين الكتاب والسنة في الافتراض والحجية (نفاذِ احکام میں قرآن و سنت کی متوازی حیثیت) کے منفرد موضوع پر نہایت خوب صورت اور جاندار گفتگو کی۔ آپ کے خطاب کے موقع پر اَجل علماء و مشائخ اور محققین موجود تھے۔ ان میں مفتی اعظم مسجدِ اقصیٰ شیخ محمد احمد حسین بھی تھے۔ کانفرنس میں ہر مقرر کے لیے پندرہ منٹ کا وقت مختص تھا، مگر صدرِ مجلس (moderator) کو کسی کے لیے وقت بڑھانے کا اختیار تھا۔ جب حضرت شیخ الاسلام نے خطاب کیا تو 15 کی بجائے 37 منٹ ہوگئے مگر صدرِ مجلس نے مداخلت نہیں کی کیونکہ وہ خود اس خطاب میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے تھے جوکہ اُن کے چہرے کے تاثرات اور body language سے عیاں تھی۔ وہ خود بھی اس موضوع کے پیاسے تھے اور چاہتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت و سیرت کی حجیت اور مکانت پر دلائل و براہین ملیں۔ عالمِ اسلام میں اس موضوع پر تذبذب اور اضطراب سے بھی آگے کافی سنگین صورت حال ہے۔ کوئی جید محقق اور مستند عالم اس کا دفاع اور اس پر بات کرنے والا نہیں اور ائمہ کی کتب کھنگال کر اس کی حجیت قائم کرنے والا نہیں۔

’’میرے دائیں طرف علم العقیدہ کے ماہر ازہری پروفیسر بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے بات کی تو فرمانے لگے کہ میری دلچسپی اِسی موضوع میں ہے اور میں اِنہی شیخ کو سننے کے لیے یہاں بیٹھا ہوں۔ پھر جوں جوں شیخ الاسلام کا خطاب آگے بڑھا تو وہ أَحْسَنْتَ، أَحْسَنْتَ پکارتے رہے۔ سارے حاضرین اور سامعین کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ یہی موضوع سننے کے لیے بے تاب تھے۔ پھر شیخ الاسلام نے قرآن مجید میں ضمیرِ واحد کا بیان کیا کہ جہاں جہاں اللہ رب العزت نے اپنے آپ کو اور اپنے حبیب ﷺ کو ایک ہی ضمیر میں ذکر کیا ہے اور اُن آیات سے استدلال اور استنباط کیا، حتیٰ کہ علامہ ابن تیمیہ کے دلائل بھی اس میں بیان کیے۔ جب سیشن ختم ہوا تو نمازِ مغرب کا وقت ہوا چاہتا تھا۔ شیخ الاسلام نے نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لئے جانا چاہا، مگر اسی اثناء میں الجزائر کے ایک شیخ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اعتراض کر دیا کہ ’یہ شیخ جو جا رہے ہیں انہوں نے اپنی گفتگو میں حضور نبی اکرم ﷺ کے مقام کو اللہ کے ساتھ ملا دیا ہے، یہ حدیں عبور کر گئے ہیں، انہوں نے تو شرک کر دیا ہے۔ انہوں نے تو اسلام میں ایک اور بدعت کا آغاز کر دیا ہے‘۔ شیخ الاسلام اُن کا سوال سن کر رُک گئے اور فرمانے لگے کہ میں ان کا جواب دوں گا۔ صدرِ محفل خوش ہوگئے کہ شیخ خود جواب دیں گے۔ پھر شیخ الاسلام نے پے در پے دلائل سے ایسا کامل اور شافی جواب دیا کہ موجود حاضرین میں سب کے چہرے کِھل گئے۔ جب وہ اعتراض اٹھا رہے تھے تو سب کے چہرے مرجھائے ہوئے تھے اور کسی میں عقیدۂ رسالت اور حجیتِ سنت کا دفاع کرنے کی جرأت نہیں تھی حالاں کہ وہاں عالم عرب کے اجل علماء موجود تھے۔ مگر جب شیخ الاسلام گفتگو مکمل کر کے اٹھے تو کسی میں اس عقیدہ پر اعتراض کرنے کا حوصلہ پیدا نہ ہوا۔ اس کے بعد تمام علماء و شیوخ حضرت شیخ الاسلام کی طرف لپکے اور بے پناہ عقیدت کا اظہار کرنے لگے۔ اِس طرح آپ کی گفتگو کے بعد پوری کانفرنس کا رُخ ہی بدل گیا۔‘‘

کانفرنس میں شیخ الاسلام کی ملاقات اُردن کے شاہ عبداللہ دوم سے بھی ہوئی۔ جب کانفرنس کے منتظمِ اَعلیٰ نے شیخ الاسلام کو شاہ عبد اللہ دوم سے متعارف کروانا چاہا تو شاہ نے فرمایا کہ ’’آپ تعارف نہ کروائیں، ڈاکٹر صاحب کو کون نہیں جانتا! انہوں نے تو دہشت گردی کے خاتمے اور عالمی اَمن کے قیام کے لیے بے پناہ علمی وفکری اور تحقیقی خدمات سرانجام دی ہیں۔‘‘

## ٦۔ جامعۃ الازہر اور تحریک منہاج القرآن

یہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی وجاہت اور مجددانہ بصیرت کا اعتراف ہی ہے کہ جامعۃ الازہر نے پاکستان میں الرابطة العالمية لخريجي الأزهر (WAAG—The World Association for Al-Azhar Graduates) کھولی تو اس کی میزبانی تحریک منہاج القرآن کو ملی اور تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اس کے صدر بنے۔ پھر 24 ستمبر 2011ء کو تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام لندن میں ہونے والی Peace for Humanity Conference میں بھی نائب شیخ الازہر اور صدر جامعۃ الازہر نے اپنے وفد سمیت بھرپور شرکت کی۔ علاوہ ازیں

پاکستان میں بھی مختلف مواقع پر جامعۃ الازہر کے شیوخ و سربراہانِ شعبہ تحریک منہاج القرآن کے پروگرامز میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی شیخ الاسلام سے محبت کا اظہار تھا کہ آج سے ربع صدی قبل جامعۃ الازہر اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں اساتذہ اور طلباء کے تبادلے و اشتراک کا معاہدہ طے پایا تھا۔

## ۷۔ اسانید و اِجازاتِ علمیہ

عرب و عجم کے جن کثیر نامور علماء کرام اور شیوخ نے باقاعدہ آپ سے اجازاتِ علمیہ اور روایتِ حدیث کی اجازات لی ہیں، ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

### (۱) مصر سے تعلق رکھنے والے علماء

(۱) شیخ حامون احمد بن عبدالرحیم (جامعہ الازھر، مصر)
(۲) شیخ عبدالمقتدر بن محمد علوان (جامعہ الازھر، مصر)
(۳) شیخ یوسف بن یونس احمد عبدالرحیم (جامعہ الازھر، مصر)
(۴) شیخ حمید محمود بن احمد محمود (جامعہ الازھر، مصر)
(۵) شیخ احمد عبداللہ محمد الجیاد (جامعہ الازھر، مصر)
(۶) شیخ عبدالواحد یوسف بن محمد ماطیٰ (جامعہ الازھر، مصر)
(۷) ایمن عید عبد الحلیم الحجار الازہری (منسق الشؤون العلمیۃ بالجامع الازہر الانور)

### (۲) شام سے تعلق رکھنے والے علماء

(۸) الفقیہ الشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی (سینئر امام، جامع اُمویہ دمشق)
(۹) الشیخ دکتور ابوالخیر شکری (خطیب جامع امویہ دمشق، سربراہ جامعہ المحدث الاکبر، شام)
(۱۰) الشیخ السید ابوالھدیٰ الحسینی (حلب، شام)

### (۳) کویت سے تعلق رکھنے والے علماء

(۱۱) الشیخ السید یوسف ہاشم الرفاعی (ممتاز صوفی اسکالر، مصنف اور سابقہ وزیر کویت)

### (۴) عراق سے تعلق رکھنے والے علماء

(۱۲) مفتی اعظم شیخ عبدالرزاق (مفتی اعظم، بغداد عراق)
(۱۳) شیخ عبدالوھاب المشھدی (فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والے معروف مصنف، بغداد عراق)

### (۵) یمن سے تعلق رکھنے والے علماء

(۱۴) شیخ حبیب عمر بن سلیم بن حفیظ (بانی و پرنسپل دارالافتاء، یمن)
(۱۵) شیخ حبیب علی زین العابدین الجفری (فقہ شافعی کے ممتاز اسکالر، یمن)

### (۶) لبنان سے تعلق رکھنے والے علماء

(۱۶) السید وسیم الحبل (اسلامی فقہ کے عالم، لبنان)

### (۷) یورپ و امریکا سے تعلق رکھنے والے علماء

(۱۷) شیخ عبدالحکیم مراد (لیکچرار اسلامک سٹڈیز، کیمبرج یونیورسٹی، برطانیہ)
(۱۸) شیخ بابکر احمد بابکر (امام، یوسف اسلام اسلامیہ سکول، برطانیہ)
(۱۹) شیخ عبدالعزیز فریڈریکس (ممتاز اسکالر، گلاسگو برطانیہ)
(۲۰) شیخ فیصل حمید عبدالرزاق (اسکالر، ٹورانٹو کینیڈا)

ان کے علاوہ پاکستان و خطۂ برصغیر کے ہزارہا علماء کرام و تلامذہ آپ سے علمی و فکری طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔

## ۸۔ شیخ الاسلام کی نئی عربی کتب

یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی خدمات کا دائرہ پوری دنیا پر محیط ہے۔ عرب دنیا کے لیے آپ کی کثیر کتب عربی زبان میں موجود ہیں، جن کی تفصیلات کا یہ مختصر مضمون متحمل نہیں ہوسکتا۔ حال ہی میں آپ کی شہرۂ آفاق کتاب ’’دہشت گردی اور فتنہ خوارج‘‘ کا عربی ترجمہ کویت کے معروف پبلشر دار الضیاء نے شائع کیا ہے۔ اس پر جامعۃ الازہر کے تحقیقی ادارے مجمع البحوث الاسلامیۃ کی مفصل تقریظ بھی موجود ہے۔

فی الوقت حضرت شیخ الاسلام کی متعدد کتب عربی زبان میں زیر تکمیل ہیں، جن کی مختصر تفصیل اِفادۂ قارئین کے لیے بیان کی جاتی ہے:

(۱) **البيان الصريح في الحديث الصحيح**

(۲) **حكم السماع عن أهل البدع والأهواء**

(۳) **حسن النظر في أقسام الخبر**

(۴) الإكتمال في نشأة علم الحديث وطبقات الرجال

(۵) القول المتقن في الحديث الحسن

(۶) القول اللطيف في الحديث الضعيف

(۷) القواعد المهمة في التصحيح والتحسين والتضعيف عند الأئمة

(۸) فلسفة الحروف المقطّعة (تفسير الٓمّٓ نموذجا)

(۹) تكوين الشخص الإنساني في سورة السبع المثاني

(۱۰) فلسفة الحياة في الإسلام

(۱۱) أيها الولد الصالح

(۱۲) التكشف في أصول الولاية والتصوف

(۱۳) الرقائق والحقائق

(۱۴) آداب الصحبة والأخوة

اِس مختصر جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ اَہلِ عرب کے لیے حضرت شیخ الاسلام کی نئی تحقیقات بڑی کثرت سے جلد منظر عام پر آئیں گی (اِن شاء اللہ)۔ مزید یہ کہ علاوہ تفسیرِ قرآن پر بھی آپ کا عربی زبان میں کام جاری ہے۔ آپ نے تفسیر پر ایک مبسوط مقدمہ بھی عربی زبان میں لکھا ہے جو کہ دو جلدوں میں طبع ہوگا۔ اِس کے علاوہ اپنے قلم سے عربی زبان میں جدید اُسلوب پر احادیث کی شرح کا کام بھی کر رہے ہیں۔

الغرض شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری وہ ہستی ہیں جنہوں نے ایک قوم، ایک وطن یا ایک نسل کے لیے کام نہیں کیا؛ بلکہ انہوں نے دنیا کی ہر قوم، ہر وطن اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بے پناہ کام کیا ہے۔ انہوں نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز مدینۃ النبی ﷺ سے کیا تھا اور آج وہ اسی فیض کو مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور حجاز مقدس سے لے کر عرب نسلوں بلکہ پوری دنیا کے لیے عام کر رہے ہیں۔ عالم عرب میں عقیدۂ صحیحہ پر جو گرد و غبار چھا گئی ہے اور جو مغالطے و اشکالات جنم لے رہے ہیں، آپ ان تمام شکوک و شبہات کا ازالہ کر رہے ہیں۔ آپ کے علم اور مساعی ہائے جمیلہ سے عقائد اِسلامیہ پر پڑی گرد دور ہورہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری عرب دنیا میں آپ کو نہایت احترام و توقیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ شیخ الطنطاوی سے لے کر بعد میں آنے والے شیوخ الازہر آپ کا جتنا احترام کرتے ہیں، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ جس جگہ بھی گئے، مرکز نگاہ بن گئے۔ افغانستان میں قیامِ اَمن کے حوالے سے ترکی میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنسز میں بھی آپ عرب علماء و مشائخ کی توجہ کا مرکز رہے۔ شام ہو یا یمن، اردن ہو یا عراق، مصر ہو یا متحدہ عرب امارات، سعودی عرب ہو یا کویت؛ ہر جگہ آپ کو ملنے والی پذیرائی صرف اور صرف فرمانِ مصطفیٰ ﷺ - يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ - کا فیض ہے۔ اجنبی علماء آپ سے ملاقات کے دوران بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کے دروس اور خطابات گوگل پر سنے تھے، یو ٹیوب پر دیکھے تھے، سوشل میڈیا پر دیکھے تھے۔ گویا آپ کی فکر اور علمی تحقیقات سوشل میڈیا کے ذریعے بھی پوری دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ دنیا کی مختلف یونی ورسٹیز میں آپ کی شخصیت اور کام پر MPhil اور PhD کے مقالہ جات لکھے جارہے ہیں۔ جامعۃ الازہر اور یورپ کی جامعات میں بھی آپ پر تحقیقی کام ہورہا ہے۔ آپ کی کتب عرب علماء اپنے مدارس میں پڑھاتے ہیں۔ شام کے مفتی اعظم شیخ اسعد سعید الصاغرجی آپ کی کتاب المنہاج السوی کا باقاعدہ درس دیا کرتے تھے۔ اسی طرح جامعۃ الازہر کے شیوخ الحدیث جب اپنے تلامذہ کو اپنی اجازات اور اسناد دیتے ہیں تو آغاز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے کرتے ہیں۔ وہ اپنی عالی سند شیخ الاسلام کے واسطے سے دیتے ہیں۔

یہ نکات صرف دیگ کے چند دانوں کے طور پر یہاں بیان کیے گئے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ صرف عرب دنیا کے لیے شیخ الاسلام کے کاموں کی وسعت اور دائرۂ کار کو بیان کرنے کے لیے یہ معدودے صفحات متحمل نہیں ہوسکتے۔ باری تعالیٰ ہمیں وقت کے اِس مجدد کی صحیح معرفت نصیب فرمائے اور آپ کے مصطفوی مشن کا سپاہی بنائے اور اس پر استقامت عطا فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)

☆☆☆☆☆

سالمیتِ پاکستان اور حصولِ انصاف کے لیے

# قائدِ انقلاب کی جہدِ مسلسل

مٹا سکے نہ کوئی سیلِ انقلاب جنہیں......وہ نقش چھوڑے ہیں ہم نے وفا کے رستے میں

سفرِ انقلاب رواں دواں ہے، سیرت النبیؐ سے روشنی لیتے رہیں گے

تحریر: مسز فریدہ سجاد (انچارج ویمن ریسرچ سکالرز FMRI)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اپنی نوکِ قلم اور اعجازِ سخن کے ذریعے ہمہ جہت پہلوؤں پر غلبہ دینِ حق اور احیائے اسلام کی تگ و دو میں مصروفِ عمل ہیں۔ برصغیر میں آپ کے نظریاتی لیڈر اقبال اور قائد اعظم ہیں۔ اقبال کے خواب کی تکمیل اور قائدِ اعظم کی امنگوں کی ترجمانی کے لیے قدرت نے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ سنِ شعور سے ہی آپ نے مایوسی و ناامیدی کے سمندر میں غرق افرادِ ملتِ اسلامیہ کے جذبوں میں تلاطم، فکر میں جلا، خودی کا عرفان اور عزم میں پختگی عطا کی۔ آپ کے افکار و نظریات، طرزِ عمل اور جُہدِ مسلسل ملت کے لیے اکسیر حیات ثابت ہوئے ہیں۔ سالمیت اور تکمیلِ پاکستان کی جدوجہد میں قائدِ انقلاب اور ان کے کارکنان کی لازوال قربانیوں کی داستان اگرچہ بہت طویل ہے۔ تاہم سانحہ ماڈل ٹاؤن میری سرگزشت کا یقیناً ایسا دردناک و ہناک واقعہ ہے، جسے

> **راستے میں آنے والی رکاوٹیں، مشکلات اور نشیب و فراز سفر کو ختم کر دینے کے لئے نہیں بلکہ مزید جرات و استقامت سے آگے بڑھنے کی طرف راغب کرنے کے لیے آتے ہیں۔ فتح انہی کا مقدر بنتی ہے جو گرم و سرد حالات کی وجہ سے سفر چھوڑتے ہیں نہ سمجھوتہ کرتے ہیں، بلکہ قربانیاں دیتے رہتے ہیں**

رقم کرتے ہوئے بسا اوقات قوتِ ضبط بھی جواب دے جاتی ہے اور کبھی پورے جسم کا خون منجمد ہونے لگتا ہے۔

انسانی زندگی انفرادی و اجتماعی کرب سے عبارت ہے۔ انفرادی کرب تو ایک جسم اور ایک روح کا کرب ہے جو کسی کو اپنا سمجھ کر بیان کر دیا جائے تو بہت حد تک کم ہو جاتا ہے۔ مگر اجتماعی کرب انتہائی تکلیف دہ ہے کہ جب سب مشترکہ درد و الم میں گرفتار ہوں تو کون کسے آواز دے اور کون کس کا ناخدا بنے؟ بالکل ایسی ہی کیفیات اس وقت پیدا ہوئیں۔ جب قائدِ انقلاب نے ماہ جون 2014ء کو ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کے نعرے کو عملی شکل دینے کے لیے کرپٹ نظام کے خلاف آواز حق بلند کرتے ہوئے پاکستان آنے کا فیصلہ کیا۔ ملت فروش حکمرانوں نے انہیں روکنے کے لیے ایک ایسا گھناؤنا منصوبہ بنایا جس کے تحت 17 جون 2014ء کو منہاج القرآن اور قائدِ انقلاب کے گھر کے سامنے سکیورٹی بیریئرز ہٹانے کی آڑ میں پاکستان عوامی تحریک کے معصوم، نہتے اور بے گناہ کارکنان کے خون سے قیامت خیز ہولی کھیلی گئی۔ نعرہ تکبیر و رسالت اور یا علی و یا حسین پکارنے والی سیدہ زینب کی باندیوں کے جبڑوں اور سینوں کو گولیوں سے چھلنی کیا گیا، ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نظریاتی بیٹوں پر بے رحمانہ لاٹھی چارج کیا گیا اور انہیں گولیاں مار کر خاک و خون میں نہلایا گیا۔ ضعیف العمر افراد پر سفاکیت کی انتہا کرتے ہوئے انہی کے لہو سے ان کے جسموں کو سرخ

کر دیا گیا۔ شہدا اور خون میں لتھڑے زخمیوں کو ہسپتال لے جانے سے روکا گیا۔

ایک طرف سرکاری دہشت گردی کی انتہا تھی تو دوسری جانب عزم و استقلال کے کوہِ گراں ظلم کے طوفان کے سامنے ڈٹے کھڑے تھے۔ قتل و غارت گری پرمبنی دلخراش مناظر پوری دنیا نے میڈیا چینلز پر براہ راست دیکھے جس میں قاتل بھی صاف دکھائی دیئے اور مقتول بھی۔ پنجاب حکومت کے اس ظلم و بربریت کے نتیجے میں 2 خواتین سمیت 14 افراد نے جامِ شہادت نوش کیا اور 100 سے زائد افراد سیدھی گولیاں لگنے کی وجہ سے شدید زخمی ہوئے۔ انقلابی کارکنان نے اپنی جانوں کا نذرانہ تو دے دیا مگر اپنے قائد کے اہل خانہ اور مرکزی سیکرٹریٹ پر آنچ تک نہ آنے دی اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند زبانِ حال سے یوں عرض کناں رہے:

مٹا سکے نہ کوئی سیلِ انقلاب جنہیں
وہ نقش چھوڑے ہیں ہم نے وفا کے رستے میں

سانحہ ماڈل ٹاؤن کی ایف آئی آر درج نہ ہونے کی بنا پر پاکستان عوامی تحریک کے نڈر، مخلص اور بہادر کارکنان نے انصاف اور حصولِ قصاص کے لیے ظالم و جابر حکمرانوں کے ظلم وستم سہتے ہوئے اپنے عظیم قائد کی جرات مندانہ قیادت میں 14 اگست 2014ء کو اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کیا۔ حکومتِ وقت کی جانب سے اس کاروانِ انقلاب کو روکنے کے لیے لاکھوں جتن کیے گئے اور ہر سُو خوف و ہراس مسلط کر دیا گیا۔ لانگ مارچ سے قبل ہی ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا اور عامۃ الناس کو شمولیت سے روکنے کے لیے ریاستی دہشت گردی اور ظلم و جبر کی ایک تاریخ رقم کر دی گئی۔ لانگ مارچ میں شرکت کے لئے آنے والوں اور بعد ازاں اسلام آباد ڈی چوک میں دھرنا دینے والوں میں سے بھی 13 کارکنوں نے جامِ شہادت نوش کیا، سیکڑوں زخمی ہوئے اور ہزاروں قید و بند کی صعوبتوں میں جھونک دیئے گئے جن کی اکثریت آج بھی سیاسی مقدمات میں کورٹ کچہری کے دھکے کھا رہی ہے ایسے حالات میں جہاں ایک لمحہ گزارنا کٹھن تھا وہاں ان انقلابیوں نے مسلسل جانی، مالی اور جسمانی مصائب و آلام کو صبر و استقامت کے

**17 جون 2014ء کو منہاج القرآن اور قائدِ انقلاب کے گھر کے سامنے سکیورٹی بیریئرز ہٹانے کی آڑ میں پاکستان عوامی تحریک کے معصوم، نہتے اور بے گناہ کارکنان کے خون سے قیامت خیز ہولی کھیلی گئی**

ساتھ برداشت کرتے ہوئے دھرنے کے 70 دن گزارے اور آج بھی صبر و استقامت کا پہاڑ بنے مشکلات و مصائب کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

بعد ازاں حکومتی اداروں کی طرف سے انصاف نہ ملنے پر کارکنان شدید تذبذب کا شکار ہو گئے ان کی اضطرابی کیفیات کو ختم کرنے کے لیے قائدِ انقلاب نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں کارکنوں کی دلجوئی، حوصلہ افزائی اور ان کے جذبوں میں از سرِ نو تحرک پیدا کرنے کے لیے بہت سے عملی اقدامات اور تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا۔ اپنے انقلابی بیٹوں کو سینے سے لگا کر ان کی پیشانیوں کے بوسے لیے اور سیدہ فاطمۃ الزہراء کی باندیوں کے سروں پر دستِ شفقت رکھا۔ شہدا کے ورثاء کی حقِ وفاداری کو خراجِ تحسین پیش کیا، جنہوں نے وقت کے فرعونوں اور قارون کا خزانہ رکھنے والے حکمرانوں کی کروڑوں روپے کی پیشکش کو جوتے کی نوک پر رکھ کر ٹھکرا دیا اور ان کے جذبات کا عالم یہ تھا:

دنیا نے اپنے آپ کو بدلا گھڑی گھڑی
اک اہلِ عشق ہیں کہ جہاں تھے وہیں رہے

قائدِ انقلاب نے پیش آمدہ حالات سے احسن طریقے سے نبرد آزما ہونے کے لیے کارکنان کی تطہیرِ فکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’حصولِ انقلاب کی تگ و دو میں مصائب و آلام کا سامنا کرنا اور استقامت سے ڈٹے رہنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی 13 سال مکہ مکرمہ میں رہ کر جدوجہد کی اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ کوئی ایمان والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ معاذ اللہ آپ ﷺ مکہ میں ناکام

ہوگئے، اس لیے مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ بلکہ مکہ میں رہ کر دعوت دینا بھی ایک حکمت عملی تھی اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنا بھی ایک حکمت عملی ہے۔ انقلاب میں کبھی حضر آتا ہے کبھی سفر، کبھی قیام آتا ہے تو کبھی ہجرت، کبھی ایک جگہ پڑاؤ ہوتا ہے تو کبھی دوسری جگہ۔ انقلاب کو ہمیشہ محاذ در محاذ تسلسل کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سو ہم نے محاذ بدلا ہے مگر سفرِ انقلاب نہ رکا تھا، نہ رکا ہے اور نہ کبھی رکے گا۔

یہ ہماری اس انقلابی جدوجہد کا ایک باب تھا، ابھی کتاب مکمل نہیں ہوئی۔ ہم پیغمبرانہ جدوجہد بالخصوص حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ سے روشنی لیتے ہوئے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔ یاد رکھیں کہ نظر ہمیشہ منزل پر رہے، راستے میں آنے والے رکاوٹیں، مشکلات اور نشیب و فراز سفر کو ختم کر دینے کے لئے نہیں بلکہ مزید جرات و استقامت سے آگے بڑھنے کی طرف راغب کرنے کے لیے آتے ہیں۔ فتح انہی کا مقدر بنتی ہے جو گرم و سرد حالات کی وجہ سے سفر چھوڑتے ہیں نہ سمجھوتہ کرتے ہیں، بلکہ قربانیاں دیتے رہتے ہیں۔ میرے بیٹوں اور بیٹیوں کی قربانیوں کا نہ کوئی نعم البدل ہے اور نہ ہی ان کی عظیم قربانیوں کا صلہ دیا جاسکتا ہے۔ ان شاء اللہ! اس شبِ ظلمت کی سحر آپ ہی کے دم قدم سے ہوگی‘‘۔

؎ شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے

آپ نے عملی اقدامات کرتے ہوئے انقلابی جدوجہد کے دوران جسمانی و مالی طور پر متاثرین، اسیران، بے بنیاد اور جھوٹے مقدمات میں ملوث اور بے روزگار تحریکی کارکنان کے لیے داد رسی سیل قائم کرنے کا حکم صادر فرمایا جو حتی المقدور متاثرہ کارکنان اور اُن کی فیملیز کی مالی اعانت کر رہا ہے اس پر تحریک منہاج القرآن اب تک تقریباً کروڑوں روپے خرچ کر چکی ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری و ساری ہے۔

حصولِ قصاص کی جدوجہد میں حکومتی حواریوں نے آپ کی شخصیت پر بہت سے بے بنیاد الزامات لگائے۔ مثلاً شہدا کی دیت کے بدلے آپ پر اربوں روپے کی ڈیل، منی لانڈرنگ کا الزام آپ کو کینیڈین ہونے کا طعنہ دیا گیا اور جب آئین کے ابتدائی 40 آرٹیکلز پر عملدرآمد کی بات کی تو آپ کے خلاف بے بنیاد اور من گھڑت 40 مقدمات بنا دیئے گئے۔ آپ نے بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے والوں کو کھلم کھلا چیلنج کیا کہ ان الزامات کا اگر کسی کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ لے آئے مگر وقت کے فرعون آج تک کوئی ایک الزام بھی ثابت کرنے کی جرات نہ کر سکے۔

؎ رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک
مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے یدِ بیضا

آپ کی ساڑھے تین سال کی جُہدِ مسلسل اور استقامت کے بعد جب جسٹس باقر نجفی رپورٹ منظرِ عام پر آئی تو اس پر بھی حکومتِ پنجاب نے دھوکہ دہی پر مبنی پروپیگنڈا مہم شروع کر دی کہ اس رپورٹ میں کہیں بھی سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ داروں کا تعین نہیں کیا گیا۔ آپ کی پی ایچ ڈی چونکہ کریمنالوجی (crimnology) پر ہے۔ آپ نے قانون اور جرم کے فلسفے کو سمجھتے ہوئے جسٹس باقر نجفی کمیشن کی مرتب کردہ رپورٹ سے ایسے پوائنٹس کی نشاندہی کی جو نواز شریف، شہباز شریف، رانا ثناء اللہ اور دیگر ملزمان کا جرم ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں اور واضح کیا کہ جسٹس باقر نجفی نے کمیشن کی کارروائی کا آغاز کرتے وقت پنجاب حکومت کو انکوائری ایکٹ کے سیکشن 11 کے تحت خط لکھا تھا کہ مجھے ذمہ داروں کے تعین کے اختیارات دیئے جائیں جو شہباز شریف کے حکم پر نہیں دیئے گئے جب کہ جسٹس باقر نجفی نے اپنی رپورٹ کے آخر میں ایک اہم جملہ بھی لکھا کہ رپورٹ پڑھنے والا خود ذمہ داری فکس کر لے گا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ذمہ دار کون ہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں آپ نے ثابت کیا کہ یہ رپورٹ مخصوص ہے اور اس میں ذمہ داروں کا واضح تعین کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں ذمہ داروں کو سزائیں دلوانے کیلئے مطلوبہ مواد موجود ہے۔

چونکہ یہ کمیشن ریاست پاکستان کے قانون کے مطابق بنایا گیا تھا سو حکومت کے اس پروپیگنڈا کو بھی آپ نے لغو قرار دیا کہ جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ ماضی میں عدالتی کمیشنز کی مرتب کی گئی انکوائریز کی روشنی میں عدالتوں سے فیصلے بھی آئے اور وہ رپورٹس ان فیصلوں کا حصہ بھی بنیں یہ ہائیکورٹ کے جج

کی تحقیقات ہیں، اس کی تحقیقی اہمیت عام تحقیقات سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے ڈرافٹ کا اسلوب وہی ہے جو عدالتی فیصلوں کا ہوتا ہے۔

آپ نے پوری رپورٹ کو حرف بہ حرف پڑھنے کے بعد تمام میڈیا چینلز، صحافیوں اور خاص و عام کو بتایا کہ جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ صفحہ 1 سے 46 تک سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ملزمان کے بیان حلفی پر مشتمل ہے۔دوسرا حصہ صفحہ 46 سے 60 تک ہے یہاں ایجنسیز کی رپورٹس اور میڈیا پرسنز کے بیانات ہیں۔ تیسرا حصہ جو نتیجہ پر مشتمل ہے صفحہ 61 سے 64 تک حقائق بیان کیے گئے ہیں کہ زمین پر ہوا کیا تھا؟ جس طرح عدالت اپنے فیصلے کے آخری حصے میں آرڈر آف دی کورٹ لکھتی ہے اسی طرح کمیشن conclusion کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کا منظرِ عام پر آنا اللہ تعالیٰ کے عظیم احتساب کا آغاز ہے اور تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کا اپنے مسلکی اور سیاسی اختلافات کو پسِ پشت ڈال کر قاتلوں، لٹیروں اور بربریت کرنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کے ساتھ کھڑے ہونا ملکی تاریخ کا ایک قابلِ فخر باب بھی ہے۔ اس سلسلے میں 30 دسمبر 2017 کو آپ کی زیرِ صدارت آل پاٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پاکستان پیپلز پارٹی، تحریک انصاف، عوامی مسلم لیگ، پاکستان مسلم لیگ ق، جماعت اسلامی، مجلس وحدت المسلمین، پاک سرزمین پارٹی، مسلم کانفرنس، سنی اتحاد کونسل، بلوچستان نیشنل پارٹی اور دیگر جماعتوں نے متفقہ طور پر 10 نکات پر مشتمل ایک قرارداد پاس کی جس میں ختم نبوت کے حلف نامہ میں تبدیلی اور قوانین کو ختم کرنے کی پُر زور مذمت کرتے ہوئے ذمہ داروں کو کڑی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا کیونکہ یہ کروڑوں مسلمانوں کی نہ صرف ایمانی اساس پر بلکہ آئین پاکستان پر بھی حملہ ہے اور تمام صوبائی اسمبلیوں اور سینیٹ سے مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے قتل عام کی منصوبہ بندی میں ملوث شہباز شریف، رانا ثناء اللہ اور ان کے دیگر حکومتی حواری، جملہ شریک ملزمان اور بیوروکریٹس کے استعفوں کے مطالبہ پر مبنی قراردادیں منظور کروائی جائیں۔ اے پی سی نے حکومت کو ان مطالبات پر عمل درآمد کے لئے 7 جنوری 2018ء کی ڈیڈ لائن دی، بصورتِ دیگر آئندہ کا لائحہ عمل دینے کا اعلان کیا۔ اسی تناظر میں 8 جنوری کو اے پی سی سٹیرنگ کمیٹی کی میٹنگ منعقد کی گئی جس میں حکومت کے خلاف 17 جنوری سے احتجاجی تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا گیااور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اب استعفے مانگیں گے نہیں بلکہ استعفے لیے جائیں گے۔17 جنوری سے شروع ہونے والے اس احتجاج کا مرکزی نکتہ سانحہ ماڈل کے شہداء کا مقدس خون ہی ہے جس نے مختلف نظریات رکھنے والے اپوزیشن لیڈروں کو انصاف کے حصول کے لیے ایک ساتھ بیٹھنے پر مجبور کردیا۔ شہدا کی روحیں فیصلہ کُن کردار کی منتظر ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ قوم مہر بہ لب تماشا دیکھنے کی بجائے متحد ہوکر اپنی قوت و طاقت کا مظاہرہ کرے۔ معاشرے کے ہر فرد پر لازم ہے کہ حرمتِ انسانیت اور خونِ ناحق کا قرآن و سنت اور آئین کے مطابق انتقام لینے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں تاکہ وطنِ عزیز سے ناانصافی اور بدعنوانی کا خاتمہ ہو سکے۔ ان شاء اللہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کا خونِ شہادت رنگ لائے گا اوران کے قاتل تختہ دار پر لٹکائے جائیں گے اور وہ وقت دورنہیں جب

ے دربارِ وطن میں اک دن سب جانے والے جائیں گے
کچھ اپنی سزا کو پہنچیں گے، کچھ اپنی جزا لے جائیں گے
اے خاک نشینو! اُٹھ بیٹھو وہ وقت قریب آ پہنچا ہے
جب تخت گرائے جائیں گے، جب تاج اُچھالے جائیں گے
اب ٹوٹ گریں گی زنجیریں، اب زندانوں کی خیر نہیں
جو دریا جھوم کے اُٹھے ہیں تنکوں سے نہ ٹالے جائیں گے
کٹتے بھی چلو، بڑھتے بھی چلو، بازو بھی بہت ہیں سر بھی بہت
چلتے بھی چلو کہ اب ڈیرے منزل پہ ہی ڈالے جائیں گے
اے ظلم کے ماتو لب کھولو، چپ رہنے والو چپ کب تک
کچھ حشر تو اِن سے اُٹھے گا، کچھ دور تو نالے جائیں گے

☆☆☆☆☆

# اے اہلِ زمانہ قدر کرو نایاب ہیں ہم

## شیخ الاسلام نے رسمِ شبیری ادا کرتے ہوئے وقت کے فرعونوں کو للکارا ہے

مسز مصباح عثمان (ریسرچ سکالر FMRI)

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے تحت دینِ اسلام کو قیامت تک باقی رکھنے کی خاطر یہ نظام قائم فرمایا کہ ہر صدی کے آخر میں ایسے اشخاص کو پیدا فرماتا ہے جو دینِ اسلام کی تجدید کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ تمام دنیائے اسلام کے لئے صرف ایک ہی مجدد ہو۔ ایک وقت میں دنیا کے مختلف گوشوں میں بہت سے آدمی تجدید دین کے لئے سعی کرنے والے ہوسکتے ہیں۔ تجدید دین کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے کو تاریخ میں مجدد کے لقب سے نوازا جاتا ہے۔

ہر مجدد، مصلح اور مجتہد قدیم افکار، اصلاحات اور اکابرین کی خدمات کو سامنے رکھتے ہوئے ماضی، حال اور مستقبل کے حالات کا گہری نظر سے جائزہ لیتے ہوئے اصلاحِ احوال اور تجدید و احیاء دین کے لیے ایک ایسی فکر وضع کرتا ہے جس کے ذریعے جاء الحق و زھق الباطل کی عملی تصویر زمانے میں قائم ہوتی ہے۔ مجدد اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ ہوتا ہے۔ اس میں کسی شخص کی اپنی ذاتی کوشش کارفرما نہیں ہوتی۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ عزوجل يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا.

(ابوداود، السنن، کتاب الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المائة، ۴/ ۱۰۹، رقم: ۴۲۹۱)

اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا فرمانِ نبی کے مطابق تاریخ اسلامی کا کوئی بھی دور اللہ رب العزت کے منتخب شدہ بندگان سے خالی نہیں رہا بلکہ ہر دور میں مجدد دین کا سلسلہ جاری رہا اور تجدید و احیاء اسلامی کی تحریکات تعلیماتِ قرآن و حدیث کی ترویج و اشاعت کا فریضہ سرانجام دیتی رہیں۔ مجددینِ اسلام کی طویل فہرست میں سے چند ایک مشہور شخصیات کے نام یہ ہیں مثلاً پہلی صدی ہجری میں حضرت عمر بن عبد العزیز ﷺ، دوسری صدی ہجری میں امام محمد بن ادریس الشافعی، تیسری صدی ہجری میں امام ابو الحسن اشعری، چوتھی صدی ہجری میں امام ابو حامد الاسفرائنی ﷺ، پانچویں صدی ہجری میں حجۃ الاسلام امام محمد غزالی ﷺ، چھٹی صدی ہجری میں امام فخر الدین رازی ﷺ، ساتویں صدی ہجری میں امام تقی الدین بن دقیق ﷺ، آٹھویں صدی ہجری میں حافظ زین الدین عراقی ﷺ، نویں صدی

**بلاشبہ اس تحریک کا قیام اور مختصر دورانیے میں دنیا کے بیشتر ممالک میں اس کا تنظیمی نیٹ ورک ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی عظیم مجددانہ کاوش کا منہ بولتا ثبوت ہے۔**

ہجری میں امام جلال الدین سیوطیؒ، دسویں صدی ہجری میں محدث کبیر علامہ ملا علی قاری حنفیؒ، گیارہویں صدی ہجری میں مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، بارہویں صدی ہجری میں امام محمد عبد الباقی زرقانیؒ، تیرہویں صدی ہجری میں شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ، چودہویں صدی ہجری علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ ہمیں بطور مجدد نظر آتے ہیں۔ جن کے مجدد ہونے پر اکثر ائمہ و محدثین کا اتفاق ہے۔

(شرح سنن ابی داؤد، جلد۳، ص۳۰۹)

ذیل میں چند مجددین کے دور کے حالات اور ان کی طرف سے کی گئی اصلاحی کاوشیں قارئین کے پیشِ نظر ہیں۔

## حضرت عمر بن عبدالعزیز

حضرت عمر بن عبدالعزیز بیک وقت ایک محدث، انتہائی متقی عالم اور خداترس حکمران تھے۔ آپ کو عظیم تجدیدی و اصلاحی کاوشوں کے باعث مجددِ اول کا لقب دیا جاتا ہے۔ آپ نے جس دور میں اصلاحات کیں اور شریعت کی روح کو تازہ کیا۔ یہ وہ دور تھا جب لوگ ذہنی، اخلاقی اور معاشرتی پستی کا شکار تھے۔ فاسد عقیدوں کی ترویج عام تھی، بدترین شاہی نظام کی بدولت معاشرے میں اخلاقی برائیاں جڑ پکڑ چکی تھیں، ظالم گورنر اور عاملین حکومت رعایا کی جان، مال اور آبرو پر غیر محدود اختیارات کے مالک بنے ہوئے تھے۔ اسلامی اقدار پامال ہو رہی تھیں۔ ان حالات میں آپ نے اسلامی شریعت کی روح کو تازہ کرتے ہوئے اسے معاشرے میں عملی طور پر نافذ کیا، مسلمانوں میں دینی اقدار کو پھر سے زندہ کیا۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کو خلافت راشدہ کے مبارک دور کی طرح بحال کیا۔ معاشرے میں رائج فاسد عقیدوں کی ترویج و اشاعت کو روکا، عوام کی تعلیم کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا۔ قرآن و حدیث اور فقہ کے علوم کی طرف اعلیٰ دماغ طبقات کو دوبارہ راغب کیا اور ایک ایسی علمی تحریک پیدا کی جس کے اثر سے اسلام کو امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمھم اللہ جیسے مجتہدین میسر آئے

## امام غزالی

امام غزالی پانچویں صدی کے وسط میں پیدا

> **علم بالحدیث پر آپ کا یہ کام اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے کسی صورت بھی امتِ مسلمہ کے قرونِ اولیٰ کے عظیم محدثین سے کم درجے کا نہیں ہے جو اپنے وقت میں حدیث پر کی گئی خدمت کے ذریعے مجدد کے مرتبے پر فائز ہوئے اور آج بھی تاریخ میں انہیں عظیم مجدد رقم کیا جاتا ہے**

ہوئے۔ آپ پانچویں صدی کے مجدد ہیں۔ آپ کے دور میں یونانی فلسفہ کا غلبہ تھا، نظام تعلیم بالکل فرسودہ ہو چکا تھا۔ آپ نے یونانی فلسفہ کا گہرا مطالعہ کیا۔ مسلمانوں کی زندگیوں پر اس کے جو اثرات مرتب ہوئے تھے انہیں قرآن و حدیث کی تعلیمات کی مدد سے ختم کیا۔ آپ کی اس کاوش کا اثر مسلم ممالک تک ہی محدود نہ رہا بلکہ یورپ تک پہنچا اور وہاں بھی اس نے فلسفہ یونان کے تسلط کو مٹایا۔ آپ نے اپنے دور کے تمام مذہبی فرقوں اور ان کے اختلافات کا مطالعہ کیا اور پوری تحقیق کے ساتھ بتایا کہ اسلام اور کفر کی امتیازی سرحدیں کیا ہیں؟

آپ نے دین کے فہم کو تازہ کیا اور لوگوں کو قرآن و سنت کے چشمہ فیض کی طرف پھر سے توجہ دلائی۔ احیاء العلوم، اسرار الانوار، جواہر القرآن، معراج السالکین جیسی درجنوں کتب کے آپ مصنف ہیں۔ آپ نے اپنے دور کے نظام حکومت پر بھی پوری آزادی کے ساتھ تنقید کی اور براہ راست حکام وقت کو اصلاح کی طرف متوجہ کرتے ہوئے عوام الناس میں بھی یہ شعور بیدار کیا کہ ظلم و جبر کے آگے سر تسلیم خم نہ کریں بلکہ اپنے حقوق کی بحالی کی جنگ لڑیں۔

## شیخ احمد سرہندی

شیخ احمد سرہندی (گیارھویں صدی ہجری) نے ایک ایسے وقت میں دینِ اسلام کی سربلندی اور حفاظت کے لیے آواز بلند فرمائی جب ہندوستان میں اسلام ایک مہیب خطرے سے دوچار تھا۔ مغلیہ دور کے مشہور فرمانروا اکبر نے نیا دین ایجاد کر کے

اس کی باقاعدہ تبلیغ شروع کر دی تھی اور اس کی بھرپور ترویج و اشاعت میں لگ گیا تھا جس کی وجہ سے شریعتِ اسلامی کی اہانت ہونے لگی اور ہندو دلیر ہو گئے۔ مسلمانوں پر مایوسی و ناامیدی کی کیفیت طاری تھی، علماء اور عوام اسلام کی اصل روح سمجھنے کی قاصر تھے۔اسلامی اقدار پامال ہو رہی تھیں۔ایسے حالات میں شیخ احمد سرہندی نے اصلاحِ احوال کا بیڑا اٹھایا اور ملک کی مذہبی و معاشرتی حالت کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے اور اکبر کے من گھڑت دین کے خلاف اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلانے اور ان کے نفاذ میں پوری قوت صرف کرنے لگے۔تاریخ میں آپ کو عظیم کارناموں کے باعث مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام! ہر دور کے مجددین اور ان کی تجدیدی کاوشوں کو یہاں احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ پس انہیں اوصاف اور تجدیدی کاوشوں کے پیمانے میں اگر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زندگی کا جائزہ لیں تو درج ذیل پہلو سامنے آتے ہیں۔

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

دینِ اسلام کی سر بلندی اور اسلامی اقدار کی بحالی کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 37 سالہ عرصہ میں کی گئی تجدیدی کاوشوں میں سے صرف چند کارہائے نمایاں ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں وگرنہ یہ ایک ایسا گوشہ ہے جس کے لیے کئی کتب درکار ہیں۔ یہاں ان کی خدمات کا مختصراً ذکر گویا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہوگا۔

## تحریک منہاج القرآن کا قیام

امتِ مسلمہ کی اجتماعی زوال پذیری کی حالت اس بات کی متقاضی تھی کہ کلی سطح پر اس مرض کی تشخیص اس طرح کی جائے کہ ہر زوال پذیر شعبہ بحال ہو کر عروج کی منزل کی طرف گامزن ہو سکے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے وقت کی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے 1980 میں تحریکِ منہاج القرآن کی بنیاد رکھی جو آج 37 سالہ عرصے کے دوران دنیا کے سو سے زائد ممالک میں اپنا تنظیمی نیٹ ورک غیر سرکاری تنظیم (NGO) کے طور پر منظّم انداز میں پھیلا چکی ہے کہ ہر روز اس کا قدم اپنے مطلوبہ ہدف عالمی سطح پر عظیم مصطفوی انقلاب کی جانب تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ بلاشبہ اس تحریک کا قیام اور مختصر دورانیے میں دنیا کے بیشتر ممالک میں اس کا تنظیمی نیٹ ورک ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی عظیم مجددانہ کاوش کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

## ''عرفان القرآن'' ترجمہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے قرآنِ حکیم کا ''عرفان القرآن'' کی صورت تجدیدی اہمیت کا حامل دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید اردو ترجمہ کیا ہے جو کئی جہات سے دیگر تراجم میں منفرد مقام رکھتا ہے۔مثلاً

ہر ذہنی سطح کے لیے یکساں قابلِ فہم اور منفرد اُسلوبِ بیان کا حامل ہے جس میں بامحاورہ زبان کی سلاست اور روانی ہے۔ترجمہ ہونے کے باوجود تفسیری شان کا حامل ہے اور آیات کے مفاہیم کی وضاحت جاننے کے لیے قاری کو تفسیری حوالوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ یہ نہ صرف فہمِ قرآن میں معاون بنتا ہے بلکہ قاری کے ایقان میں اضافہ کا سامان بھی ہے۔یہ تاثیر آمیز بھی ہے اور عمل انگیز بھی۔حبّی کیفیت سے سرشار اَدبِ اُلوہیت اور ادبِ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا شاہکار ہے جس میں حفظِ آداب و مراتب کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ اِعتقادی صحت و ایمانی معارِف کا مرقع ہے۔اس وقت روئے زمین پر دستیاب قرآنی تراجم میں موجود سائنسی آیات کے درست ترجمہ کے لحاظ سے عرفان القرآن واحد ایسا ترجمہ ہے جس میں اس خلاء کو پر کرتے ہوئے جدید سائنسی تحقیقات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔یہ ترجمہ ربط بین الآیات اور روحانی حلاوت و قلبی تذکرہ کا شاندار مظہر ہے۔یہ علمی ثقاہت وفکری معنویت سے لبریز ایسا شاہکار ہے، جس میں عقلی تفکر وعملیت کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔

قارئینِ کرام! عربی و اردو کے بیس سے پچیس تراجم اور قرآنی معانی کو سامنے رکھ کر آپ بطور موازنے کے اس کی جامعیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔اس وقت دنیا کی مختلف

زبانوں میں یہ ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

## تصانیف و تالیفات

اگرچہ پرنٹنگ پریس کو شروع ہوئے دو، تین سو صدیاں بیت چکی ہیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی شخصیت کی زندگی میں اس کی پانچ سو کتابیں شائع ہو کر منظرِ عام پر آ جائیں یہ شیخ الاسلام کا تجدیدی نوعیت کا ایک عظیم کارنامہ ہے کہ اردو، انگریزی، عربی اور ہندی زبانوں میں قرآنیات، احادیث، علم الحدیث، اصولِ حدیث، فقہ، علم الفقہ، اصولِ فقہ، ایمانیات، اعتقادیات، سیرت و فضائلِ نبوی، ختم نبوت، عبادات، روحانیات، سائنسی علوم، اقتصادیات، جہادیات، فکریات، انقلابیات، سیاسیات، قانونیات، شخصیات، اسلام اور جدید سائنس، عصریات، تعلیماتِ اسلام جیسے موضوعات پر 515 کتابیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہیں، ان کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی ان کتب کی اشاعت پر کام جاری ہے۔ قارئینِ کرام! امام غزالی کے اہم کارناموں میں سے ایک تجدیدی کارنامہ سو کے قریب ان کی وہ عظیم کتب ہیں جن کے باعث تاریخ انہیں مجدد کے نام سے شمار کرتی ہے اگر اس پیمانے کو بھی سامنے رکھا جائے تو شیخ الاسلام کی شخصیت اس پیمانے پر بھی سو فی صد پورا اترتی ہے۔

## علم بالحدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر عظیم کام

برصغیر میں کئی صدیوں سے حدیث پر کام اور لٹریچر کا پیدا ہونا تعطل کا شکار تھا اور چھ، سات سو سال پہلے کے کیے گئے کام پر تکیہ تھا۔ آپ نے حدیث کے کام پر طاری اس جمود کو توڑتے ہوئے علم بالحدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر المنہاج السوی، معارج السنن، عرفان السنہ، ھدایۃ الامۃ اور اربعینات جیسی عظیم و نادر کتب پر مشتمل 200 کے قریب عظیم و نادر کتبِ احادیث امت مسلمہ کو دی ہیں۔ اس کام سے نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ عالم عرب و مغرب بھی مستفیض ہو رہا ہے۔ علم بالحدیث پر آپ کا یہ کام اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے کسی صورت بھی امتِ مسلمہ کے قرونِ اولیٰ کے عظیم محدثین سے کم درجے کا نہیں ہے جو اپنے وقت میں حدیث پر کی گئی خدمت کے ذریعے مجدد کے مرتبے پر فائز ہوئے اور آج بھی تاریخ میں انہیں عظیم مجدد رقم کیا جاتا ہے۔

## دہشت گردی کے خلاف تاریخ ساز فتویٰ اور فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کا اسلامی امن نصاب

9/11 کے بعد سے دہشت گردی اور انتہا پسندی کی لہر نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اس ناسور سے نبٹنے کے لیے عالمی سطح پر عالمِ اسلام کی نمائندگی کرنے والی واحد شخصیت شیخ الاسلام کی ہے جنہوں نے اس فتنے کو چیلنج کرتے ہوئے اس کی مذمت میں 600 صفحات پر مشتمل ایک مبسوط تاریخی فتویٰ پیش کیا جو اس وقت دنیا کی کئی زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ عالمی سطح پر اس کی شاندار پذیرائی اس کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ عملی طور پر آپ نے انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے25 سے زائد کتب کی صورت میں فروغ امن اور انسداد دہشت گردی کا اسلامی نصاب بالخصوص امت مسلمہ اور بالعموم عالم انسانیت کو دیا جس کو معاشرے میں عملاً نافذ کر کے اس ناسور کا کلی قلع قمع ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

**اور وہ یہ کہ آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات طیبہ کے ساتھ امت کے تعلق کو مضبوط کرنے اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے حصول کو ممکن بنانے کے لئے گوشہ درود قائم کیا۔ جہاں روضہ رسول ﷺ کے بعد دنیا بھر میں سب سے زیادہ درود پاک پڑا جاتا ہے**

آپ نے دہشت گردی کے خاتمے اور قیامِ امن کے فروغ کے لئے پاکستان سمیت بلادِ عرب وعجم میں ملکی و بین الاقوامی سطح پر امن کانفرنسز میں شرکت کی اور اسلام کے حقیقی پیغامِ امن کو پوری دنیا میں پہنچایا۔آپ کا یہ اقدام اپنی نوعیت کا ایک تجدیدی کارنامہ ہے جس نے اسلام کے خلاف اسلام دشمن عناصر کی مکروہ چالوں کو خاک میں ملا کر دینِ اسلام کے حقیقی چہرے کو دنیا کے سامنے مانندِ خورشید منور و تاباں کیا اور عالمِ مغرب میں بسنے والے مسلمانوں میں اسلام پر اعتماد کو بحال کیا اور نوجوان نسل کو دہشت گردوں اور اسلام دشمنوں کے غلط بیانیے کے خلاف متبادل بیانیہ(counternarrative) دیتے ہوئے گمراہ ہونے سے بچایا۔شیخ الاسلام کی یہ کاوش آج کے اس دور میں نوجوانوں کے ایمان وعقائد کو بچانے کے لحاظ سے بالکل ایسے ہی تجدیدی اہمیت کی حامل ہے جیسے اما م غزالیؒ، امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، شیخ احمد سر ہندیؒ، امام احمد رضاخان بریلویؒ اور علامہ اقبالؒ وغیرہ جیسے مجددینِ وقت نے اپنے اپنے ادوار میں کیں اور نوجوان نسل کو گمراہ و بے بہرہ ہونے سے بچایا۔

## اردو سمیت دنیا کی بیشتر زبانوں میں خطابات کا لامتناہی سلسلہ

مختلف موضوعات پر آپ کے آٹھ ہزار سے زائد اردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں علم العقائد، تصوف و روحانیت، فقہ و اصولِ فقہ، حدیث و اصولِ حدیث، محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول، محبتِ اہلِ بیت اور صحابہ کرام، جدید علمی و سائنسی موضوعات، سیاسیات وغیرہ پر خطابات آپ کی تجدیدی کاوشوں میں سے ایک نمایاں کارنامہ ہے۔ہر خطاب ایک اچھوتے موضوع کے ساتھ علمی نوعیت کا حامل ہے۔آپ کے سامعین میں فقط عوام الناس ہی شامل نہیں ہوتے بلکہ عظیم معاصرینِ وقت، علماء و مشائخ عظام، پیرانِ کرام، پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء، ہر شعبہ علم سے تعلق رکھنے والے طلباء و طالبات، عالمی دنیا کے عظیم تھنک ٹینک، لیڈرز، عالمِ عرب کے عظیم شیوخ ومحدثین( جو اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے اسلام میں ایک سند رکھتے ہیں) وغیرہ جیسی شخصیات آپ کے سامعین میں شمار ہوتی ہیں اور خود کو آپ کے تلامذہ میں شمار کر کے فخر محسوس کرتے ہیں۔ آپ کی علمی مجالس میں شرکت کر کے کئی علمی عقدے حل ہوتے ہیں جن کا اہلِ علم نہ صرف برملا اعتراف کرتے ہیں بلکہ انہیں سراہتے بھی ہیں۔معزز قارئین! یہاں میں آپ کی توجہ اس بات پر مرکوز کروانا چاہوں گی کہ شیخ الاسلام کے علمی حلقوں کا یہ منظر فیضِ غوثیتِ مآب کی علامت ہے کہ جن کے علمِ لدنی سے فیض یاب ہونے کے لیے معاصرینِ وقت اور ائمہ و مجتہدین آپ کے در پر حاضر ہوتے تھے اور اکتسابِ فیض کر کے وقت کے مجدد اور محدث بنے۔اسی فیض کی جھلک آج ہمیں شیخ الاسلام کے علمی حلقوں اور نشستوں میں نظر آتی ہے جو آپ کی مجددِ وقت ہونے پر مہرِ کامل ثبت کرتی ہے۔

## مبادیاتِ اسلام بالخصوص تعلق بالرسالت کی بحالی

اسلام دشمن قوتیں اقبال کے اس شعر کے مصداق

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

امت کا اپنے نبی کے ساتھ تعلق کو کمزور کرنے میں کوشاں تھیں اور جہاں دیگر عقائدِ اسلامی کے تحفظ اور دفاع پر بھرپور زور دیا جا رہا تھا اس کی آڑ میں عقیدہ رسالت اور تعلق بالرسالت کے پہلو کو کمزور کیا جا رہا تھا۔اس حوالے سے دلیل کا رجحان ختم ہو گیا تھا اور حضور نبی اکرمﷺ کی ذاتِ اقدس کے ساتھ محبت وعقیدت کو معاذ اللہ شخصیت پرستی کہہ کر اور امت کو نور و بشر اور حاضر و ناظر کے جھگڑوں میں ڈال کر امت کا اپنے نبی کے ساتھ تعلق کو کمزور کیا جا رہا تھا۔عشق و محبت رسول، ادب رسول اور عظمت رسول کے پہلو امت کے اندر

کمزور ہو چکے تھے ان پہلوؤں کے دفاع کے لئے دلیل ختم ہو چکی تھی۔ ان حالات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے علامہ اقبال کی طرح اسلام دشمنوں کی جانب سے امتِ مسلمہ کے عقائد پر ہونے والے حملے کا نہ صرف تدارک کیا بلکہ اس کا ایک جامع عملی حل بھی پیش کیا اور اپنے خطابات، حلقات ذکر اور اپنی تصانیف کے ذریعے دلیل کی قوت کے ساتھ ان کمزور ہوتے پہلوؤں کو جلا بخشی۔ محبت و عشقِ مصطفیٰ، ادب و تعظیمِ رسالت اور تحفظِ ختمِ نبوت پر امت کو قرآن وسنت کی روشنی میں دلائل کا وہ عظیم خزانہ دیا کہ جس کے باعث لوگوں کی سوچ کا زاویہ بدلا، جو عقیدہ مغلوب ہو چکا تھا اسے دلیل کی طاقت کے ساتھ پھر سے غالب کیا۔

## عشق ومحبتِ رسول ﷺ کا انوکھا اظہار

دنیا کا ایک قاعدہ ہے کہ جب کسی کو کسی سے محبت عشق کی حد تک ہو جاتی ہے تو پھر وہ محبوب کا نام جپتے نہیں تھکتا اور اگر یہ عشق و محبت کسی کو اللہ کے محبوب رسول ﷺ سے ہو جائے تو پھر اس کا عالم کیا ہو گا اس کی عملی جھلک ہمیں شیخ الاسلام کی شخصیت میں نظر آتی ہے جو عاشقِ ساقی کوثر ﷺ ہیں اور جنہوں نے سنتِ الٰہیہ کی اتباع میں اس روئے زمین پر اپنے محبوب آقا کا نام اس انداز سے پھیلایا کہ شاید ہی تاریخ میں اس جیسی کوئی دوسری مثال مل سکے۔ آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات طیبہ کے ساتھ امت کے تعلق کو مضبوط کرنے اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے حصول کو ممکن بنانے کے لئے گوشہ درود قائم کیا جہاں روضہ رسول ﷺ کے بعد دنیا بھر میں سب سے زیادہ درود پاک پڑا جاتا ہے۔ یہ آپ کا تجدیدی کام ہے جو آج تک روئے زمین پر کسی شخص نے نہیں کیا۔

## محکوم طبقات کی دادرسی اور بیداری شعور مہم

مجدّدین کی تاریخ کو اگر کھنگالا جائے تو ایسی شخصیات مجدّدین کی فہرست میں آتی ہیں جنہوں نے دیگر تجدیدی کارناموں کے ساتھ ساتھ ظالم حاکمِ وقت کے ظلم و جبر کے خلاف آوازِ حق بلند کرتے ہوئے محکوم طبقات کی دادرسی کے لیے اقدام کیے جن میں امامِ اعظم ابو حنیفہؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام شافعیؒ، امام غزالیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شیخ احمد سر ہندیؒ وغیرہ جیسی شخصیات کے نام قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے روحانی پہلوؤں پر کام کے ساتھ ساتھ عوام کی فلاح و بہبود کے کارناموں کو نظر انداز نہیں کیا اور خود کو منبر و محراب تک محدود نہیں کیا رسمِ شبیری نبھاتے ہوئے میدانِ کار زار میں اتر کر ظالم و جابر حاکمِ وقت کے سامنے کلمہ حق بلند کیا جس کے باعث تاریخ انہیں سلام پیش کرتی ہے اور انہیں عظیم مجددین کی فہرست میں سرِ اول رکھتی ہے۔ اسی طریق پر چلتے ہوئے شیخ الاسلام نے آج کے دور میں خود کو صرف وعظ و تبلیغ اور مسجد و منبر تک محدود نہ رکھا بلکہ سنتِ شبیر ادا کرتے ہوئے وقت کے فرعونوں کو للکارا اور شدید مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود غریب عوام کے حقوق کی بحالی کے قانونی و آئینی جنگ بھی جرات و بہادری کے ساتھ لڑ رہے ہیں آپ کا یہ اقدام بھی بلاشبہ مجدد کے پیمانے پر پورا اترتا ہے۔

المختصر یہ کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زندگی کا ہر لمحہ ''میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی'' کا مصداق نظر آتا ہے۔ معزز قارئین کرام 19 فروری کی مناسبت سے یہ پیغام آپ کی نظر کرنا چاہوں گی کہ ہم وہ خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے اپنے اس محبوب بندے کا زمانہ، ان کی صحبتیں اور سنگت و قربت نصیب کی ہے اس نعمتِ خداوندی کا شکر ادا کرنے کے بے شمار طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کی عظیم کاوشوں کو صرف سراہا نہ جائے بلکہ ان کے پیغام کو عام کیا جائے اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے اعمال کی اصلاح کے ذریعے ان کی نگاہوں کو ٹھنڈک بہم پہنچائیں کہ ایسی ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں اور ہمارے لیے رب اور رسول ﷺ کی رضا کے حصول کا واحد ذریعہ آج کے دور میں شیخ الاسلام سے کامل وابستگی میں پوشیدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

Minhaj-Welfare-Foundation sent 14 trucksfor IDPs of Waziristan in July 2014.

Minhaj Interfaith and Welfare Foundation as part of its #Colderforthem project is helping with winter relief in various cold regions of the world.

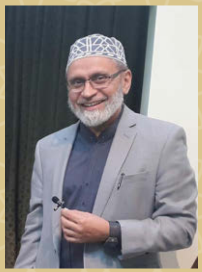

This Pictorial Gallery Presented By:
Sana Waheed (Sec.Gen Woice)

This Pictorial Gallery Sponsored By:
Dr. Mansoor (Presiedent MQI Dallas, Texas USA)

Dr.Tahir ul Qadri laid the foundation of Minhaj Welfare Foundation on 17 October, 1989. MWF's projects focus on education, healthcare, emergency aid and welfare support. It has carried out a great list of projects around the world

Minhaj Welfare Foundation organized marriages of 20 Muslims and 3 Christian couples in 2016

Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri visited Bait-ul-Zahra, a residential institute for deserving women that is being run under the banner of Minhaj Welfare Foundation on December 18, 2017

Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri is the founder of Minhaj ul Quran International and Patron in chief of Pakistan Awami Tehreek. Minhaj ul Quran has a network around 90 countries of the world and has been spreading the finest view of Islam worldwide..

Minhaj ul Quran International

Minhaj ul Quran International Australia

Minhaj ul Quran International Denmark

Minhaj ul Quran International Norway

Minhaj ul Quran International Nelson UK

Minhaj ul Quran International USA

Minhaj ul Quran International Austria

Minhaj ul Quran International Canada

Minhaj ul Quran International Netherlands

Minhaj ul Quran International Frankfurt Germany

Minhaj ul Quran International Paris ,France

Minhaj ul Quran International Hong Kong

Minhaj ul Quran International Greece

Minhaj ul Quran International Cyprus

Minhaj ul Quran International London UK

Minhaj ul Quran International Manchester

Minhaj ul Quran International Scotland

Minhaj ul Quran International Birmingham

Minhaj ul Quran International Amager,Denamark

Minhaj ul Quran International Glasgow

Minhaj ul Quran International Bradford,Uk

Minhaj ul Quran International India

Minhaj ul Quran International Bahrain

Minhaj ul Quran International Dallas USA

Minhaj ul Quran holds the privilege to be one of the leading platforms to profess and educate the idea of Sufism in this materialistic world. It has hosted numerous conferences, seminars and events on this very theme. Dr.Tahir ul Qadri has spoken on various national and international forums on Sufism.

Shaykh ul Islam at International Sufi Conference Ramlila Maidan Delhi,India 20-03-2016.

Mehfil of Sema on 66th birthday of Shaykh ul Islam at MQI Secretariat,Lahore (19 February, 2017)

Dr. Tahir ul Qadri initiated the political struggle by founding Pakistan Awami Tehreek in 1989 to provide an alternative leadership to the nation. It has continued a long struggle to aware the nation about the flaws of the monopolistic system and will continue its struggle in future as well.

Dr. Tahir ul Qadri addressed the historic gathering at Minar e Pakistan on his return to Pakistan on 23rd December, 2012.

Dr. Tahir ul Qadri led Long March for Electoral Reforms in January, 2013.

Dr. Tahir ul Qadri staged months long sit-in, in the country's capital to seek justice for Model Town incident in 2014.

Dr. Tahir ul Qadri hosted All-Parties Conference to seek justice for Model Town incident on December 30, 2017.

Shaykh-ul-Islam is a prolific **Author** and **Researcher**. He has authored around 1000 books out of which 532 books are already published, and the rest of them are yet to be published. An unrivalled orator and speaker, he has delivered over 7000 lectures (in Urdu, English and Arabic), on a wide range of subjects

Shaykh-ul-Islam is the Minaret of Knowledge and Wisdom

Founder and Chairman, Board of Governors Minhaj University Lahore

College of Sharia and Islamic Sciences (COSIS) was established on 18th September 1986.

A huge reference library and research Institute, was established on 7th December, 1987.

Aghosh Complex was founded by Shaykh-ul-Islam in 2008

Minhaj College for Women was founded by Shaykh ul Islam

# A Man of Manifold And Staggering Achievements.

Shaykh-ul-Islam was born on February 19, 1951 in the historical city of Jhang, Pakistan. He has enlightened the hearts of Muslim Ummah throughout the globe with his great scholarly contributions and has revived the real spirit of Islam in the contemporary era.

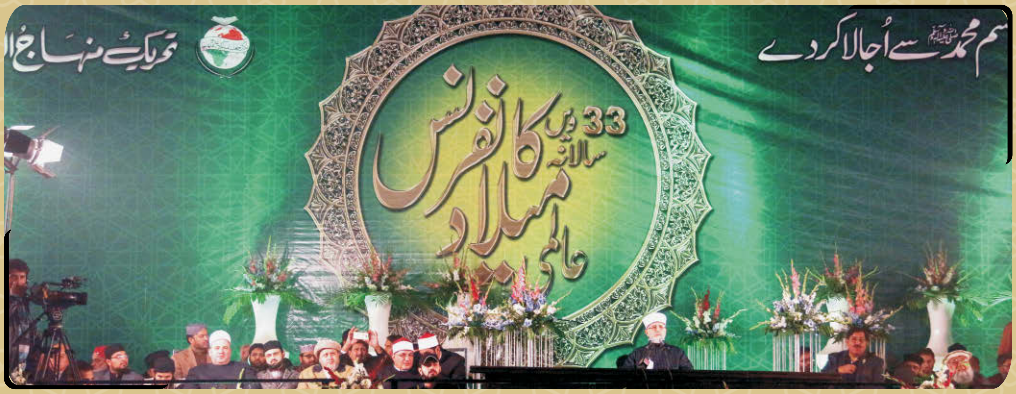


International Mawlid Conference by MQI 2016

The annual collective Itikaf organized by Minhaj-ul-Quran International in Lahore is based upon the collective Itikaf model of the time of Holy Prophet (SAW).

Inaugural Ceremony of Minara-tus-Salam (Gosha-e-Durood) | 22 August 2013

# Islamic Curriculum on Peace and Counter Terrorism

# The Pictorial View of Global Peace Efforts

Launch of Fatwa on
Terrorism and
Suicide Bombings,
London, 2010

Speech at the
George Town University,
Washington D.C., 2010

Addressing at the
United States Institute
of Peace, 2010

Presenting solutions to
tackle terrorism at the
World Economic Forum, 2011

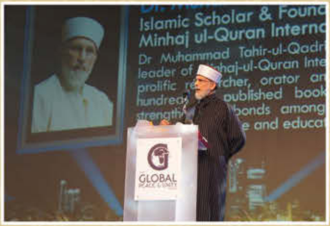

Addressing the Global Peace
and Unity (GPU)
Conference in London, 2010

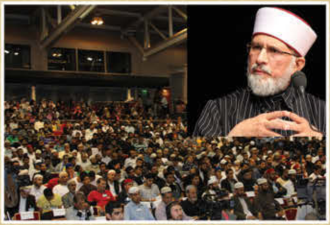

Al-Hidayah Camps
2004 - 2017

Addressing The
Peace for Humanity
Conference, Wembley Arena
London, 2011

Launch of Fatwa on
Terrorism and
Suicide Bombings, India,
2012

Launching the Peace
Curriculum in London, 2015

Launching the Peace
Curriculum in Pakistan, 2015

Addressing The
'World Sufi Forum'
India, 2016

International conference on
'Religious Pluralism and
World Peace' at Minhaj University
Lahore, 2017

# The Global Peace Efforts of Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri:

## A Bridge between East and West

Dr Hassan Mohi-ud-Din Qadri

Addressing and resolving the complex and acrimonious relationship between the East and West is one of the most concerning and pressing issues of modern times. Throughout history, a destructive and adversarial pattern of behaviour, imbued with mutual distrust and doubt, has dominated the entire fabric of the global relationship between these two poles. The need for intercultural understanding and mutual political accommodation has therefore never been higher. The Oriental mind-set remains aggrieved by what is perceived as the Occident's hostile, contradictory and confused approach towards Islam. It sees its global strategies and policy preferences for maintaining stability and security as not translated into actual practice.

The origin of the conflict between the West and Islamic World is multifactorial and can be viewed from multiple perspectives. The international political ramifications of this ideological divide culminated in Western military incursions in the Middle East and beyond. The 9/11 attacks became a watershed event, exacerbating the misunderstanding of Islam by the West and its negative consequences, and from which global terrorism by militants in the name of the religion brought the question of the relationship of Islam with extremism to the global political stage.

The succession of wars in Afghanistan and the Middle East following 9/11 have led to the collapse of peace and harmonious coexistence. Western

intervention in the region has continued to exacerbate the East-West ideological divide, inflaming tensions and causing expressions of antagonism and violence, resulting in severe strategic problems. Fear of dominance by the opposing side became the mainspring of defence policy for many countries and thus a reason for repressive and authoritarian policies designed to control the masses.

The strategic policies formed in the 'War on Terror', and their consequent impact on East-West relations, has sucked into its sphere every region of the world, resulting in a 'War of Narratives'. The world is witness to the immense cost of this conflict, which has thrown humanity into one crisis after another. While a few strategic gains may have been made, the predominant impact has been the emergence of hatred, strife, disunity, social unrest, mass displacement of people, extremism and terrorism fuelled by sectarianism, along with many other societal ills.

These uncompromising militant policies and actions have paved the way for the young to consider the legitimacy of suicide bombings and terrorist attacks against Western powers and interests, ultimately propped up by Kharijite philosophy, and the futile ideology of terrorists who confuse their claims with the teachings of Islam. This philosophy has galvanized hostile groups worldwide and has stimulated the sympathy and support of an even wider pool. Terrorists indoctrinate and induct youngsters into their violent and heinous beliefs but their misrepresentations and misinterpretations of Islam have no foundations. In actual terms, the 9/11 terrorists hijacked Islam and symbolically attempted to project their dominance and expansionist designs through the worst act of violence imaginable.

The call of the hour was the restriction of their expansion by striking at the roots of their ideology, but unfortunately, the War of Narratives with its qualifications and justifications of acts of extremist violence with "ifs" and "buts" caused many to breathe their last and 1.6 billion Muslims to become synonymous with terrorism.

In such prevailing circumstances, no Muslim scholar has been at the forefront

of countering the ideology and narrative of extremism than the great leader of Minhaj-ul-Quran International. Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri is an Islamic scholar, revivalist and a man of excellent national and international repute, who throughout his life has proclaimed the actual concept of Islam, which is peace, love, mercy, tolerance and harmony.

Using narrative analysis, Dr Qadri examined the prevailing perceptions responsible for intensification of the conflict, which were resulting in nothing other than decay, collapse and deterioration. He brought to light the constituents of Eastern hostility towards the West, and identified the elements of extremist ideology and promotors of radicalization. These elements gave an extreme portrayal of Islamic ideology and promoted a false image of Islam. Misinterpretation of the sources of Islam-the Qur'an, Prophetic traditions and Sunnah-gave rise to misguided acts from people of the East, whose impact on the West has threatened to shatter the entire fabric of societies. That impact has drawn a grossly distorted picture of Islam in the West, which has become associated with extreme viewpoints and ultimately seen as a violent religion. The suppression of the true message of Islam, which is moderate, peace-loving and compassionate has fuelled Islamophobia, which has perpetuated the incorrect image of Islam as the 'jihadi' religion and depicted Islam to be the preeminent terroristic faith.

This was not the only challenge Islam was facing. Intra-religious conflict was intensifying, and escalating the threat to global peace and security. Addressing this issue, Dr Qadri brought divergent groups of Islam to the unanimous point of harmony and understanding, resolving conflict through the formation of a treaty. The I'lamia-e-Wahdat (Proclamation of Unity) signed on 10th January 1990, created harmony and promoted tolerance between different schools of thought. Through promoting mutual acceptance, he contributed towards the elimination of the hatred existing in the Sunniism of the East. The ideology of Minhaj-ul-Quran International resolved the hostility and extreme conservativism of a belief system imported from the constraining and narrow-minded aspects of the Aryan cultural

legacy. When debate would arise, it would create an environment of confrontation and hostility, which had become a barrier to the intellectual and ideological development of the East. Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri repaired the prevailing culture of dispute through the citation of knowledge and wisdom from pure sources. Time has witnessed that his intellect dawned with full glory and brought the truth to the fore.

With his personal capacities and endeavours, he inculcated tolerance among the masses, everything the culture of fruitless debate and making evident what had been obscure for a long time. He didn't entertain the allegations and claims from the opposing sides but provided the accusers with inexhaustible reservoir of Qur'anic references and original sources, resulting in the decline of their ill-fated ideologies with the passage of time. It was a time when the Sunnis used to hesitate in proclaiming their love for Ahl al-Bayt, and were not courageous enough to adopt the public demonstration of their love for the blessed family of the Prophet (pbuh). Dr Qadri taught Sunnis what they forgot-that the love of Ahl al-Bayt is incumbent upon them to complete their faith. Adding to this, he made it clear that the love of Ahl al-Bayt is part and parcel of the Prophet's love. Removing the deficiencies of knowledge, he gave courage to Islamic scholars and removed them from the fear they bore. He resolved the theological controversies of the East such as the organising of Majalis of Dhikr-e-Hussain, the culture of the celebration of the Mawlid, and proclamation of the salutations of peace upon the Beloved Prophet (pbuh), etc., which had been opposed by some minor religious philosophies.

In 1990, when Dr Tahir-ul-Qadri stepped onto Western shores, the disastrous situation was revealed to him. Islam was being used by terrorists and extremist for their ideological motives and young people were being diverted from the right path. Kharijites under the banner of various movements, were using Islamic theology for their own expansion and were rapidly undermining and destabilising an entire generation of the Muslims.

Keeping this in view, Dr Tahir-ul-Qadri established an organizational network of

Minhaj-ul-Quran International in more than 90 countries within a short span of time. Directors, members and students of Minhaj-ul-Quran reached the four corners of the world with the message of peace, harmony and love, maintaining peace through proper education.

Since 2004, Minhaj-ul-Quran has organised annual Al-Hidayah camps, for Western Muslim youth, addressed by Dr Tahir-ul-Qadri, continuing the struggle against extremism, radicalisation and terrorism through promoting the true message of Islam. This retreat has proved effective in radicalisation of the Muslim youth by extremists. Over a thousand young people from the United Kingdom, Europe and North America attend the three-day camp every year.

In 2010, when the spectre of terrorism was gaining strength and distorted versions of Islam were misleading the young, he stepped forward and launched a Fatwa against terrorism and suicide bombings. With full momentum he dismantled the ideological potential of extremism and radicalisation and resolved misunderstandings through interaction and understanding. Young people turned away from extremist ideologies, finding much satisfaction in remaining in a state of peace and love and mutual understanding.

Dr Joel S. Hayward-a former dean of the Royal Air Force College, Cranwell and Head of Air Power Studies at King's College London-states: "In March 2010 I breathed a huge sigh of relief when I read that an internationally renowned Islamic scholar, recognised throughout the world as an authority on the Quran and the Sunna, had issued a prodigiously researched Fatwa which demonstrated from scrupulously reliable sources that terrorism and suicide bombings are so wickedly un-just and un-Islamic that their evil cannot be justified by recourse to discussions of intention. Regardless of intention, the evil act remains an evil act. I was struck by the fact that the scholar behind this fatwa, unlike any previously issued, is unquestionably a scholar of unimpeachable reputation whose almost four decades of meticulous research have produced scores of influential books."

The Fatwa has been translated into many European and Asian languages including Arabic so that it can benefit humanity the world over. This clear and

categorical edict provided some relief to the tensions between East and West. The Fatwa gained global acceptance and was appreciated and endorsed by the major Western think tanks and research institutes.

After the publication of the Fatwa, which remains a milestone contemporary work in counter-extremism, Dr Qadri participated in many interviews and media talks at both national and international levels. Dr Qadri was invited to seminars and conferences organized by governments, institutions and think tanks around the globe. Prof John L. Esposito from Georgetown University invited Dr Qadri to deliver a lecture series on the Fatwa. Speaking to US government officials, including the US army, navy and air force cadets, academicians, policy makers, representatives of various organisations and agencies, Dr Tahir-ul-Qadri clarified the authentic concept of jihad in Islam and clearly refuted the arguments of extremists and their justifications of terrorist activities, which they misuse for their own political ends. Another address was delivered at the prestigious think-tank, the United States Institute of Peace. Clarifying again the concept of jihad, Dr Tahir-ul-Qadri removed all misinterpretations and confusions pertaining to the subject with reference to the Qur'an and Sunnah.

The Fatwa's influence continued growing and, in 2011, Dr Qadri participated in the World Economic Forum, where, in tackling the issues of terrorism and presenting the solutions to it, he gave a detailed talk elucidating how terrorism comes into existence through five phases of conservatism, sectarianism, extremism, radicalism, and finally terrorism.

In 2011, Minhaj-ul-Quran International organised the Peace for Humanity Conference, which was held in London at the Wembley Arena, attracting an audience of over 12,000 people. Dr Qadri delivered the message of inter-faith harmony and explained that Islam is based on integration, brotherhood and peaceful co-existence. All faiths came together on one platform and the message of unity, love, solidarity and mutual co-existence was delivered in emphatic terms. Religious scholars, community leaders and key leaders of Islam, Christianity, Judaism, Hinduism, Sikhism and Buddhism attended the conference, which was

streamed live on Muslim TV channels and various multimedia globally.

In 2015, Dr Tahir-ul-Qadri launched a counter-terrorism curriculum to combat the message of Islamist extremist groups such as ISIS and Al-Qaeda. He univocally and categorically stated:

"This is not a process that started yesterday. Radicalization began to happen 30 years ago."

"You can see this gradual process of grooming by extremist groups such as IS and we must address that, and the arguments used by IS to justify their criminal, terrorist activities."

"You have to tell young people that IS and others are giving them the wrong interpretations of Islamic concepts such as jihad."

"Many young people do not have the scriptural or textual knowledge to interpret their religion properly and Islamic State exploits the emotions and the idealism of the young, although this ideology has nothing to do with the Qur'an."

"So this curriculum goes to the source material of Islam, and answers the questions young people are asking."

The recent International Conference on "Religious Pluralism and World Peace" at Minhaj University Lahore is a continuing thread of his struggle for peace and combatting extremist ideologies.

Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri has urged a change in perceptions and new ways of thinking; he has rectified the prevailing tendencies to understand Islam in negative and restrictive terms. He has emphasised categorically that Islam encourages pacifism, denounces war, ensures the globalisation of peace, and holds humanity supreme. He has travelled throughout the globe promoting peaceful dialogue to develop mutual understanding between communities, religions and nations. His tangible works and immense achievements are testament to his peace-giving aims and intentions. No other person has done more to bridge the gap of understanding and perceptions between East and West.

☆☆☆☆☆

# ہم سفیر امن عالم، مجدد وقت، دانش عہد حاضر

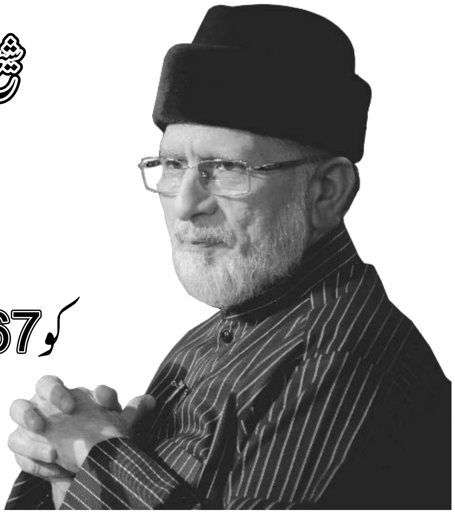

شیخ الاسلام

# ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو 67 ویں سالگرہ کے موقع پر صمیم قلب

سے **مبارکباد** پیش کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ، شیخ الاسلام کو عمر جاوداں عطا فرمائے اور ہمیں ان کی تعلیمات
کو حقیقی معنوں میں عام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

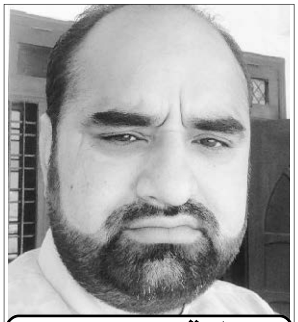

آفتاب احمد عباسی
(رفیق MQI کوالالمپور، ملائیشیا)

محمد مہتاب عباسی
(صدر MQI کوالالمپور، ملائیشیا)

**Ali International (M) SDN-BHD**

Kuala Lumpur, Malaysia 0060340506374

# Our Quaid Our Hero

We congratulate

# 67th Birthday

to our beloved Quaid

## Shaykh ul Islam
## Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri

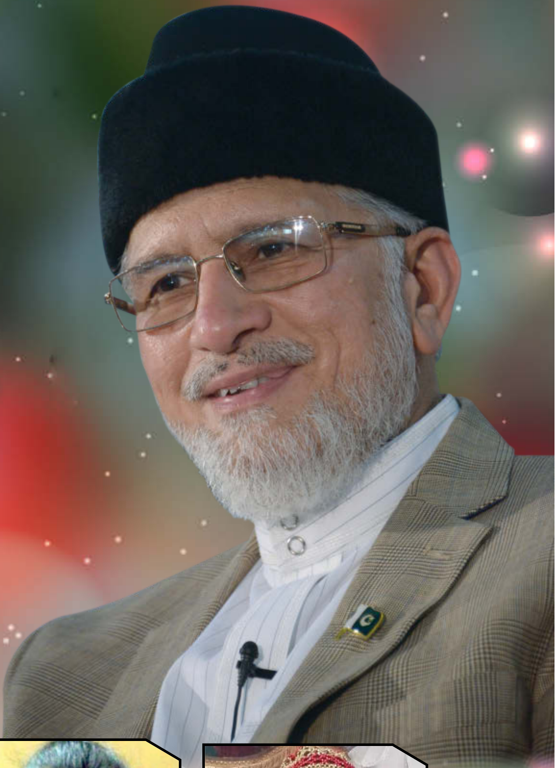

**You are the heartbeat of Millions of people Worldwide.**

**we pray for Your long life & good Health**

**Ameen.**

Alina Faisal

Hadia Faisal

Azka Irfan

Zainab Fatima

*We enormously admire the strenuous efforts of*

## *Shaykh ul Islam*
## *Dr.Muhammad Tahir ul Qadri*

*for establishing a well organized system of moral and spiritual training of the Muslims particularly resided in France and also congratulate him on the auspicious occasion of his* ***67th Birthday.***

*May Allah bless him a long life and keep his supervision upon us. Ameen*

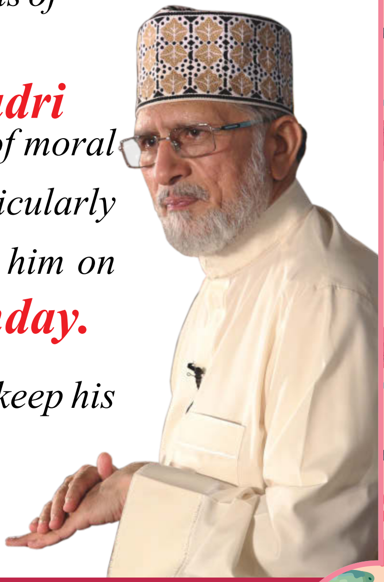

Sidrah Gilani | Mamoona Gilani
Amina Gilani | Khadija Gilani

**Minhaj Women League France**

We acknowledge the industrious efforts of

## Dr. Muhammad Tahir ul Qadri

regarding peace and harmony across the globe and appraise him on the blissful occasion of his **67th Birthday.**

We also pray to Allah to bless this revivalist of Muslim ummah a long life with health. Ameen

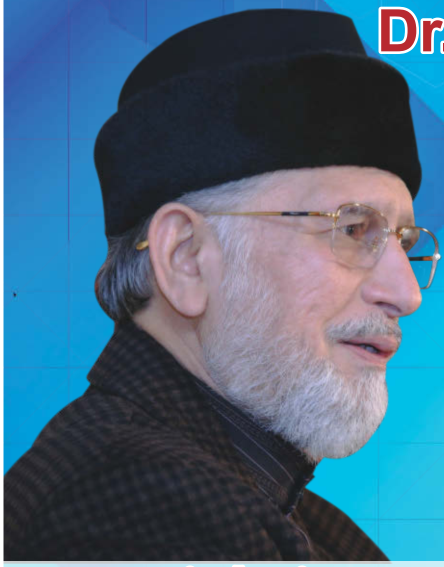

**Minhaj Women League South Korea**

Minhaj-ul-Qur'an Women League
Pays homage to
**Shaykh-ul-Islam**
**Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri**
on his

# 67th Birthday

Anniversary

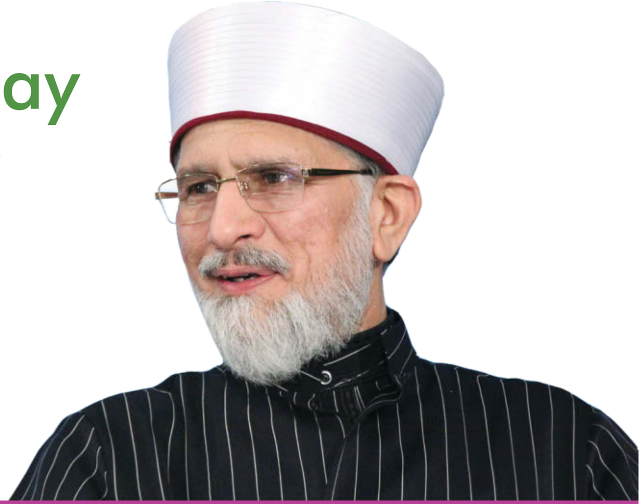

We feel honoured to pay Birthday tributes to Huzoor Shaykh-ul-Islam, the upholder of women's rights world wide

May Allah grant Huzoor Shaykh-ul-Islam a long life and may his efforts benefit women so that they achieve their right ful status in society!

## Minhaj-ul-Qur'an Women League, Spain

# 19th February

*We present our deepest congratulations to* ***Huzoor Shaykh-ul-Islam*** *the great ambassador of peace, love and interreligious and intrareligious harmony, on his* ***67th Birthday****.*

*May Allah grant* ***Huzoor Shaykh-ul-Islam*** *a long life so that he may rid the Muslim community of intellectual inertia and endow it with audacity , serenity and peace.*

**Minhaj Women & Sisters League Europe**

Happy 67th Birthday to the one who is a Minaret of Knowledge & Wisdom.

Dear Sir! Right now, the whole world should be celebrating your greatness. You have done amazing things for the Muslim World. Your work aims to operate on the philosophy of abridging the communication gap between different communities and religions and of promoting peace by educating young minds about classical Islamic sciences, and now this mission of Love and Peace has spread its network in over 90 countries. Every day, we are thankful to you.

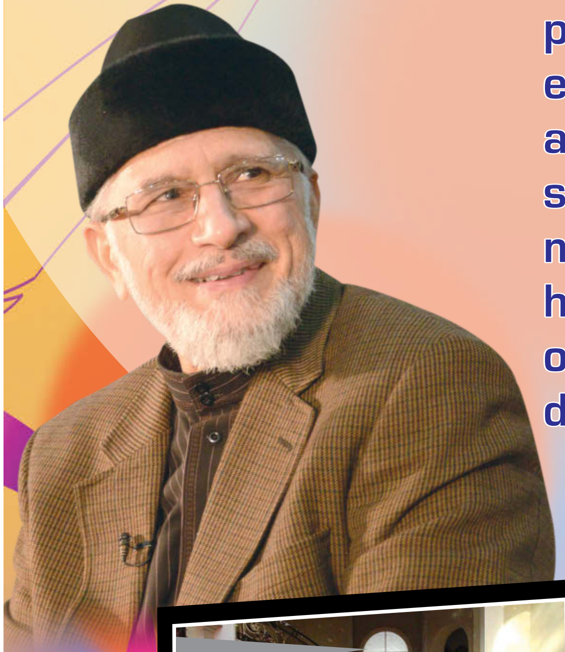

# Minhaj ul Quran Women League Texas, USA

## Our Scholars at Minhaj ul Quran Dallas

## Minhaj Youth League Sisters Dallas During a Monthly Group Session 2017

## Ladies Dars Quran at Minhaj ul Quran Dallas 2017

## Monthly Sunday Fajar Dars Program at Minhaj ul Quran Dallas 2017

## K.G-Sunday Isalmic School-Minhaj ul Quran Dallas

## Minhaj Youth League Brothers Program-2017

## Urdu Language Course Summer-2017

## 6 Months Arabic Language Course-2017

## Minhaj ul Quran Community Center Dallas

## Children During assembly & Classes in Sunday Islamic School

## Sunday Islamic School Celebrating Quaid Day-2017

## Mawlid Celebration at Minhaj ul Quran Dallas-2017

# Jame‘ Hasan al-Basri & Minhaj-ul-Quran Community Center, Dallas, US

**In the honor of His Eminence Shaykh-ul- Islam Dr Muhammad Tahir-ul- Qadri, MQI Dallas present a glimpse of their journey of success and sublimity on his 67 th birthday.**

The United States of America is a multi-racial, multi-religious and multi-cultural country where Muslims reside in a large number. The Muslim community has to face diverse issues regarding the spiritual, moral and religious training of their children and they have established traditional Islamic centers to meet this dire need. Minhaj-ul-Quran International has also established various Islamic centers in the US.

Here we will briefly describe the services of one model of an Islamic center, established by MQI amongst many in the US-Jame' Hasan al-Basri & Minhaj-ul-Quran Community Center, Dallas. This Center was established in 2013, particularly to educate the children and youth and to inculcate Islamic moral values in them.

## Salient features:

Salient features of this Center are:

**1. Daily Nazira Qur'an classes [age group: 4 & above]**

About 32 children are enrolled in the current class. Two qualified Arab teachers teach the children.

**2. Halaqa-e-Durood & Dhikr Programs [Every Friday Evening]**

Scholars are invited to express their valuable views on different contemporary and religious issues. Video clips of Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri's lectures are also displayed that are related to the topic of the day.

**3. Tafsir-e-Qur'an [Every Tuesday]**

MQI Dallas offers weekly Tafsir-e-Qur'an class on Tuesday evening. The class started from sura al-Fatiha and now students are learning Sura Aal 'Imran. PhD scholars teach the exegesis of the Holy Qur'an in English and lectures are based on The Glorious Qur'an by Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri.

**4. Word to Word Teaching of the Qur'anic Text [Every Wednesday]**

MQI Dallas also offers this course by PhD level scholars in English.

**5. Sunday Islamic School**

Currently, fifty-two students, between 4 to 15 years of age, are registered. Certified PhD and MS level teachers teach the students. The syllabus is especially designed and customized according to the requirements of the students. It is mainly based on the lectures and books of Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri and also the books recommended by him.

**6. Dars-e-Qur'an [Monthly after Fajr Prayer]**

PhD scholars deliver the Dars in English. Events from the lives of Almighty Allah's Divine friends are also narrated from Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir ul Qadri's book-Tadhkiray awr Suhbatain.

**7. Special Programs for Brothers and Sisters**

Minhaj Youth League Dallas for Brother and Sisters also arranges programs on several topics after every 6 to 8 weeks.

**8. Dars-e-Qur'an for Women**

Minhaj Women League Dallas arranged 19 Dars of the Qur'an specifically for Women in 2017 on the topics of repentance, soul and self purification, the heart and its kinds, good manners, morality, etc. Durus were based on the Lectures of Shaykh-ul-Islam.

**9. Iftar Dinners in Ramadan**

This Center offers Iftar dinners in the magnificent Uways al-Qarani Auditorium in a banquet style setting during the whole month of Ramadan. Daily Qiyam-ul-Layl and Suhoor are arranged in the last 10 days of Ramadan.

**10. 12-Day Milad Programs & Grand Mawlid Gathering**

Since its establishment, MQI Dallas offers 12-day Milad-un-Nabi programs and a grand Mawlid program in the Holy Month of Rabi'-ul-Awwal. Scholars from different fields and sects, students of Sunday School, and Minhaj Youth League actively participate in these programs for Qira'at, Na'at and speeches, arrangements, etc. Minhaj Women League also arranges a Milad-u-Nabi program for sisters every year.

**11. Muharram Programs**

Theme based programs are arranged every year in the month of Muharram. Sayyida Kainat and Shan-e-Ali Conferences are also arranged.

**12. Audio-Visual Aids for Recitation, Nasheeds, etc.**

All classrooms are equipped with audio-visual aids to provide a conducive environment for learning. Students learn recitation of the Holy Qur'an, Qaseeda Burda Sharif, Na'ts and Nasheeds by the experts. Hadith recitation is also conducted from the book al-Minhaj al-Sawi. Students are also trained to participate in different events and activities arranged in the Center. Thus, they gain confidence to speak or recite in such events.

**13. Library**

Jame' Hasan al-Basri & Minhaj-ul-Quran Community Center, Dallas, US has a library of over 1,300 books on various topics written by Shaykh-ul-Islam and other scholars. It serves a larger community of the Dallas/Fort-Worth area.

In summary, Minhaj-ul-Quran Dallas is making strenuous efforts to embellish the Muslim children and youth with Islamic knowledge and moral values. They are also striving to present the true face of Islam as a religion of peace, love and harmony. Certainly, we are fortunate to be a part of this noble mission working under the majestic patronage of His Eminence Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri. We, on behalf of our entire team, extend our greetings to our beloved leader on his 67th Birthday. May Almighty Allah shower His countless blessings upon him and may he always prosper with health, happiness and success of his noble mission.

☆☆☆☆☆

# یومِ قائد (آج کے دن)

**(انوار المصطفیٰ ہمدمی)**

کسی در پر بہاروں کا کوئی پیغام لکھا تھا
دعاؤں کی ہتھیلی پر تمہارا نام لکھا تھا
سنا ہے ڈھانپ رکھا تھا تجھے تاروں کی شالوں نے
سنا ہے پہلے چوما تھا ترا ماتھا اُجالوں نے
تری آواز سے نغموں کا جھرنا کوئی پھُوٹا تھا
تسلط شب کی دیواروں سے خاموشی کا ٹوٹا تھا
سنا ہے تجھ پہ خود قوسِ قزح نے رنگ چھڑ کے تھے
سنا ہے قافلے خوشبو کے تیرے گھر میں اترے تھے
سنہرے موسموں کی آہٹیں تھیں دھڑکنیں تیری
خدا رکھے سلامت جانِ جاناں نگہتیں تیری
اتر کے روزنوں سے تجھ کو کرنیں دیکھنے آئیں
ادائیں خود تری معصومیت میں ڈوبنے آئیں
قبولیت کی ساعت آرزو سے ملنے آئی تھی
سنا ہے صبح تیرے عارضوں پہ کھلنے آئی تھی
تمہاری بند مٹھی میں، سنا ہے قید تھے جگنو
سنا ہے کہکشاؤں کی علامت تھے ترے ابرو
اداسی میں گھرے ماحول کو تو نے نکھارا تھا
سنا ہے خود بلاؤں نے ترا صدقہ اتارا تھا
سلامی دی گلابوں کی رتوں نے تیرے ہونٹوں کو
سنا ہے بُو صبا نے پائی، چھو کے تیری سانسوں کو
سنا ہے تیری پہلی نیند کا منظر کچھ ایسا تھا
پروں پر تتلیوں کے تیرا پہلا خواب رکھا تھا
اِسی دن دستِ قدرت نے کوئی شمع جلائی تھی
سنا ہے زندگی بس، آج کے دن مسکرائی تھی

MINHAJ WELFARE FOUNDATION
MWF
WORLDWIDE PROJECTS OF MINHAJ WELFARE FOUNDATION
3000+ Clean Water Facilities
1000+ Orphan & Needy Sponsorships
AGHOSH & BAIT-UZ-ZAHRA Orphan Care Homes
1500+ Collective Marriages
150,000+ Students and Scholarships
639+ Schools/Colleges
1 Chartered University
MILLIONS Fed through "Help Feed" Projects
HEALTHCARE Medical Dispencaries, Free Eye Surgery Camps, Ambulance Services, Medical Camps
MINHAJ WELFARE FOUNDATION
EMBRACE CHILL ACT BEFORE THEY FREEZE
MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS
proudly sponsored by
letsREVIVE
a project of Minhaj Welfare Foundation
letsrevive.org
QURBAANI
help feed
WWW.MINHAJWELFARE.ORG | WWW.WELFARE.ORGPK | WWW.MWFUSA.ORG | WWW.MINHAJWELFARE.CA
0300 30 30 777 [UK] | +92 42 3516 8365 [PK] | 1-888-9-646425 [US/CA] | +44 203 375 4730 [INT.]
FIND US

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM FEB-2018
LAHORE
Regd CPL No.45

Living in a time where the darkness of inequality and discrimination prevails, Shaykh-ul-Islam has provided us a platform where we can serve and strive for the Deen of Islam as empowered, independent and valued women. Words fall short on how grateful we are for a leader like you, and we pray to Allah to give us the ability and strength to continue to work for this esteemed mission, reviving the ideology of Hazrat Zainab (a.s.).

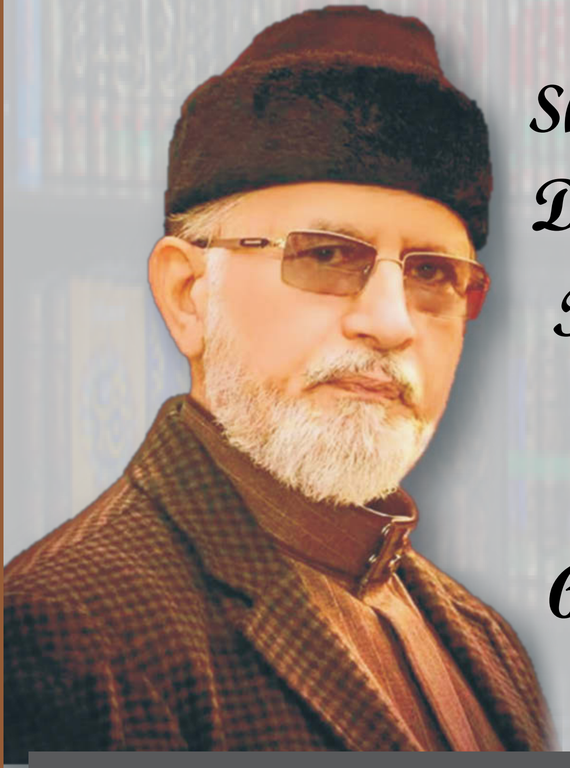

Wishing

*Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir ul Qadri*

a happy

*67th Birthday!*

**Minhaj-ul-Quran International Women League UK**